DAMAGE BOOK

UNIVERSAL LIBRARY
OU_224845
UNIVERSAL LIBRARY

وتعاونوا علی البر والتقوی

محمڈن کالج ڈائرکٹری

الفہرست

جسمیں مدرستہ العلوم علی گڈہ اور اُس کی تعلیم اور طلبا کے مفصل حالات درج ہیں

اور

ممبران انجمن الفرض معروف بہ ڈیوٹی کے ایما سے مولوی طفیل احمد صاحب

سب جسٹرار اگلاس و خادم الفرض نے مرتب کیا

محمڈن پریس علی گڑھ میں طبع ہوئی

بار اول [illegible] جلد   قیمت فیجلد ۸ ر

وتعاونوا علی البر والتقوی

محمدن کالج ڈائرکٹری

معہ حصہ دوم

الفہرست

جسمین محمدن کالج کے پرانے اور نئے طلباء کے پورے پتے مثل
تاریخانہ حالات کے مندرج ہین

محمدن پریس علیگڈھ مین طبع ہوئی

پیٹرن یعنی مربی مدرسۃ العلوم علی گڈھ

گورنمنٹ ممالک مغربی وشمالی واودھ۔

وزیٹران مدرسۃ العلوم

(۱)۔ آنریبل سر ولیم میور۔ ایل ایل ڈی۔ کے سی ایس آئی
(۲)۔ آنریبل سر جان اسٹریچی۔ جی سی ایس آئی۔ سی آئی ای } سابق لفٹننٹ گورنران ممالک مغربی وشمالی و اودھ
(۳)۔ آنریبل سر آکلنڈ کالون۔ کے سی ایم جی۔ سی آئی ای

(۴) ہز اکسلنسی نواب محمد منظہر الدین خان رفعت جنگ بشیر الدولہ عمدۃ الملک اعظم الامرا امیر کبیر سر آسمان جاہ بہادر کے سی۔ آئی۔ ای۔

(۵) آنریبل سر چارلس کراسٹھویٹ۔ کے سی ایس آئی۔

(۶)۔ ہز اکسلنسی نواب محمد فضل الدین خان سکندر جنگ اقبال الدولہ اقتدار الملک وقار الامرا بہادر۔

اکس افیشو وزیٹر

ڈائرکٹر محکمہ تعلیم ممالک مغربی وشمالی واودھ

مینیجنگ اسٹاف مدرسۃ العلوم

پریسیڈنٹ۔ ٹرسٹیوں میں سے کوئی شخص جو ٹرسٹیون کے اجلاس مین منتخب ہو

لائف آنریری سکرٹری۔ ڈاکٹر سر سید احمد خان [illegible] کے سی ایس آئی

لائف آنریری جائنٹ سکرٹری - سید محمود اسکوائر بیرسٹرایٹ لا -

موجودہ ٹرسٹیان کالج - ممبران کالج فنڈ کمیٹی -

ممبران کمیٹی مدبران تعلیم السنہ مختلفہ و علوم دنیویہ معہ پرنسپل و پروفیسران و ہیڈ ماسٹر جو ایکس افیشو ممبر ہیں

ممبران کمیٹی مدبران تعلیم مذہب اہل سنت و جماعت

ممبران کمیٹی مدبران تعلیم مذہب شیعہ اثنا عشریہ -

ممبران کمیٹی منتظم مدرسہ و بورڈنگ ہوس معہ پرنسپل و سول سرجن ضلع جو ایکس افیشو ممبر ہیں -

نوٹ کالج کی رجسٹری حسب منشا ایکٹ نمبر ۲۱ سنہ ۱۸۶۰ع بطور ایک جماعت علوم و فنون و رفاہ عام کی ہو گئی ہے -

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون
۱	التماس بخدمت جمیع بزرگان قوم از جانب خدام الفرض
	حصہ اول
	محمدن کالج ڈائرکٹری
	باب اول - مدرستہ العلوم کے تاریخانہ حالات -
	[غدر میں قوم کی اصلاح کا خیال سینٹیفک سوسیٹی - انگلستان میں کالج کی بابت تجاویز

مضمون	صفحہ
تہذیب الاخلاق و کالج فنڈ کمیٹی و علی گڈھ کالج کا قائم ہونا مشرقی اور مغربی علوم کی تعلیم اور کالج کی ترقی۔ انتظامی کمیٹیاں اور بورڈنگ ہوس کی کلاسیں۔ ٹرسٹیوں کا تقرر]	
باب دوم۔ کالج اور اسکول کی تعلیم	۱۲
[مقاصد۔ تعلیم و اُستاد۔ مذہبی تعلیم۔ آنریری لکچرار۔ انعامات تمغہ جات اسکالرشپ و وظائف۔ تعداد طلبا جو ۳۱۔ مارچ ۱۸۹۵ء کو تھی۔ خلاصہ نتائج امتحانات بابت ۱۸۹۵ء]	
باب سوم بورڈنگ ہوس	
فصل اول۔ عام حالات۔	
(الف) نگرانی اور پابندی	۱۷
[عام نگرانی۔ مذہبی پابندی صحت کی نگرانی۔ اوقات کی پابندی]	
(ب) فوائد۔	۲۲
[وقت کا عمدہ استعمال۔ ذاتی اعتماد۔ ذاتی امداد و طبعی میلان کا اندازہ دینیات کی ضرورت و فوائد۔ اتفاق و قومی روح۔ تربیت کا مقصود]	
(ج)۔ گورنمنٹ کی رائے۔	۲۸

مضمون	صفحہ
فصل دوم انجمنیں اور کلب	
(الف) سٹوڈنٹس یونین کلب اور اُس کی شاخیں۔	۳۰
[(۱) لجنۃ الادب (۲) کالج میگزین (۳) انٹرنس کلاس ڈبیٹنگ کلب]	
(ب) اخوان الصفا	۳۸
(ج) انجمن الفرض (ڈیوٹی)	۴۰
(د) برادرہڈ (الاخوۃ)	۴۵
(ہ) کھیل اور ورزشیں	۴۸
[(۱) کرکٹ کلب (۲) فٹ بال (۳) قواعد (۴) رائیڈنگ اسکول (۵) جمناسٹک ٹینس بنوٹ وغیرہ]	
باب چہارم مدرسۃ العلوم کی عمارات	۵۵
[کالج کا موقعہ اور اُسمیں داخل ہونا۔ بورڈنگ ہوس میں داخل ہونا۔ اسکول کی عمارت۔ اسٹریچی ہال مسجد و دیگر یادگاریں۔ ڈبینچر بارک وظہور حسین وارڈ۔ میور پارک۔ تعمیر کی ناتمام حالت۔ ذاتی امداد کا اصول اور کالج ایک قومی یادگار۔ خاص عمارات کا چندہ۔ ڈاکٹر ہنٹر کا ترغیب کرنا۔ خاتمہ و دعا۔]	

مضمون	صفحہ
ضیمہ جات متعلق حصہ اوّل	
ضیمہ نمبر (۱) - اخراجات بورڈنگ ہوس و تعلیم	۷۱
(۲) - قواعد بورڈنگ ہوس براے طلبا	۷۲
(۳) - قواعد اسکالرشپ و وظائف	۷۴
(۴) تعطیلات مدرستہ العلوم	۷۶
(۵) سرمایہ ہاے کالج	۷۷
(۶) تفصیل سرمایہ دوامی	۷۹
(۷) مقررہ سالانہ جلسے	۸۱
(۸) فہرست عہدہ داران مدرستہ العلوم -	۸۳

صفحہ	مضمون

حصّہ دوم

الفہرست

تمہید ۸۷

ہدایات متعلق الفہرست ۹۰

فہرست طلبار مدرسۃ العلوم علی گڈھ بترتیب حروف تہجی معہ پاس وسکونت وشغل
وقیام حال ۹۱

ضیمہ جات متعلق حصّہ دوم

ضمیمہ نمبر (۱) (الف) سالہائے گذشتہ کے (ایم اے) ۱۲۳

(ب) سالہائے گذشتہ کے گریجویٹ (بی اے).......... ۱۲۴

(ج) نتائج امتحانات قانونی ۱۲۷

(د) تعلیمی تمغہ پانے والے ۱۲۸

(ہ) سینیر پرائز اسکالرز ۱۳۰

(و) جونیر پرائز اسکالرز ۱۳۰

صفحہ	مضمون
۱۳۱	(ز) انعامات نظم اُردو
۱۳۲	ضمیمہ نمبر(۲)۔ (الف) مدرستہ العلوم کے طلبا جو انگلستان میں تعلیم پا چکے ہیں۔
۱۳۴	(ب) مدرستہ العلوم کے طلبا جو انگلستان میں تعلیم پاتے ہیں۔
"	(ج) مدرستہ العلوم کے طلبا جو میڈیکل کالج لاہور میں تعلیم پاتے ہیں۔
"	(د) مدرستہ العلوم کے طلبا جو پولیس اسکول الہ آباد میں تعلیم پاتے ہیں۔
۱۳۵	ضمیمہ نمبر(۳)۔ (الف) فہرست ملازماں سرکاری
۱۴۴	(ب) فہرست ملازمان ریاست وغیر سرکاری
۱۴۷	(ج) فہرست بیرسٹری کرنے والوں کی۔
"	(د) فہرست وکالت کرنے والوں کی
۱۴۸	ضمیمہ نمبر(۴)۔ (ہ) نتائج امتحانات یونیورسٹی بابت ۱۸۹۵ء
۱۵۱	ضمیمہ نمبر(۵) (و) انڈیکس (فہرست) مقام وار متعلق الفہرست۔

التماس

بخدمت جمیع بزرگان قوم ازجانب خدام الفرض

لے بزرگان قوم

انجمن الفرض کا جس کی طرف سے ہم آپ سے ملتمس ہیں سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ قوم کو مدرستہ العلوم مسلمانان علی گڈہ کی اصلیت و وقعت سے آگاہ کرے۔ جن اُصول پر وہ مبنی ہے اور جن خاص طریقوں سے اُس میں قوم کے بچوں کو تعلیم و تربیت ہوتی ہے اُن کی علت غائی اور فوائد قوم کو بتائے تاکہ قوم اس عظیم الشان کام کو اپنا کام سمجھکر اس کی بقا و ترقی میں بدل متوجہ ہو۔

اس مقصد کے حصول کے لیئے سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ مدرستہ العلوم کے اصلی حالات سے سبکو واقف کیا جائے۔ اسوقت تک جو کچھہ کامیابی اسکو ہوچکی ہے اُس سے اور اُس کے نتائج سے اپنی قوم کے بزرگوں کو مطلع کیا جائے۔ یہ دکھایا جائے کہ مدرستہ العلوم بلحاظ حالت موجودہ قوم کو کسقدر فائدہ پہنچا چکا اور کسقدر فائدہ پہنچانے کی آیندہ اُمید دلاتا ہے۔ اُن نوعمر مسلمانوں کی فہرست پیش کیجائے جو اس قومی تعلیم گاہ میں تعلیم و تربیت پا چکے ہیں اور اُن کی تفصیل کیجائے جو اُس تعلیم و تربیت کے بدولت مختلف درجوں اور عہدوں پر آج ممتاز ہیں۔

قوم کے بزرگ مدرستہ العلوم کی جب ہی پورے طور پر قدر کر سکتے ہیں جبکہ وہ اپنی موجودہ

دردناک حالت سے واقف ہوں اور زمانہ کے لحاظ سے جو اُن کی ضروریات ہیں اُنکو سمجھیں اور پھر اُنکو معلوم ہو کہ مدرستہ العلوم اُنکی ضروریات کو کسقدر پورا کر سکتا ہے اور کسقدر پورا کر چکا ہے۔

جو ہماری تعلیمی حالت آج بمقابلہ اور قوموں کے ہے اس سے ہم اپنی دردناک حالت کا پورا اندازہ کر سکتے ہیں۔ جناب والا سید محمود صاحب نے اپنے لیکچروں میں اس مضمون کو نہایت صاف کرکے قوم کے سامنے پیش کیا ہے تاکہ اپنی ذلت کی تصویر پورے طور پر قوم کے دلنشین ہوجائے۔ یونیورسٹیوں کے امتحانات کے نتائج سے ہندو اور مسلمانوں کی تعلیمی حالت کا بخوبی موازنہ ہو سکتا ہے کلکتہ یونیورسٹی میں سو ہندوؤں کے مقابلہ میں صرف ۳ چار مسلمان کامیاب ہوئے الہ آباد میں نو سے کچھ زیادہ۔ مدراس میں پون سے ہی کچھ کم بمبئی میں پونے دو۔ پنجاب میں ۲۹ سے کچھ زیادہ۔ اوسط نکالا جائے تو سو ہندوؤں کے مقابلہ میں ۳ چار مسلمانوں سے ہی کچھ کم ہوتا ہے۔

اس تعلیمی حالت کے مقابلہ سے قوم کی ذلت کا اندازہ ہر ایک سمجھدار اور ہمدرد مسلمان کو بخوبی ہو سکتا ہے۔ ہر وہ شخص جو موجودہ زمانہ کے مزاج کو کچھ پہچانتا ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ موجودہ نکبت و پستی سے نکلنے کے لئے سب سے بڑھکر ہمکو دو ضرورتیں ہیں۔ اوّل دینی و دنیوی تعلیم اور دوم اپنی تربیت جو اپنی خاص حالتوں اور ضرورتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اُن اصول پر مبنی ہو جو مہذب دنیا کی صدیوں کے کامیاب تجربے سے مفید اور اعلیٰ درجہ کے ثابت ہو چکے ہیں۔"

اب قوم کے بزرگ اگر توجہ کریں تو معلوم ہو سکتا ہے کہ مدرستہ العلوم ان دونوں ضرورتوں کو کس درجہ تک پورا کر سکتا ہے اور کر چکا ہے۔

یہ صرف بیان واقعہ ہے کہ دینی تعلیم جس اہتمام اور التزام سے مدرستہ العلوم میں ہوتی ہے

اتنی بڑی تعداد نوعمر مسلمانوں کی اور کہیں ہندوستان میں نہیں ہوتی۔ روزانہ قرآن شریف کی تلاوت اور مسجد میں جماعت کی نماز ہونا بورڈنگ ہوس کی روزانہ زندگی کا ایک لازمی حصہ ہے دینیات کی کتابوں کی تعلیم اور اُن میں ششماہی اور سالانہ امتحانات کالج کی تعلیم کا ایک بہت بڑا جزو ہے۔ یہ کیفیت دینی تعلیم کی ہے۔

دنیوی تعلیم کا سامان خاص مسلمانوں کے لیئے جسقدر مدرستہ العلوم میں ہے ظاہر ہے کے ہندوستان میں اورکہیں نہیں۔ غریب مسلمانوں کو جسقدر وظائف اور مالی مدد یہاں دیجاتی ہے اورکہیں کسی ہندوستان کی تعلیم گاہ میں ان کو نصیب نہیں۔ اعلی درجہ کی تعلیم کے نتائج سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں کو کسی اور جگہہ ایسی تعلیمی کامیابی نہیں ہوئی جیسی کہ اس کالج میں۔ اس تھوڑے سے عرصہ میں اسوقت تک علاوہ ہندوں کے یہاں سے چھہ مسلمان ایم اے ہوئے۔ بہتر مسلمان بی اے میں پاس ہوئے۔ ایکسو تبیس مسلمانوں نے ایف اے کی سند حاصل کی۔ اور ایکسو اٹھاسی مسلمان انٹرنس پاس ہوئے اور پانچ مسلمانوں نے اعلی درجہ کی قانونی سند یعنے ایل ایل بی کی سند حاصل کی۔

دوسری قومی ضرورت اعلی درجہ کی تربیت ہے۔ جو لوگ کامیاب قوموں کی ترقی کے اسباب پر غور کرتے ہیں اور اپنی قوم کے تنزل کے وجوہ سمجھتے ہیں وہ یقیناً اس بات کو مانینگے کہ شخصی اور قومی تربیت ہر قسم کی ترقی کے لیئے لازمی شرط ہے۔ مدرستہ العلوم میں شخصی اور قومی دونو قسم کی تربیت حاصل ہوتی ہے۔ یورپین اُستادوں کی خاص توجہ اور مہربانی سے طلبا میں وہ اخلاق پیدا ہوتے ہیں جو سچی تہذیب کے جوہر ہیں اور یکجائی سوایسے نوعمر مسلمانوں کے بسنے

سے جو مختلف حصوں ہندوستان سے آتے ہیں قدرتی طور پر ایک قومی اخلاق کی بنا پڑتی ہے جسپر حمیت اسلامی اور قومی جوش مبنی ہیں۔

اس موقع پر نہایت مختصر طور پر مدرستہ العلوم کی اصلیت اور خوبیوں کو بیان کیا گیا ہے تاکہ جو صاحب اس کتاب کو ملاحظہ کریں اُنکو پوری کیفیت معلوم ہو جائے۔ اس کتاب کے اوّل حصہ میں مفصل طور پر کالج کے گذشتہ اور موجودہ حالات لکھے گئے ہیں اور امید ہے کہ جس مقصد اور مراد سے یہ طیار کی گئی ہے خداوند تعالیٰ اپنے فضل سے اُن میں کامیابی عطا فرمائیگا

اب ہم باادب و بعجز جمیع بزرگان قوم سے ملتمس ہیں کہ وہ مدرستہ العلوم علی گڈہ کی طرف توجہ کریں جن مقاصد کے لئے اور جن طریقوں سے وہ قائم کیا گیا ہے اُنپر غور فرمائیں۔ جو کچھ یہ قوم کی وہ خدمت کر چکا ہے اُسکی قدر کریں۔ جسقدر قوم کو فائدہ پہنچانے کی اپنی ساخت اور حالت کے لحاظ سے اسمیں قابلیت ہو سکتی ہے اُسکے پیدا کرنے میں سعی کریں اور یہ خوب سمجھلیں کہ مدرستہ العلوم کسی ایک یا چند شخصوں کے لئے نہیں بلکہ کل قوم کے لیئے ہے۔ اس لیئے کل قوم کا فرض ہے کہ وہ اسکو تھامے۔ مدرستہ العلوم اب خدا کے فضل سے اُس درجہ کو پہنچگیا ہے کہ ایک یا چند شخصوں کی کوشش اُس کی بقا و ترقی کے لیئے کافی نہیں ہے وہ جمہوری کام ہے اور جمہوری کوشش اُس کے لیئے درکار ہے اسقدر کامیاب ہونے کے بعد بھی اگر قوم اسکو نہ سنبھالیگی تو حالی کا یہ شعر یاد رہے۔

دے قوم سہارا تو یہ ہے نوح کی کشتی پر قوم نہ کھیوے تو یہ کاغذ کی ہے ناؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حصہ اوّل

محمدن کالج ڈائرکٹری

باب اوّل

مدرسۃ العلوم کے تاریخانہ حالات

غدر میں قومی اصلاح کا خیال

مدرسۃ العلوم علیگڈہ جو آج خدا کے فضل و کرم سے اسقدر کامیابی کے ساتھہ چل رہا ہے اور تعلیم و تربیت تہذیب و شائستگی کے لحاظ سے تمام اسلامی ہند کا مرکز ہے اُس کی بنا رکے اسباب کی تاریخ سن ستاون کے غمناک واقعہ سے شروع ہوتی ہے۔ اس عبرت خیز واقعہ نے مسلمانوں کو ایسا برباد و تباہ کر دیا تہا کہ پہر اُس سے جانبر ہونے کی کوئی امید نہ رہی تہی۔ ایسے نازک وقت میں جبکہ ہر چہار طرف نفسی نفسی کا عالم برپا تہا اور قومی ہمدردی کا کوئی نام ہی نہ جانتا تہا سر سید احمد خاں جنکا دل سچے قومی جوش اور اسلامی محبت سے لبریز تہا مسلمانوں کی پستی اور تباہی کو نہ دیکہہ سکے اور باوجود اپنے ہمدردول

کے مانع آنے کے اپنی جان کو معرض خطر میں ڈالکر قومی بہبودی پر کمر بستہ ہوگئے اور چند رسالے قوم کی بیگناہی اور وفاداری میں لکھے جو کازز اف انڈین رو ولٹ (اسباب بغاوت ہند) اور لائیل محمدنز اف انڈیا (ہندوستان کے وفادار مسلمان) کے ناموں سے مشہور ہیں ان رسالوں نے بلاشک مسلمانوں کی طرف سے جو غلط اوہام اور خیالات گورنمنٹ کو ہوگئے تھے اُن کے دور کرنے میں بڑی کامیابی حاصل کی مگر ان سب باتوں کو انہوں نے فروعی سمجھکر اصل سبب دریافت کرنے میں غور و فکر کیا اور بالآخر یہ نتیجہ نکالا کہ مسلمانوں میں تعلیم و تربیت اور انگریزوں سے میل جول و اتحاد کا نہونا اور دونوں میں مذہبی اور رسمی منافرت کا ہونا اس تمام بربادی اور تباہی کا باعث تھی۔ پھر ان اسباب کے رفع کرنے کے لیئے تدابیر اختیار کرنے کو مذہب کی رُو سے جانچا اور جب اسطرف سے بھی پوری طرح اطمینان ہوگیا تو خدا پر بھروسہ کرکے اپنا کام شروع کر دیا۔ اور اول ۱۸۵۹ء میں ایک اسکول مراد آباد میں قائم کیا۔ اس کے بعد ایک مدرسہ غازیپور میں وکٹوریا اسکول کے نام سے قائم کیا۔ یہ دونوں مدرسے ابتک موجود ہیں۔ مگر چونکہ مشیت ایزدی نے اس چشمۂ فیض کے لیئے علیگڈہ کی زمین کو پہلے سے مخصوص کر دیا تھا اس لیئے یہ دونوں مدرسے اس درجۂ کمال کو نہ پہنچ سکے۔

سین ٹیفک سوسیٹی کا قائم ہونا اُسی زمانے میں سر سید احمد خاں بہادر کو مسلمانوں میں یورپین علوم و فنون اردو ترجموں کے ذریعہ سے شائع کرنیکا خیال پیدا ہوا۔ چنانچہ ۱۸۶۴ء میں اُنہوں نے اس غرض سے علی گڈہ میں سین ٹیفک سوسیٹی قائم کی جس سے اب بھی ایک اعلی درجہ کا اخبار علیگڈہ انسٹیٹوٹ گزٹ کے نام سے نکلتا ہے مگر اُنہوں نے اپنے اصلی مقصد کو کہ بلا اعلی تعلیم

انگریزی اور تربیت اور حاکم محکوم کے میل جول کے مسلمانوں کی ترقی ناممکن ہی ہمیشہ مدنظر رہا

انگلستان میں کالج کی بابت تجاویز خوش قسمتی سے جب اُن کو اپنے فرزند سید محمد محمود اسکولر کے ساتھہ ولایت جانیکا اتفاق ہوا تو انہوں نے صاحب موصوف و دیگر یورپین احباب کی مدد سے اعلی درجہ کی یونیورسٹیوں کے نمونے پر ایک اسلامی دار العلوم معہ بورڈنگ ہوس کے قائم کرنے کی تجویز کی اور تعلیم و تربیت کے متعلق تمام امور قرار دیکر اس کام کے شروع کرنے کے لیے تین طریقے اختیار کیے۔

اوّل۔ ایک ایسی تدبیر اختیار کیجاوے جس سے عموماً خیالات تعصب جو مسلمانوں کے دلوں میں بیٹھے ہوئے ہیں اور یورپین سائنز اور لٹریچر کا پڑہنا کفر اور مذہب اسلام کے برخلاف سمجھتے ہیں دور ہوں

دوم۔ خود مسلمانوں سے پوچھا جاوے کہ وہ یورپین سائنز اور لٹریچر کو کیوں نہیں پڑہتے اور اس میں اُنکو کیا اندیشہ ہے۔

سوم۔ کالج کے لیئے چندہ شروع کیا جاوے اور جسوقت موقع ہو علیگڈہ میں کلج قائم کیا جاوے۔

تہذیب الاخلاق وکالج فنڈ کمیٹی اور علی گڈہ میں کالج قایم ہونا چنانچہ انگلستان سے واپس ہو کر سر سید احمد خان نے اول تجویز کے موافق ایک ماہواری رسالہ بنام تہذیب الاخلاق جاری کیا جسنے فی الحقیقت تمام اسلامی ہند کو ہلا دیا اور باوجود مخالفت کے متوقع نتایج کے پیدا کرنے میں بہت کامیابی حاصل کی اور اس کام میں نواب محسن الملک مولوی مہدی علیخاں بہادر و دیگر بزرگان قوم نے بہت مدد دی۔ دوسری تجویز کے موافق سنہ ۱۸۷۰ع میں ایک کمیٹی بنام کمیٹی خواستگار ترقی تعلیم مسلمانان قائم ہوئی جس نے بذریعہ جواب مضمونوں کے عموماً مسلمانوں سے

امر مذکور کی نسبت استفسار کیا اور اُس کے لئے تین انعام مقرر کئے چنانچہ قریباً بتیس مضامین بطور رسالجات کے لائق مسلمانوں نے مختلف اطراف سے ارسال کیئے اور یہ کام ہی بہت کامیابی کے ساتھہ ختم ہوا اور تیسری تجویز کے مطابق خدا کے فضل سے ۱۸۷۲ء میں ایک کمیٹی بنارس میں جہاں کہ سر سید احمد ایک جوڈیشل عہدے پر ممتاز تھے بنام محمدن اینگلو اورینٹل کالج فنڈ کمیٹی قائم ہوئی جس نے بذریعہ اپنی سب کمیٹیوں کے ایک ایسا کالج قائم کرنے کے لیئے کارروائی فراہمی چندہ شروع کی جسکا انتظام انگریزی تعلیم کے اصولوں پر ہو اور جسمیں اُسی کے ساتھہ مشرقی زبانوں اور مسلمانوں کے مذہب میں تعلیم دیجاوے - ۸ نومبر ۱۸۷۲ء کی اجلاس میں بہت سے مباحثہ اور غور و تامل کے بعد کمیٹی کے اکثر ممبروں نے جن میں قریب ۶ ممبروں کے شامل تھے اور جو ہندوستان کے مختلف مقامات میں رہتے تھے یہ فیصلہ کیا کہ یہ کالج علی گڈہ میں قائم کیا جاوے کیونکہ اُس کی اب و ہوا عمدہ ہے اور مسلمانوں کی آبادی کی تقسیم کے لحاظ سے وہ ایک درمیانی موقع پر واقع ہے - ۱۸۷۳ء میں مختلف مقامات کے چھوٹے چھوٹے اسلامی مدرسوں کا علی گڈہ کے ماتحت ہونا طے ہوا اور مولوی محمد سمیع اللہ خاں بہادر سے علی گڈہ میں مدرسہ کھولنے کی درخواست کی گئی چنانچہ جناب موصوف نے وہاں کے لیئے چندہ جمع کرنا شروع کر دیا ۱۸۷۴ء میں گورنمنٹ نے مدرسہ کے لیئے علیگڈہ میں زمین دینی منظور کی اور اسی سال میں کمیٹی نے چار بنگلے جو اس زمین کے متصل تھے خرید لیئے ۱۸۷۵ء میں ابتدائی تعلیم کے لیئے مدرسہ کھولنے کی تجویز پیش ہوئی اور آخرکار ۲۰ مئی ۱۸۷۵ء کے اجلاس میں ۲۴ - مئی ۱۸۷۵ء روز سالگرہ ملکہ معظمہ قیصر ہند تاریخ افتتاح مدرسۃ العلوم علی گڈہ قرار پائی -

چنانچہ تاریخ مذکور پر رسم افتتاح مدرسہ عمل میں آئی اور اسکول یکم جون کو انٹرنس تک کی خواندگی کے لیئے کھولا گیا۔ اب سرسید احمد خاں بہادر بنارس سے پنشن لیکر علی گڈھ چلے آئے اور تعمیر کا کام شروع کردیا۔ ۸۔ جنوری ۱۸۷۷ء کو رسم فونڈیشن ہز اکسلنسی لارڈ لٹن ویسرائے اور گورنر جنرل ہند کے ہاتھ سے ایک پرتکلف اور شاندار جلسہ میں ادا ہوئی اور یہ بنیاد کا پتھر اُس جگہہ رکھا گیا جہاں اب اسٹریچی سنٹرل ہال کی عظیم الشان عمارت موجود ہے۔

مشرقی اور مغربی علوم کی تعلیم اور کالج کی ترقی

ابتدا زمانے میں یہ مدرسہ مشرقی اور مغربی علوم کی تعلیم کے لحاظ سے دو حصوں میں منقسم تھا۔ ایک انگلش دوسرا اورینٹل ڈیپارٹمنٹ۔ انگلش ڈیپارٹمنٹ میں یونیورسٹی کے امتحانات کے لیئے طیار کیا جاتا تھا جیسا کہ اب تک ہی اور اورینٹل ڈیپارٹمنٹ میں عربی و فارسی کی اعلی درجہ تک تعلیم ہوتی تھی اور پانچ گھنٹوں میں سے صرف ایک گھنٹہ انگریزی پڑھائی جاتی تھی۔ مگر چونکہ یہ آخر الذکر تعلیم زمانے کی پر زور رفتار کے مطابق نہ تھی لہذا اس ڈیپارٹمنٹ میں رفتہ رفتہ اسقدر تنزل ہوتا گیا کہ ایک زمانے میں طلبا کی تعداد سے اُستادوں کی تعداد زیادہ ہوگئی اس لیئے مجبوراً ۱۸۷۴ء کے قریب اس سلسلۂ تعلیم کو بند کردیا گیا۔ ۱۸۷۸ء میں کالج ایف اے کی خواندگی تک اور ۱۸۸۱ء میں بی اے اور ایم اے کی خواندگی تک ترقی کر گیا اور یکم جنوری ۱۸۸۳ء سے قانونی امتحانات میں افیلیٹ ہوگیا۔

انتظامی کمیٹیاں اور بورڈنگ ہوس کی کلاسیں

کالج کی روز افزوں ترقی کی وجہ سے ۱۸۸۳ء میں کالج فنڈ کمیٹی نے اپنے ماتحت اور چار کمیٹیاں قائم کیں کمیٹی مدبران تعلیم السنہ و علوم دینویہ۔ کمیٹی مدبران تعلیم مذہب اہل سنت و جماعت۔ کمیٹی مدبران تعلیم مذہب شیعہ اثنا عشریہ۔ کمیٹی

منتظم مدرسہ و بورڈنگ ہوس۔ بورڈنگ ہوس میں بہت عرصہ تک تین جماعتیں بنام فرسٹ وسکنڈ و تھرڈ کلاس رہیں۔ تینوں کلاسوں کے بورڈروں کے کھانے۔ رہنے وغیرہ کا انتظام جداگانہ تھا اور سب سے مختلف فیسیں لیجاتی تھیں۔ اگرچہ بظاہر اس طریقہ انتظام میں ہر درجہ کے لوگوں کو آسانی تھی مگر جو منشا اسقدر دور دراز مقامات سے لوگوں کو یکجا رکھکر یکساں تعلیم و تربیت دینے اور اُن میں قومی اتفاق اور قومی روح کا پیدا کرنے کا تھا وہ اس سے پوری طرح نہ حاصل ہو سکتا تھا اس لیئے سنہ ۱۸۸۷ء میں دونوں جماعتوں کو جو اسوقت رہ گئی تھیں (کیونکہ تھرڈ کلاس سنہ ۱۸۸۵ء میں ٹوٹ چکی تھی) ملاکر تمام بورڈروں کو ہر لحاظ سے ایک سطح پر کردیا۔

ٹرسٹیوں کا تقرر

کالج فنڈ کمیٹی اپنے ماتحت کی چاروں کمیٹیوں کی مدد سے ابتدائی مختصر قواعد کے موافق جو حسب ضرورت قرار پا گئے تھے سنہ ۱۸۸۹ء تک بخوبی کام کرتی رہی۔ مگر اب کالج کا فنڈ جائداد۔ امانت اور تمام کام اسدرجہ ترقی کر گئے تھے کہ اسکو مروجہ قانون کے مطابق ایک پختہ بنیاد پر قائم کرنے کی ضرورت سمجھی گئی اس لیئے سال مذکور میں ٹرسٹیون کی ایک جماعت جسمیں ہندوستان کے تمام صوبوں سے کمسے کم ۲۱ سے ستر تک ٹرسٹی منتخب ہونے قرار پائے باضابطہ قائم ہوئی۔ کالج کے متعلق ہر قسم کے قواعد و قوانین منضبط کیے گئے اور سرکار دولت مدار کو جسنے اپنی مہربانی سے کالج کا پٹیرن (مربی) ہونا منظور کیا دست اندازی کا موقع دیا گیا۔ کالج کے معمولی انتظام کے لیئے چاروں کمیٹیاں جماعت ٹرسٹیان کے ماتحت کردی گئیں اور اس طرح بفضل خدا مدرسۃ العلوم ایک مضبوط اور مستحکم بنیاد پر قائم ہو گیا اور روزافزوں ترقی کے ساتھ

قائم ہے اور ابتدائی تینوں اصولوں کو عملاً پورا کرتا ہے یعنے مسلمانوں کی اعلیٰ تعلیم کے لیے کالج موجود ہے۔ ان کی تربیت کے لیئے بورڈنگ ہوس اور یورپین حکام سے میل جول کے لیئے اس کے مختلف جلسے کلب اور انجمنیں ہیں اور امید ہے کہ جو اسلامی اسکول (ریواڑی وانا ؤہ وماہریہ وتلہر) کچھ عرصہ سے اس کے متعلق اور درس وخواندگی میں اس کے ماتحت ہوگئے ہیں اور ہوتے جاتے ہیں رفتہ رفتہ ترقی کرکے کالج ہوجائینگے اور ایک زمانے میں مدرسۃ العلوم اسلامی یونیورسٹی کا سنٹرل کالج ہوگا۔

باب دوم

کالج اور اسکول کی تعلیم

مدرسۃ العلوم علی گڈہ ۲۴ - مئی ۱۸۷۵ء کو کہولا گیا اور یکم جون ۱۸۷۵ء سے اسکول کلاس اور یکم جنوری ۱۸۷۸ء سے کالج کلاس قائم ہوئی اور اُسوقت یہ مدرسہ کلکتہ یونیورسٹی سے متعلق ہوگیا - الہ آباد یونیورسٹی سے یہ کالج ۱۸۸۸ء میں ایم اے کے درجہ تک اور ۱۸۸۹ء میں لا کلاس کے ایل ایل بی کے امتحان تک حسب ضابطہ افیلیٹ یعنے متعلق کیا گیا - اور دونوں یونیورسٹیوں کے انٹرنس اور ایف اے یا انٹرمیجیٹ کے امتحانوں کے لیئے سنٹر ہے یعنی مدرسۃ العلوم اور گرد و نواح کے کالجوں اور اسکولوں کے یہ امتحانات اسی جگہہ ہوتے ہیں

مقاصد اس کالج کے یہ مقاصد ہیں -

(۱) ایک ایسا کالج قائم کرنا جس میں مسلمان زبان و علوم انگریزی کی تعلیم پائیں اور اُس کے ساتھہ اپنے دینیات سے بہی کافی واقفیت حاصل کریں -

(۲) اُس کے متعلق ایک ایسا بورڈنگ ہوس قائم کرنا جس میں مسلمان اپنے بچوں کو اس اطمینان سے رکھہ سکیں کہ اُن کی نگہداشت اور چال و چلن کی نگرانی مثل گہر کے

ہوگی اور اُن آفتوں سے جو نوجوانوں کو شہروں کی خراب ہوائیں لاحق ہو جاتی ہیں محفوظ رہیں گے

(۳) ایسی کامل تعلیم دینا جو طلبا کی عقلی قوت بڑہانے کے ساتھ جسمانی قوتوں کو ترقی دے اور اُن میں پسندیدہ اطوار اور اخلاق کے لحاظ سے عمدہ چال چلن پیدا کرے۔

باایں ہمہ مدرستہ العلوم ہر قوم اور ہر مذہب کے طالب علموں کے لئے یکساں کھلا ہوا ہے ہندو بھی اسمیں مثل مسلمانوں کے تعلیم پاتے ہیں۔ مگر پورا فائدہ وہی اُٹھا سکتے ہیں جو شب و روز بورڈنگ ہوس میں رہیں اور صرف دن میں تعلیم پاکر گھروں کو نہ چلے جائیں۔

تعلیم و اُستاد اسمیں مثل اور گورنمنٹ کالجوں کے انگریزی زبان اور یورپین سائنز اور لٹریچر اور عربی و فارسی و بہاشا و سنسکرت زبانوں میں اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم دیجاتی ہے اسکول کی سب سے چھوٹی جماعت سے انٹرنس۔ انٹرمیجیٹ بی اے اور ایم اے تک کے امتحانات پاس کرائے جاتے ہیں۔ کالج میں ایک یورپین پرنسپل اور تین یورپین پروفیسر کیمبرج اور اوکسفورڈ کی یونیورسٹیوں کے گریجویٹ ہیں جو زبان انگریزی و فلسفہ و تاریخ و دیگر علوم کی تعلیم دیتے ہیں اور عربی و فارسی و ریاضی و سنسکرت کی تعلیم کے لئے چار لائق ہندوستانی پروفیسر ہیں۔ اسکول کے ہیڈ ماسٹر ایک یورپین اور گریجویٹ ہیں۔ باقی اسکول کے اُستاد اکثر بی اے اور ایم اے ہیں۔ اور یہ لحاظ رکھا گیا ہے کہ سب سے ادنیٰ جماعت کو پڑہانیوالے بھی پوری لیاقت رکھتے ہوں تاکہ بچوں کی تعلیم شروع سے کامل ہو۔ قانون کی تعلیم کا بھی عمدہ انتظام ہے ایک لائق بیرسٹر جو اسکے پروفیسر ہیں طلبا کو تمام قانونی امتحانات مثلاً ایل ایل بی اور ہائیکورٹ کے لئے طیار کرتے ہیں۔ کالج کے متعلق ایک علوم عامہ اور دوسرا قانون کا کتب خانہ ہے

پہلے کتب خانے میں دو کتابیں خاص حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند دام اقبالہا کی عطا کی ہوئی ہیں جنپر خاص دست مبارک سے کچھہ لکھا ہوا ہے اور حال میں بہت سی کتابیں انڈیا آفس (دفتر ہند) اور ٹرسٹیان برٹش میوزیم اور کیمبرج یونیورسٹی لائبریری نے نذر کی ہیں جو ہمارے لیئے باعث فخر ہیں

دوسرے کتبخانہ میں ایک بڑا ذخیرہ قریباً دس ہزار روپیہ کی قیمت کی کتابوں کا سید محمد محمود اسکوئر کا عطا کیا ہوا ہے۔

مذہبی تعلیم | خاص مسلمانوں کو خواہ بورڈر ہوں یا شہر میں رہ کر یہاں پڑھتے ہوں لازمی طور پر دینیات کی تعلیم دیجاتی ہے۔ سُنّیوں کو سنت جماعت کے عقائد و مسائل کے موافق اور شیعوں کو شیعوں کے عقائد و مسائل کے مطابق۔ ہر ایک مذہب کی تعلیم اُسی مذہب کے عالموں کے ذریعہ سے دیجاتی ہے۔ تمام امتحانوں کے ساتھہ جو کالج میں ہوتے ہیں دینیات کا امتحان ہوتا ہے اور سالانہ امتحانات پر اس کے نتائج پر لحاظ کیا جاتا ہے۔ دینیات کی کتابیں مقرر کرنے کے لیئے دو جداگانہ کمیٹیاں ہیں جن میں دونوں مذہب کے مستند اور بزرگ علما شامل ہیں علاوہ ان مقررہ کتابوں کی تعلیم کے ہر روز مدرسہ کے وقت سے آدھ گھنٹہ پہلے کالج کلاسونکو قرآن شریف کا ترجمہ پڑھایا جاتا ہے اُس کے بعد اور خواندگی شروع ہوتی ہے۔ جمعہ کے روز دن کے گیارہ بجے تک مدرسہ ہو کر نماز جمعہ کے لیئے چھٹی ملجاتی ہے اور ہر روز نماز ظہر کے لیئے ایک گھنٹہ دیا جاتا ہے۔

انریری لکچر | عرصہ سے یہ تجویز ہے کہ کالج میں وقتاً فوقتاً عام مفید مضامین پر بڑے بڑے لائق

لوگ لکچر دیا کریں جن سے طلباء کو علاوہ درسی کتابوں کے اور علوم میں واقفیت ہو اور بلالحاظ امتحانات کے علم کو علم کی غرض سے حاصل کرنے کا شوق پیدا ہو اور جب کالج سے پاس حاصل کرکے نکلیں تو اُن کی لیاقتوں کا اندازہ محض چند مقررہ کتابوں کے یاد ہونیسے نکیا جاوے بلکہ اُن کی وسیع واقفیت اس امر کی شاہد ہو کہ وہ ہر ضروری اور مفید علم میں کافی دستگاہ رکھتے ہیں۔ ان لکچروں کا سلسلہ اگرچہ شروع ہو گیا ہے تاہم ابھی مستقل صورت نہیں ہوئی۔ یہ ضرور نہیں کہ جنکو کالج سے خاص تعلق ہے وہی اس قسم کے لکچر دیں بلکہ یہ سمجھا گیا ہے کہ تمام علماء اور فضلاء اور قوم کے معزز اور لائق لوگ جنکو علی گڈہ سے گذرنے کا اتفاق ہوتا ہے اپنے مفید اور پاکیزہ خیالات سے طلباء کو مستفید کرتے رہیں گے

انعامات۔ تمغہ جات۔ اسکالرشپ و وظائف تعلیم کی ترغیب و تحریص کے لیئے مدرستہ العلوم میں ایک بڑی تعداد انعامات وغیرہ کی دیجاتی ہے۔ ہر جماعت میں عمدہ نمبر حاصل کرنے والوں کو انعام میں کتابیں ملتی ہیں۔ اسکول کی بڑی جماعتوں اور تمام کالج کلاسوں میں طلباء کو اسکالرشپین ملتے ہیں۔ انٹرمیجیٹ اور بی اے کے پہلی سالوں کے امتحانوں میں اول طلباء کو سینیراور جونیر اسکالرشپ ملتے ہیں اور پرنسپل ہال میں بڑے تختوں پر سنہری حروف میں لکھے جاتے ہیں۔ یونیورسٹی کے امتحانات میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والوں اور اکثر سب سے عمدہ ایس سے (جواب مضمون) لکھنے والوں کو طلائی و نقرئی تمغے ملتے ہیں۔ سب سے عمدہ مقرر (اسپیکر) کو مسٹر ہیرلڈ کاکس سابق پروفیسر ریاضی۔ اور سب سے عمدہ نظم لکھنے والے کو مسٹر ارنلڈ کی طرف سے انعامات ملتے ہیں اور اس خیال سے کہ اکثر غریب مسلمان اسکول

کی تعلیم تو کسی نہ کسی طرح اپنے شہروں کے مدرسوں میں طے کر لیتے ہیں مگر اعلی تعلیم کے اخراجات نہ برداشت کر سکنے کی وجہ سے اکثر اُس سے محروم رہجاتے ہیں۔ مدرسۃ العلوم میں ایک رقم کثیر ایسے طلبا کی امداد میں صرف ہوتی ہے اور وظائف کے طور پر جنکی تعداد کا تعین طلبا کی ضرورت اور پرنسپل صاحب کی منظوری پر منحصر ہے ہرسال دیجاتی ہے اور یہ کچھہ کم تعجب کی بات نہیں کہ ایک غریب مسلمانوں کے کالج میں ان وظائف اور اسکالرشپوں کی مد میں آٹھہ ہزار روپیہ سالانہ سے زیادہ صرف ہوتا ہے۔

تعداد طلبا جو ۳۱- مارچ ۱۸۹۵ء کو تھی		بورڈر	غیر بورڈر	میزان	
کالج میں	مسلمان	۱۶۱	۷	۱۶۸	۲۰۵
	ہندو	۳	۳۴	۳۷	
اسکول میں	مسلمان	۱۶۱	۱۲۷	۲۸۸	۳۶۰
	ہندو	۴	۶۸	۷۲	
میزان		۳۲۹	۲۳۶	۵۶۵	

یعنی کل ۵۶۵ طالب علم ہیں جنمیں سے ۲۰۵ کالج اور ۳۶۰ اسکول میں

یا ۴۵۶ مسلمان اور ۱۰۹ ہندو

یا ۳۲۹ بورڈر اور ۲۳۶ غیر بورڈر

یا ۳۲۲ مسلمان بورڈر اور ۷ ہندو بورڈر

اور ۱۳۴ مسلمان غیر بورڈر اور ۱۰۲ ہندو غیر بورڈر ہیں

خلاصہ نتائج امتحانات بابت سنہ ۱۸۹۵ء

قسم امتحان	امتحان میں شریک ہوئے	کالج سے پاس ہوئے	اوسط فیصدی کل یونیورسٹی میں	اوسط فیصدی کالج میں
بی اے (اے کورس)	۲۵	۱۹	۷۱	۷۶
" (بی کورس)	۲	۲	۴۶	۱۰۰
انٹرمیجیٹ (اے کورس)	۶۴	۲۴	۳۳	۳۷٫۵
" (بی کورس)	۱	۰	۳۹	۰
انٹرنس	۵۹	۱۹	۳۱	۳۲

باب ۳ سوم

بورڈنگ ہوس

فصل اول عام حالات

(الف) نگرانی وپابندی

عام نگرانی — مدرسۃ العلوم کا بورڈنگ ہوس جو بلاشبہہ کالج کے ساتھہ وہی نسبت رکھتا ہے جو روح کو اپنے بدن کے ساتھہ ہوتی ہے اور اس لیئے اُسکا ایک ضروری اور اصلی جزو ہے مسلمانوں کی تربیت کے لیئے خاص انگلستان کی یونیورسٹیوں کے نمونہ پر بنایا گیا ہی

ایک بہت بڑے احاطہ میں طلبا کے رہنے کے لیئے ہرچہار طرف عمدہ مکانات بنے ہیں۔ صفائی اور معمولی کاموں کے لیئے ہر بارگ میں خدمتگار موجود ہیں۔ سب کے کہانے کا انتظام بورڈنگ ہوس کی طرف سے ہوتا ہے دونوں وقت تمام بورڈر ایک وسیع مکان میں ہیڈ ماسٹر اور سپرنٹنڈنٹ صاحبان کی موجودگی میں ایک ساتھہ بیٹھکر کہانا کہاتے ہیں۔ اُن کے چال وچلن کی پوری خبرگیری ہوتی ہے خاص بورڈنگ ہوس کے احاطہ میں پراکٹر صاحب (محافظ) جو اسکول کے سکنڈ ماسٹر بہی ہیں بورڈروں کی نگرانی کے لیئے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ تمام بورڈنگ ہوس کے انتظامات پرنسپل اور ہیڈ ماسٹر صاحبان کے سپرد ہیں جو ہر طرح پر بورڈروں کے چال وچلن وخواندگی اور صحت کا خیال رکھتے ہیں اور ان سب امور کی اطلاع ہر مہینے اُن کے والدین کو دیتے رہتے ہیں۔ اسکول کا کوئی طالب علم کسی وقت بلا اجازت شہر نہیں جا سکتا۔ شب کو تمام دروازے اور پہاٹک مقفل رہتے ہیں اور بورڈنگ ہوس کے ہرچہار طرف متعدد چوکیدار پہرہ دیتے ہیں۔ اسکول کے لڑکے جنکو نسبتاً نگرانی کی زیادہ ضرورت ہے صبح اور بعد مغرب دو دو گھنٹہ کے لیئے ایک بڑے ہال میں جمع ہوکر مدرسہ کا پڑھا ہوا سبق ایک ماسٹر کی نگرانی میں یاد کرتے ہیں یہ صبح اور شام کی خواندگی کا انتظام مارننگ اور نایٹ اسکول کہلایا جاتا ہے۔

مذہبی پابندی جسقدر طلبا بورڈنگ ہوس کے احاطہ میں رہتے ہیں سب مسجد میں جماعت کے ساتھہ نماز ادا کرتے ہیں۔ بعد نماز ایک رجسٹر میں سب کی حاضری درج ہوتی ہے اور اُسکے مطابق غیرحاضر طلبا کو سزا ملتی ہے۔ مسجد کے متصل ایک مکان میں ناظم امور دینیہ (حاجی

مولوی محمد عبداللہ صاحب انصاری) رہتے ہیں اور پنج وقتہ نماز پڑھانیکے علاوہ طلبار کو پند و نصائح اور اپنے نیک اثر سے فائدہ پہونچاتے ہیں۔ اکثر طلبار خاص طور پر اُن کی صحبت سے مستفید ہوتے ہیں اور اپنے شوق سے مختلف مذہبی کتابیں پڑھتے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف ہر روز مدرسہ سے پہلے کالج کے طلبار کو کلام مجید کا ترجمہ پڑھاتے ہیں اور ہر جمعہ کو بعد نماز مسجد میں وعظ کہتے ہیں۔ چھوٹے لڑکوں کو ہر روز علی الصباح ایک حافظ صاحب مسجد میں قران شریف کی تلاوت کراتے ہیں اور وقت معینہ پر ان طلبار کا امتحان ہوتا ہے۔ ماہ رمضان المبارک میں متعدد قرآن شریف تراویح میں سُنائے جاتے ہیں اور ختم قران کی شب کو خوب روشنی ہوتی ہے اور شیرینی تقسیم کیجاتی ہے۔ مگر تمام جلسوں میں سب سے زیادہ پر رونق و پر تکلف اور شاندار میلاد شریف کا جلسہ ہوتا ہے۔ مجلس کا مکان بڑے تکلف سے آراستہ اور روشن کیا جاتا ہے۔ پڑھنے والے کالج کے متبرک علما، اور طلبا ہوتے ہیں۔ بعد میں اعلی قسم کی شیرینی تقسیم کیجاتی ہے۔ لیکن اس مذہبی تعلیم اور مذہبی پابندی کے عام نتیجے اور عام اثر کا اندازہ اس امر سے بخوبی ہوسکتا ہے کہ سال گذشتہ میں مئی سے اپریل تک نماز کے مقررہ حساب کے موافق ۸۴۸۱۱۵ کالج کے طلبار کو (اسکول والوں کو چھوڑکر) مسجد میں نماز کے لیئے حاضر ہونا چاہیئے تھا مگر بجائے اُسکے ۲۳۳۵ حاضر ہوئے یہ انتظام خاص طور پر شیخ بہادر علی صاحب ایم اے کے سپرد ہے۔

صحت کی نگرانی بورڈنگ ہوس کے صدر دروازے پر خاص طلبا کے علاج کے لیئے ایک شفاخانہ ہے جس میں تمام ضروری ادویات موجود رہتی ہیں۔ ایک لائق ہاسپٹل اسسٹنٹ خاص کالج

(ب) فوائد

وقت کا عمدہ استعمال | بورڈنگ ہوس کی اس قسم کی تربیت سے جو کچھ بھی فوائد حاصل ہوں لیکن بظاہر سب سے بڑا فائدہ جو ایک عام نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا یہ ہے کہ مدرسے کے پانچوں گھنٹوں کی خواندگی کے علاوہ شب و روز میں جو وقت طلبا کے اختیار میں باقی رہتا ہے اُسکو یہاں عمدگی سے صرف کرنیکا موقع ملتا ہے۔ ہر کام کے لیئے ایک وقت معین ہے اور اُسکو اسیوقت انجام دینا ایک ضروری امر ہے۔ پڑہنا لکھنا۔ کہانا پینا۔ ملنا جلنا۔ کہیل کود۔ نماز روزہ۔ بحث مباحثہ غرضکہ جتنے کام ہیں سب بطور فرض منصبی کے اپنے اپنے وقت پر ادا کیئے جاتے ہیں جس سے طلبا کی طبیعتیں رفتہ رفتہ پابندی سے کام کرنے کی عادی ہوجاتی ہیں وہ شہروں کی زہریلی ہوا اور عام سوسیٹی کے افسوسناک نتائج سے جو باہمی تنازعات۔ لوگوں کی غیبت۔ عیب جوئی۔ اور اس قسم کے اور تذکروں سے پیدا ہوتے ہیں محفوظ رہتے ہیں۔ اور اگرچہ بعض طلبا طبعاً پڑہنے لکہنے سے زیادہ شوق نہ رکہتے ہوں تاہم یہاں کی علمی مجالس اور عام علمی چرچے سے جو ایک ایسی بڑی درسگاہ میں لامحالہ ہونا چاہیے کم ازکم ایک یہ فائدہ حاصل ہے کہ وہ اس قسم کے عمدہ اثر سے متاثر ہو کر کچھ نہ کچھ حاصل کرنے کی طرف ضرور راغب ہوتے ہیں۔

ذاتی اعتماد | اگرچہ تمام بورڈروں کی نگہداشت یہاں مثل گہر کے ہوتی ہے اور کالج کے افسر اونکے ساتہہ بزرگانہ برتاؤ رکہتے ہیں۔ ان کی آسایش کے تمام سامان بہم پہنچانے اور ہر طرح اُن کی

دلداری کرنے میں کوئی کسر نہیں کرتے تاہم ہر بورڈر کے اپنا وطن چھوڑ کر دور و دراز مقامات سے یہاں آنے اور عموماً ایک حد تک یگانہ کمرہ میں رہنے کا یہ مقصد ہے کہ وہ آپ اپنا محافظ آپ اپنا نگران اور آپ اپنا سرپرست ہے۔ اپنے لیئے ہر چیز کا انتظام خود کرتا ہے۔ خود اپنے کمرہ کو سلیقہ سے رکھتا ہے۔ خود ایک حد خاص تک اپنی خواندگی کی فکر رکھتا ہے گویا اپنے افعال کا وہ خود ذمہ دار اور اپنی کوششوں پر بھروسہ رکھنے والا ہے۔ اپنے والدین کی آغوش محبت سے اگرچہ وہ جدا ہے مگر اس چھوٹی سی عمر میں اُس بے نظیر صفت کا اکتساب کر رہا ہے جو دنیوی زندگی اور دنیوی کامیابی کے لیئے ایک شرط لازمی ہے۔ یہ صفت یا قوت زبان انگریزی میں سلف رلائنس سے تعبیر کیجاتی ہے جس کے باعث انسان دنیوی کاروبار میں کسی کا دست نگر ہونے کی احتیاج نہیں رکھتا ہر کام اپنے بل پر کرتا ہے اور پھر اپنی رائے پر اعتماد رکھنے کی وجہ سے اپنے ارادوں میں مستقل رہتا ہے

ذاتی امداد اور طبعی میلان کا اندازہ

اسی قسم کا فائدہ کالج کی مختلف انجمنوں سے جو علمی اخلاقی اور قومی اغراض کے لیئے قائم ہیں حاصل ہے ان انجمنوں کے متعلق تمام کاروبار اور انتظامات خود طلبا کرتے ہیں جس سے انہیں انتظامی قوت اور ہر کام کو عمدگی سے انجام دینے کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے ان میں سے خصوصاً "الفرض" اور "الاخوۃ" جو ذاتی اور باہمی امداد اور ذاتی کوشش کی اعلیٰ درجہ کی مثالیں ہیں طلبا کو سلف ہلپ کا مفید سبق دیتی ہیں۔ اس کے علاوہ ان سے ایک حد تک طلبا کے طبعی میلان کا اندازہ ہو سکتا ہے اور وہ اپنی دلچسپی کے موافق کوئی خاص کام اپنی ترقی کے لیئے منتخب کر سکتے ہیں۔ علمی اور اخلاقی ترقی کے لیئے اخوان الصفا اور اڈیٹر اور مصنف اور مقرر بننے کے لیئے کالج میگزین اور سٹڈنٹس یونین کلب ہیں۔ مستعد اور جری اور

سپاہیانہ طبیعتوں کے لیئے سواری اور قواعد اور بہت سی مختلف قسم کی دلیرانہ ورزشوں کا انتظام ہے جنکی باقاعدہ تعلیم پانیسے وہ فوج اور پولیس میں شامل ہونے کے قابل بنسکتے ہیں اور تاجرانہ مزاج والوں کے لیئے الفرض کی دوکان کھلی ہے جس کے انتظامات میں شریک رہنے سے تجارتی کاروبار میں واقفیت پیدا کرنیکا ایک عمدہ موقعہ ہے۔

دینیات کی ضرورت وفوائد مذہبی تعلیم اور مذہبی پابندی کا جزو جو ہمارے کالج اور بورڈنگ ہوس میں رکھا گیا ہے وہ مسلمانوں کے لیئے اسقدر ضروری ہے کہ چنداں تشریح کی احتیاج نہیں رکھتا اور خصوصاً جبکہ زمانے کی ضرورتوں نے انکو اسقدر مجبور کر دیا ہے کہ اکثر اپنے بچوں کو انگریزی تعلیم شروع کرانے سے پہلے دینیات کی تعلیم کے لیے کافی وقت نہیں دیسکتے اسپر اگر اب انکو کسی مشن یا گورنمنٹ اسکول میں داخل کر دیا جاتا ہے تو بس ان کی مذہبی تعلیم و تربیت کا خدا حافظ ہے۔ وہاں کسی دینیات کی کتاب یا قران شریف کی تعلیم پانا درکنار کبھی تبرکاً ان کی زیارت کی بھی نوبت نہیں آتی۔ رہی نماز سو مدرسہ کے اوقات میں اُس کے ادا کرنے کی نہ اجازت ہے اور نہ مہلت۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان مدرسوں کے طالب علم اپنے اسلامی نشان سے جو ہر مسلمان کا ایک قابل قدر جوہر اور قابل عزت تمغہ ہے بالکل محروم رہجاتے ہیں۔ برخلاف اس کے مدرستہ العلوم میں خدا کے فضل و کرم سے مذہبی تعلیم و تربیت کا نہایت معقول انتظام ہے لیکن اگر انصافاً دیکھا جائے تو ان سرکاری اور مشنری کالجوں کے مقابلہ میں جہاں مسلمان طلباء بوجہ کمی تعداد کے اپنے خیالات میں ہمیشہ مغلوب اور پست رہتے ہیں مدرستہ العلوم کے وسیع احاطہ میں صدہا مسلمانوں کا بغیر اس کے کہ مذہبی

تعلیم پاتے ہوں صرف ایک جگہہ رہنا اور ایک دوسرے سے ملنا اُن میں ایک مذہبی خیال اور قومی حمیت پیدا کرنے کے لیئے بہت کافی ہے۔

انگریزی تعلیم کے ساتھہ مذہبی تعلیم کی ضرورت کو جن عمدہ الفاظ میں سرجان اسٹریچی صاحب نے بیان فرمایا ہے وہ بعینہ یہ ہیں "ہمارے اس کالج میں ایک مذہبی عنصر موجود ہے او جو ہمارے موجودہ حالات اور علم اور خیالات کے لحاظ سے نہایت ضروری اور معقول ہے اور یہ اس کالج کی خاص صفتوں میں سے ایک بڑی صفت ہے۔ اس مذہبی تعلیم کو انگریزی تعلیم کے ملانے سے نہ صرف اپنے مذہب کی حفاظت اور فقط انگریزی پڑہنے والوں کے دلوں میں ...... مذہبی اعتقادات کے قائم رہنے کا اور اُنکو مذہب اسلام پر ثابت قدم رکھنے کا بندوبست کیا ہے بلکہ ہم نے اس قاعدے کے مقرر کرنے سے گویا اپنے اعتقاد کا اعلان کردیا کہ اب بہی یہ بات ایسی ہی سچ ہے جیسے کہ اُس زمانہ میں تہی جبکہ مسلمانوں کو دہلی۔ قرطبہ۔ غرناطہ۔ میں عروج تہا کہ مذہب اسلام جسنے دنیا پر ایک بڑا اثر کیا ہے زمانہ حال میں بہی جبکہ اُس کی تعمیر صحیح صحیح طور پر کرنی باقی ہے انسان کی ترقی اور روشن ضمیری کا دوست ہے اور ایک عمدہ مسلمان جو اسی کے ساتھہ ایک اعلی درجہ کا تعلیم یافتہ شخص ہو گورنمنٹ انگریزی کی خیرخواہ رعیت ہونیمیں خطا نہیں کرسکتا۔"

اتفاق وقومی روح | لیکن اس اسلامی بورڈنگ ہوس کی تربیت کا موضوع جو بیان میں اگرچہ سب سے پیچہے مگر وقعت میں سب سے زیادہ ہے۔ جسکے بغیر تمام علمی فضیلت اور علمی ترقی بہت کم نفع دسکتی ہے اور جس کی مسلمانوں کو اب نہایت ضرورت ہے۔ وہ طلبا کا باہمی

اتفاق اور قومی جوش ہے۔ ہندوستان کے مختلف صوبوں سے صدہا طلبا کو جمع کرکے اُنکو بالکل یکساں حالت میں رکھنے۔ یکساں تعلیم و تربیت دینے۔ خورد و نوش اور کھیل کود کے یکجا انتظام کرنے سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ رفتہ رفتہ اُن میں یکساں عادات یکساں اطوار اور یکساں خیالات پیدا ہوجاتے ہیں۔ گویا وہ سب ایک وحدت کے رنگ میں رنگے جاتے ہیں۔ اُن کے دلوں سے بیجا تعصب کے خیالات اور باہمی نزاع پیدا کرنے والے اوہام کی بالکل بیخکنی ہوجاتی ہے اور اپنے اپنے مذہبوں کی پاک تعلیم پانے کے بعد سُنی اور شیعہ مقلد اور غیر مقلد باوجود اپنے مذہبی عقائد میں پختہ ہونے کے آپس میں بالکل برادرانہ برتاؤ رکھتے ہیں اور ایک مسجد میں ایک ہی وقت اپنے اپنے طریقہ پر مذہبی فرائض ادا کرتے ہیں۔ اپنی اور اپنی قوم کی حالت اور اپنی قومی ذمہ داریوں کا اندازہ کرتے ہیں۔ سلف ہلپ کے اُصول سے جسپر اُنکا کالج مبنی ہے بخوبی واقف ہوتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس قومی کالج میں تعلیم پانے کا مقصد حصول معاش کے علاوہ کچھ اور بھی ہے (یعنی قومی خدمت)۔ یہی وہ چیز ہے جس کی نسبت ہمارے بزرگ سر سید فرماتے ہیں کہ جب تک یہ روح ہماری قوم میں نہ آویگی اسوقت تک ہماری قوم مردہ بصورت زندہ رہیگی اور کسی چیز میں تعلیم میں دولت۔ عزت۔ حمیت۔ ہمت۔ غیرت میں عروج کے درجہ کو نہیں پہونچنے کی۔

تربیت کا مقصود — ہمنے بورڈنگ ہوس کی تربیت کے چند فوائد بطور نمونہ کے بیان کردیئے ہیں مگر امید نہیں کہ ان مختصر بیانات سے اُس بےنظیر اثر کا جو ان سب کے مجموعہ سے بورڈروں کے اخلاق و عادات پر پڑتا ہے صحیح اندازہ ہوسکے اسیلئے تربیت کے اصل مقصود کو جو ایک

حدتک مدرسۃ العلوم میں حاصل ہے نواب محسن الملک بہادر کے الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔
وہ فرماتے ہیں کہ" بحیثیت مسلمان ہونے کے اُنکو ایسی تربیت ہو کہ اپنے مذہب پر ثابت قدم
ہوں۔ اپنی قوم کے ساتھ محبت رکھیں۔ اپنے خاندان اور وطن کی آنکھوں میں معزز ہوں۔
قومی ہمدردی اور قومی ترقی کا خیال ہو۔ اپنے بھائیوں کے فائدہ پہونچانے کے شائق اور
اپنی قوم کی عزت بڑھانے میں سرگرم ہوں۔ غرضکہ اعلی تعلیم اور اعلی تربیت پانیکا خلاصہ یہ ہے
کہ ایسے لوگ ہم مسلمانوں میں طیار ہو جاویں کہ وہ انسان بھی ہوں اور مسلمان بھی اُن کے دماغ
میں علمی خیالات ہوں اور اُن کے دل میں عمدہ اخلاق۔ وہ پسندیدہ عادتوں کے عادی ہوں
تحمل بردباری۔ متانت سنجیدگی۔ ممدوح خودداری۔ شریفانہ آزادی اور بہادرانہ مستقل مزاجی
کی صفتیں اُن میں موجود ہوں۔ تاکہ جب وہ دنیا کے سامنے آویں اور اپنی ذات اور اپنے
خاندان اور اپنی گورنمنٹ کے کام کرنے کے لائق ہوں تو وہ اُس کی لیاقت رکھتے ہوں اور
وہ اپنے نامور بزرگوں کی لائق اولاد اور اپنی مشہور قوم کے معزز ممبر اور اپنی آزاد گورنمنٹ کے
معتمد مشیر ہوں۔"

(ج) گورنمنٹ کی رائے

مدرستہ العلوم کی اسی تعلیم و تربیت کے بارہ میں جو رائیں ہمارے حکام والاشان نے وقتاً فوقتاً ظاہر فرمائی ہیں اور جو۔ ہر لحاظ سے ہمارے کالج اور ہماری قوم کے لیئے باعث فخر ہیں اُن کو اس مقام پر بعینہ نقل کیا جاتا ہے۔

ہز اکسلنسی لارڈ لٹن سابق وایسری و گورنر جنرل ہند نے فرمایا "کیا بعد غور کرنے ان تمام باتوں کے اور بعد اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے آپ میرے ساتھہ اس بات میں متفق ہونگے کہ **مدرستہ العلوم** اعلی تعلیم و تربیت حاصل کرنے کا مسلم ذریعہ اور دیگر مسلمانی کالجوں کی لیئے عمدہ نمونہ ہے۔

سر اکلنڈ کالون صاحب سابق لفٹنٹ گورنر نے بار اول فرمایا تھا کہ "نتیجوں کے دیکھنے سے میرا خیال و آجبی ثابت ہوا ہے۔ مجکو بار بار یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ علی گڈہ میں ہونا یعنے علی گڈہ کالج کا طالب علم ہونا انگریزوں اور ہندوستانیوں دونوں کے درمیان عزت اور عتبار کا ذریعہ ہے۔ وہ اپنے ساتھہ وہاں کی تعلیم و تربیت کی مہر اور اس شخص کی عقل و دماغ کا نقش لیجاتے ہیں جس کی نگرانی میں اُن کی تعلیم و تربیت کی تکمیل ہوئی ہے (یعنے سر سید احمد خاں بہادر)۔

جناب ممدوح نے بار دوم فرمایا کہ "جو شخص ان نوجوان آدمیوں سے واقف ہے جو اس کالج سے پاس ہو کر نکلے ہیں وہ غالباً اس امر میں مجھہ سے اتفاق کرینگے کہ وہ اپنی تعلیم

وتربیت کی علامتیں ایسی ہی صاف صاف طور پر ظاہر کرتے ہیں جیسے کہ انگلستان میں ہمارے پبلک اسکولوں اور ہماری یونیورسٹی کے گریجوئٹ ظاہر کرتے ہیں۔علی گڈہ کا ایک طالب علم فیاضانہ خیالات اور ترقی یافتہ تعلیم وتربیت اور آزادانہ خصلت رکھنے والا شخص خیال کیا جاتا ہے۔سب سے بڑہ کروہ ہندوستانیوں کے اُس فرقہ کا ایک نمونہ ہوگیا ہے جو انگریزوں کی خواہش کی بخوبی داد دینے کے واسطے کوشش کرتا ہے لیکن وہ بھی یہ توقع رکھتا ہے کہ ہم اُن کی اسی طرح پر داد دیں۔"

سر چارلس کراستھویٹ صاحب بہادر لفٹننٹ گورنر نے اسٹریچی سنٹرل ہال کے افتتاح کے اسپیچ میں فرمایا تھا کہ آپ کے (یعنے اس کالج کے) طالب علموں کی شہرت کس قسم کی ہے؟ ان میں یہ صفت ہے کہ وہ راست باز اور دلیر اور اُس گورنمنٹ کی خیرخواہ ہیں جس کے سایۂ حمایت میں رہتے ہیں بغیر خوشامد کے وہ خلیق اور مودب ہیں اور اپنی اعلیٰ درجہ کی تعلیم وتربیت کے لحاظ سے زندگی کے عملی کاروبار کے واسطے لائق ہیں آپ کے انسٹیٹیوشن کے شباب کا ہنوز یہ آغاز ہے اور اُسکو ہنوز اُس قسم کی شخصونکی پیدا کرنے کے واسطے وقت نہیں ملا ہے جو وسیع علم یا زندگی کے مختلف پیشوں میں بڑی شہرت رکھتے ہوں پورے وقت کے گذرنے کے بعد اس قسم کے آدمی اُن شخصوں میں سے جو اس کالج سے چلے گئے ہیں یا اُن میں سے پیدا ہوں گے جو اب اُس میں تعلیم پاتے ہیں یا آیندہ داخل ہوں گے۔

فصل دوم۔ انجمنیں اور کلب

(الف)۔ سڈنس یونین کلب

اور

اُس کی شاخیں

یہ کلب مسٹر سڈنس سابق پرنسپل مدرسۃ العلوم کی یادگار میں ۱۸۸۴ء میں قائم ہوا اور حسب ذیل مقاصد قرار پائے۔

(۱) مباحثے و پینی ریڈنگ و دیگر جلسے منعقد کرنا۔

(۲) کلب کے متعلق ایک کتب خانہ اور اخبارات کا انتظام رکھنا۔

اس کے ممبر آٹھ آنہ ماہوار فیس دیتے ہیں لیکن تمام بورڈروں کے لیئے اسکا ممبر ہونا لازمی نہیں۔ کلب کے پریسیڈنٹ کالج کے پرنسپل ہیں اور وائس پریسیڈنٹ و سکرٹری ہرسال اور ٹرشرر یعنی خزانچی ہر دوسرے سال اور سلیکٹ کمیٹی کے ممبر سال میں دو مرتبہ بذریعہ ووٹ ممبروں میں سے منتخب کیئے جاتے ہیں۔

مباحثہ مہینہ میں تین بار انگریزی میں اور ایک بار اُردو میں کسی مفید مضمون پر جو ملکی یا مذہبی

معاملات سے متعلق ہو ہر شنبہ کی رات کو پرنسپل صاحب کی موجودگی میں باقاعدہ مباحثہ ہوتا ہے محرک اول کھڑا ہو کر اپنا مضمون بدلایل پیش کرتا ہے اس کے بعد اپوزیشن یعنی مخالف اُس کی تردید کرتا ہے۔ پھر دو طرفہ ازادنہ بحث ہونے کے بعد محرک سب کا جواب دیتا ہے اور کثرت راے پر مضمون کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ اس سے طلبا کی قوت بیانیہ میں ترقی۔ مجمع میں بیان کرنیکا ملکہ اور زبان انگریزی میں اظہار مطلب کرنے کی قوت ہو جاتی ہے۔ علمی لیاقت بڑھتی ہے اور طبیعتوں میں جولانی۔ ذہانت اور حاضر جوابی پیدا ہوتی ہے۔ سال تمام پر مسٹر ہیرلڈ کاکس سابق پروفیسر مدرستہ العلوم کی طرف سے سب سے عمدہ مقرر (اسپیکر) کو انعام ملتا ہے اور ایک بڑے تختہ پر جو اس کلب میں آویزاں ہے اسکا نام لکھا جاتا ہے۔

اخبارات وکتب خانہ کلب کی میز پر ہندوستان کے بڑے بڑے انگریزی و اُردو اخبارات ہر وقت موجود رہتے ہیں اور چند ماہواری رسالجات انگلستان سے آتے ہیں۔ ایک جداگانہ کمرہ میں ہر چہار طرف بلند الماریوں میں انگریزی کتابیں رکھی ہیں جن کو فرصت کیوقت کلب کے ممبر اپنے کمروں پر لیجا کر پڑھ سکتے ہیں۔ ان میں بہت سی کتابیں اسلامی تاریخ کی ہیں اس کے علاوہ اور مفید مضامین مثلاً ادب و تاریخ و علم طبیعات و تاریخی فسانہ کی کتابیں ہیں جو طلبا کے زائد اوقات میں علمی لیاقت بڑھانے کے علاوہ اُن کے لیئے باعث تفریح ہوتی ہیں۔

پینی ریڈنگ وجلسے ہر دو تین مہینہ میں پینی ریڈنگ کے جلسہ ہوتے رہتے ہیں جن میں چیدہ

کتابوں میں سے نظم اور نثر کے چند منتخب قطعات پڑہے جاتے ہیں۔ ہر سال ماہ اکتوبر میں کلب کی سالگرہ کا جلسہ بڑے تکلف سے ہوتا ہے۔ اس میں علاوہ روشنی کے تمام مکان پھولوں وغیرہ سے آراستہ کیا جاتا ہے۔ اور اس جلسہ سے ایک دن پہلے ایوننگ پارٹی (شام کے وقت دعوت) دیجاتی ہے۔ ان تمام جلسوں میں یورپین حکام ضلع معہ اپنی لیڈیز کے شریک ہوتے ہیں۔ اس کے پرجوش ممبر اپنی عملی کوششوں کو صرف کلب تک محدود نہیں رکھتے بلکہ جب محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس علی گڈہ میں ہوتا ہے تو یہ لوگ ریل پر مہمانوں کا استقبال کرتے ہیں اور اُن کے قیام اور ہر قسم کی آسایش کا اہتمام کرتے ہیں

علاوہ ازیں یونین ہال تمام کالج کی انجمنوں کا کمیٹی گھر ہے۔ اُن سب کی کمیٹیاں اس ہی میں منعقد ہوتی ہیں۔ اور کرکٹ و فٹ بال کلب کے ممتاز نام اور فوٹو اسی کی دیوار و نیز آویزاں ہیں۔ ایک مکلف کمرہ ڈرائنگ روم کے نام سے فرش فروش اور میز و کرسی کوچ وغیرہ سے آراستہ ہے۔ اُس میں تفریحاً ممبر اُٹھتے بیٹھتے اور باتیں کرتے ہیں غرضکہ یونین کلب بھی کالج میں ایک قابل دید جگہہ ہے آج کل قریب پانچسو روپیہ کے اس کلب کا سرمایہ ہے اور اس میں ۶۸۴ کتابیں ہیں اور ۸۰ ممبر ہیں۔

افسران کلب

سال	وائس پریسیڈنٹ	سکرٹری	ٹریژرر
سنہ ۱۸۸۴ع	خواجہ سجاد حسین	سید محمد علی	۰
سنہ ۱۸۸۵ع	خواجہ سجاد حسین	مولوی عزیز مرزا	۰

سال	وائس پریسیڈنٹ	سکرٹری	ٹریژرر
سنہ ۱۸۸۶ء	خواجہ سجاد حسین	مولوی عزیز مرزا	.
سنہ ۱۸۸۷ء	مولوی بدر الحسن	میر ولایت حسین	.
سنہ ۱۸۸۸ء	میرزا قسیم بیگ	شیخ مسعود علی	.
سنہ ۱۸۸۹ء	محمد حبیب اللہ خان	سید طفیل احمد	.
سنہ ۱۸۹۰ء	مولوی مظہر الحق	محمد داؤد	.
سنہ ۱۸۹۱ء	شیخ احمد حسین	محمد علاء الحسن	.
سنہ ۱۸۹۲	سید زین الدین	شوکت علی	.
سنہ ۱۸۹۳ء	سید احمد علی	ظفر علی	.
سنہ ۱۸۹۴ء	قمر علی	شکور بخش قادری	سید احمد علی
سنہ ۱۸۹۵ء	خواجہ محمود حسین	محسن حسین	.

کیمبرج اسپیکنگ پرائز ہولڈرز

انعام یافتہ مقرروں کے نام

سنہ ۱۸۸۸ء	آفتاب احمد خاں	سنہ ۱۸۹۲ء	غلام ثقلین
سنہ ۱۸۸۹ء	مصطفٰے خاں	سنہ ۱۸۹۳ء	نذیر احمد
سنہ ۱۸۹۰ء	سرفراز حسین	سنہ ۱۸۹۴ء	شوکت علی
سنہ ۱۸۹۱ء	قطب الدین	سنہ ۱۸۹۵ء	ممتاز حسین

(۱) لجنۃ الادب

یہ انجمن زبان عربی میں مہارت پیدا کرنے کی غرض سے سٹڈنس یونین کلب کے متعلق دو سال سے قائم ہے۔ تمام ممبر دو ہفتہ میں ایک مرتبہ جمع ہو کر کسی مفید مضمون پر عربی میں آزادانہ بحث کرتے ہیں اور حتی الامکان آپس میں اکثر عربی بولتے ہیں یونین کلب کے کتب خانے میں ایک میز پر بڑے بڑے عربی اخبارات و رسالجات جو مصر و شام و روم سے آتے ہیں موجود رہتے ہیں اور اُنکو بوقت فرصت ممبر پڑھتے ہیں۔ عمدہ عمدہ عربی مضامین کا اردو میں ترجمہ کرکے اخبارات میں شایع کرتے ہیں اور اسطرح مروجہ زبان عربی سے جو تمام ممالک اسلامی میں آج کل بولی جاتی ہے اور پرانی عربی سے بوجہ نئے محاورات اور نئے الفاظ داخل ہو جانے کے بہت مختلف ہے پوری واقفیت حاصل کرتے ہیں۔ شمس العلما مولانا شبلی صاحب نعمانی نے جو اس کے پہلے سکرٹری تھے اور اب صدر انجمن ہیں۔ ایک فرہنگ جس میں نئے عربی الفاظ کے مساوی مناسب عربی الفاظ مندرج ہیں اور جو انہوں نے خود طیار کی ہے لجنۃ الادب کے نذر کردی۔ اب اس کے سکرٹری مولوی بہادر علی صاحب ہیں

آج کل اس میں حسب ذیل اخبارات آتے ہیں۔

ثمرات الفنون }
طرابلس } یہ دونوں عربی کے ہفتہ وار اخبار شام میں مسلمان اڈیٹروں کے اہتمام سے چھپتے ہیں۔

(۳) **الہلال**۔ یہ ایک علم ادب اور علم طبعیات کا رسالہ ہے اور اسکا اڈیٹر جرجی زیدن مصر کا ایک مشہور و معروف مصنف ہے۔

(۴) **ترجمان حقیقت**۔ یہ ایک ترکی اخبار ہے جو آنریبل حاجی اسمعیل خانصاحب نے انجمن کی نذر کیا ہے۔

(۲) محمدن اینگلو اورینٹل کالج میگزین

یہ ماہواری رسالہ قریباً چار سال سے بزبان انگریزی و اردو مدرستہ العلوم سے علی گڈہ انسٹیٹیوٹ کا ضمیمہ بنکر نکلتا تہا مگر اب سال گذشتہ سے اسنے ایک مستقل رسالہ کی صورت اختیار کی ہے اور سٹوڈنس یونین کلب کے اہتمام سے ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو شایع ہوتا ہے اس میں اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں مدرستہ العلوم کے موجودہ حالات۔ عام جلسوں کی کیفیت۔ کالج کی مختلف انجمنوں کی کارروائی۔ کرکٹ و فٹ بال کی فتحمندی۔ قواعد سواری میں طلبا کی ترقی اور پرانے طلبا کے تقرر۔ ترقی اور تبدیلی وغیرہ کا مفصل بیان ہوتا ہے اسکا بڑا مقصد یہ ہے کہ عام مسلمان کالج کی موجودہ حالت کا صیحح اندازہ کرسکیں اور پرانے طلبا جو علی گڈہ سے دور ہیں نئے طلبا سے تعلقات اور اپنے عزیز کالج کے ساتہ ہمدردی اور دلچسپی قائم رکہیں۔ اس کے علاوہ ہندوستان کے مسلمانوں کے مذاق کے موافق عمدہ عمدہ مضامین چہپتے ہیں۔ مسلمانوں کے علوم و فنون۔ تاریخ اور لٹریچر کے متعلق مفید اور پرزور مضامین۔ محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کی نئی خبریں۔ مسلمانوں کی تعلیمی مردم شماری کے نتیجے۔

محمڈن ڈفینس ایسوسی ایشن کی کارگذاریاں۔ عموماً اسلامی مدرسوں اور خصوصاً اُن اسکولوں کے حالات جو مدرسۃ العلوم سے متعلق ہیں بالتفصیل درج ہوتے ہیں۔ غرضکہ اس رسالہ کے ذریعہ سے تمام مسلمانوں کو تعلیمی اور تمدنی ترقی کرنے کی ترغیب دینے اور نوجوان مسلمانوں کے دلوں میں قومی ہمدردی۔ قومی ترقی اور گورنمنٹ کے ساتھہ وفاداری کے خیالات پیدا کرنے کی کوشش کیجاتی ہے اور یقین ہے کہ آیندہ کے لیئے اس کی جلدیں مدرسۃ العلوم اور شمالی ہند کی مسلمانوں کی مسلسل ترقی کی ایک عمدہ تاریخ ہوں گی۔ اس کی مالی حالت ابھی قابل اطمینان نہیں مگر ان چند ماہ میں خریداروں کی تعداد میں بیشی ہونے سے کہا جا سکتا ہے کہ اپنی خود صورت میں یہ زیادہ مقبول اور عام پسند ہوتا جاتا ہے اور خصوصاً زبان اُردو میں اعلی درجہ کے علمی اور تاریخی مضامین کے شایع ہونے کی وجہ سے ہم بھروسہ کے ساتھہ اُمید کرتے ہیں کہ اس میں اب بہت ترقی ہوگی اور عنقریب یہ اپنا خرچ خود برداشت کر سکیگا۔ سالانہ چندہ صرف تین روپیہ ہے۔

(۳) انٹرنس کلاس ڈبیٹنگ کلب

یہ کلب انٹرنس کلاس کے طلبا نے زبان انگریزی میں مہارت پیدا کرنے کی غرض سے ۱۸۹۵ء میں قائم کیا۔ اسکول کے طلبا میں سے جو اس کے ممبر ہیں آپس میں ہر وقت انگریزی بولتے ہیں اور جب کبھی ان میں سے بھولکر کوئی اُردو بولجاتا ہے تو اُسپر جرمانہ ہوتا ہے۔ اسکول کے ایک کمرہ میں اُن کے اخبارات رکھے رہتے ہیں اور وہیں ایک چھوٹی سی لائبریری (

(کتب خانہ) بھی ہے جس میں ۲۵۲ کتابیں ہیں۔ ہفتہ وار انگریزی میں کسی مقرر مضمون پر میر ولایت حسین صاحب سکنڈ ماسٹر کے سامنے جو اس کے پریسیڈنٹ ہیں مباحثہ ہوتا ہے جب جرمانے کی ایک معقول رقم جمع ہو جاتی ہے تو اُس سے کلب کے ممبر دعوت کا جلسہ کرتے ہیں اور اُس میں پرنسپل صاحب اور ہیڈ ماسٹر صاحب کو مدعو کرتے ہیں اب یہ کلب سٹڈنس یونین کلب سے متعلق ہو گیا ہے۔"

(ب) اخوان الصفا

یہ انجمن ۱۸۸۹ء میں قائم ہوئی۔ اس کے سب سے بڑے مقاصد زندگی میں پاکیزگی حاصل کرنا۔ علمی لیاقت بڑھانا اور آپس میں برادرانہ تعلق رکھنا ہیں۔ ہر دو ہفتہ میں کوئی عمدہ مضمون انگریزی یا اُردو میں تمام ممبروں کے سامنے پڑھا جاتا ہے۔ اس کے بعد جس کسی کو مضمون کی بابت کچھ کہنا ہوتا ہے وہ بہت سنجیدگی سے اپنے خیالات برادران پر ظاہر کرتا ہے۔ اس انجمن کا نام اُس مشہور انجمن کے نام پر رکھا گیا ہے جو قریب نو سو سال کے گذرے علمی اور اخلاقی اصلاح کی غرض سے بصرہ میں منعقد ہوئی تھی۔ کچھ عرصہ سے یہ لوگ باہمی تعلقات اور برادرانہ برتاؤ قائم کرنے کے لئے آپس میں دعوتیں کرتے ہیں اُس کے سکرتری پروفیسر ارنلڈ ہیں

(۱) مقاصد یہ ہیں۔

(الف) زندگی میں پاکیزگی اور نیکی کو ترقی دینا۔

(ب) اعلیٰ درجہ کی عقلی زندگی کو تقویت دینا

(ج) عمدہ علمی مذاق کا پیدا کرنا۔

(۲) ان مقاصد کے حاصل کرنے کے یہ ذریعہ ہیں۔

(الف) نیکی اور اخلاق کی ایک اعلیٰ معیار قرار دینا۔ قول سے اور فعل سے۔

(ب) مضمونوں کا پڑھنا اور پھر اُنپر بحث کرنا۔

(ج) ہر زبان اور خصوصاً اُردو کی نئی کتابوں کے پڑھنے کے لیئے سفارش کرنا اور اُن کے حسن و قبح پر بحث کرنا۔

(۳) ہر ممبر سے امید کیجاتی ہے کہ وہ ممبران اخوان الصفا کے ساتھہ ایک خاص قسم کا خلوص واتحاد رکھے جو اُن تعلقات کے علاوہ ہو جو اُن میں اور کسی وجہ سے قائم ہوں۔

قواعد انجمن ہذا

(۱) جو شخص اس جماعت میں شامل ہونا چاہے اُسکو ایک مہینہ کے عرصہ میں ایک مضمون پیش کرنا ہوگا۔

(۲) مضمون کے پڑھنے اور بحث کرنے کے لیئے ہر پندرہ دن میں اخوان الصفا کا ایک جلسہ ہوگا۔ اگر ضرورت ہو تو یہ جلسا اور دنوں میں بھی ہوگا۔

(۳) ہر ماہ میں ایک جلسہ سوسائٹی کا ہوگا جس میں ہر ممبر کو بیان کرنا ہوگا کہ اُس نے اُس ماہ میں اُس کتاب یا کتابوں سے جو اُس عرصہ میں پڑھی ہوں اعلیٰ زندگی کی طرف کسقدر ترقی کی ہے لیکن امتحان کا زمانہ یا بیماری کی وجہ یا اس قسم کی اور کافی معذوری کیحالت مستثنیٰ ہوگی

(۴) کوئی باقاعدہ چندہ نہ لیا جائیگا۔

(ج) انجمن الفرض

یہ انجمن جو نومبر سنہ ۱۸۹۰ء میں قائم ہوئی مدرسۃ العلوم کے بورڈروں کی قومی ہمدردی اور قومی جوش کا پہلا نمونہ اور کالج کے بانیوں کی کوششوں کا جو سلف ہلپ (ذاتی امداد) پر مبنی ہیں پہلا نتیجہ ہے۔ اس کے ممبروں نے اس بات کو افسوس کی نظر سے دیکھا کہ کالج کا سرمایہ اُس کی ضرورتوں کے لیئے کافی نہیں اور نہ اُس کی بنیاد اچھی طرح مستحکم ہے۔ اُنہوں نے دیکھا کہ ان کی قوم میں جو لوگ اہل ثروت ہیں وہ اپنی اولاد کو تعلیم نہیں دیتے اور جو مفلس ہیں وہ تعلیم دے نہیں سکتے اس لیئے اول الذکر کے لیئے تفہیم و تلقین اور آخر الذکر کے لیئے ذرائع بہم پہنچانے کی ضرورت ہے۔ ان چند خیالات سے ان لوگوں نے اپنا نام 'خدام' رکھکر مسلسل اور مستقل کارروائی شروع کی ہے خدا کے فضل اور قوم کے ہمدردوں کی فیاضی سے اپنی حیثیت کے موافق نمایاں کامیابی حاصل کی اور چار سال کے عرصہ میں پانچہزار روپیہ کے قریب جمع کرلیا۔ جس میں سے اُونیس سو روپیہ سے زیادہ صرف سال گذشتہ میں جمع کیئے ہیں۔ اس انجمن کے امین **مسٹر ٹی ڈبلیو آرنلڈ** پروفیسر مدرسۃ العلوم ہیں جن کے پاس کُل روپیہ اور کارروائی رہتی ہے۔ ممبر دو قسم کے ہیں اول **سرونٹ** یعنے **خادم** دوسرے **اسوسیئٹ** یعنی **معین**۔ ہر نیا شخص اول **معین** منتخب ہوتا ہے اُس کے بعد مستعدی اور کارگذاری ظاہر کرنے پر **خادم** ہو جاتا ہے۔ ممبری کے لیئے مدرسۃ العلوم کا طالب علم ہونا شرط نہیں بلکہ ہر مسلمان جس کے دل میں قومی محبت اور قومی

چیهن ہو اس کار خیر میں شریک ہو سکتا ہے۔ مقاصد بالتفصیل یہ ہیں۔

(۱) انگریزی تعلیم کی ضرورت کو عام مسلمانوں کے دلنشین کرنا۔

(۲) ہر مسلمان سے مدرسۃ العلوم کے متعلق گفتگو کرنا اور سچائی اور حقیقت حال کی مدد سے اُسکو اس قومی کام کی امداد کی ترغیب دینا۔

(۳) ہر مسلمان سے ان فوائد کو تفصیل کے ساتھہ بیان کرنا جن کی مدرسۃ العلوم سے قوم کو قوی اُمید ہے بشرطیکہ متوجہ ہو۔

(۴) اپنے ذاتی چال وچلن اور بورڈنگ ہوس کے واقعی حال کے بیان سے اُن بے بنیاد الزامات کو دور کرنا جو بدقسمتی سے بعض مقامات میں مدرسۃ العلوم کی طرف سے پھیل گئی ہیں

(۵) قوم کے لیئے مانگنے کو بجائے عار کے عزت خیال کرکے حسب ذیل طریقوں سے روپیہ جمع کرنا۔

(الف) اپنے عزیزوں اور دوستوں اور عام مسلمانوں سے تعلیم کے لیئے چندہ مانگنا اور مطبوعہ پرچوں پر جو امین الفرض سے ملتے ہیں نام اور رقم چندہ درج کرانا۔

(ب) عموماً مسلمانوں میں حتی الامکان اس قاعدہ کو رواج دینا کہ اپنی شادیوں و دیگر تقاریب میں مدرسۃ العلوم کو کم از کم ایک روپیہ دیں

(ج) میلوں نمائشوں اور عام جلسوں کے موقعوں پر چا وغیرہ کی دوکانیں کھولنا اور منافع مدرسہ کو دینا

اس انجمن کے ماتحت چار کمیٹیاں ہیں۔

(۱) کمیٹی اسکالرشپ۔ جو غریب طلبار کی امداد اور کالج کے مستقل سرمایہ کے لئے روپیہ جمع کرتی ہے اس مد میں اب تک کئی ہزار روپیہ جمع ہو چکا ہے جسمیں سے پندرہ سو روپیہ ظہور حسین وارڈ کی تعمیر میں لگا دیا گیا ہے اور کرایہ کی آمدنی اور اصل سرمایہ سے ہر سال غریب طلبار کو وظائف وکتابیں دیجاتی ہیں۔ سال گذشتہ میں اس مد میں ۴۰۰ جمع ہوئے۔ اس کی کل کارروائی اور روپیہ ڈبلیو آرنلڈ صاحب امین کے پاس رہتا ہے۔

(۲) کمیٹی فری بورڈنگ ہوس۔ جو بمقدور اسکول کلاس کے طالب علموں کے رہنے کیلئے مکانات بنانے کو روپیہ جمع کرتی ہے۔ اس کمیٹی نے اب تک تین کمرے پندرہ سو روپیہ کی لاگت سے بنوائے ہیں جن میں سے چھ اسکول کے طالب علم بلا کرایہ رہتے ہیں۔ سال گذشتہ میں اس مد میں ۱۰۰ جمع ہوئے کل کارروائی اور روپیہ ڈبلیو سی ہورسٹ صاحب ہیڈ ماسٹر کے پاس رہتا ہے جو اسکے سکرٹری ہیں۔

(۳) کمیٹی تجارت۔ جو محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس اور نمایش وغیرہ کے موقعوں پر چار کی دوکانیں کھولتی ہے اور ایک مستقل دوکان کالج کے احاطہ میں قائم کی ہے جس میں تمام اشیاء ضروری فروخت ہوتی ہیں۔ سال گذشتہ میں اس دوکان میں ۱۰ منافع ہوا مگر اس رقم کو دوکان ہی میں لگا دیا گیا ہے۔ اور نمایش میں چار کی دوکان سے ۹۰ نفع ہوا۔ اس کے علاوہ کالج کے احاطہ میں مختلف اشیار خوردنی فروخت کرنے والوں سے بطور محصول مبلغ ۳۰ وصول ہوئے۔ اس کے پریسیڈنٹ مسٹر ہورسٹ اور سکرٹری میر ولایت حسین صاحب سکنڈ ماسٹر ہیں۔

(۴) کمیٹی مسجد جو کالج کی مسجد کی تعمیر کے واسطے روپیہ جمع کرتی ہے۔ سال گذشتہ میں اس میں مبلغ [illegible] جمع ہوئے۔ اس کے سکرٹری مسٹر آرنلڈ امین ہیں۔

الفرض کا سالانہ جلسہ سالانہ تعطیل سے پہلے ہوتا ہے جسمیں تمام سال کی کارروائی اور آمد و خرچ کی کیفیت پڑہی جاتی ہے۔ اس کے بعد چند مختصر اسپیچوں کے ذریعہ سے غریب طلبار کے وظائف اور غریب طلبا کے مکانات اور مسجد کی تعمیر کے لیئے تمام حاضرین سے چندہ جمع کرنے کی استدعا کیجاتی ہے اور تمام طلبار سے درخواست کیجاتی ہے کہ سب اپنے اپنے گہروں پر جاکر اپنے بزرگوں اور عزیزوں اور دوستوں سے روپیہ جمع کرکے اپنے عزیز کالج کو دیں اور عموماً اپنے اطوار و اخلاق سے جو اُنہوں نے یہاں سیکھے ہیں اور کالج کے فوائد و فضائل سے مسلمانوں کو آگاہ کرکے انکو اس قومی کالج کی طرف متوجہ کریں۔

خدام الفرض	(۸) شمس الحسن	(۱۶) ممتاز حسین
(۱) ٹی۔ ڈبلیو آرنلڈ اسکوئر۔ امین	(۹) محمد عنایت اللہ	(۱۷) دل احمد
(۲) آفتاب احمد خاں اسکوئر	(۱۰) سید جعفر حسین لکھنوی	(۱۸) نذیر احمد
(۳) بہادر علی	(۱۱) شیخ نظیر علی	(۱۹) محمد خاں
(۴) عبداللہ خاں مرحوم	(۱۲) خوشی محمد خاں	(۲۰) حبیب اللہ خاں
(۵) طفیل احمد	(۱۳) سید آل احمد	(۲۱) زین الدین
(۶) ابونصر مظہر الحق	(۱۴) موسیٰ خاں رئیس دتاولی	(۲۲) رشید الدین
(۷) مصطفیٰ خاں	(۱۵) منیر حسین	(۲۳) عبدالمجید خاں فتحپوری

(۲۴) میر ولایت حسین۔
(۲۵) حافظ عزیز الحسن
(۲۶) فضل حق
(۲۷) منشی سعید احمد
(۲۸) نیاز محمد خاں
(۲۹) عبد المجید خان جالندہری
(۳۰) مولوی الطاف حسین حالی
(۳۱) محمود حسن خاں شاہجہانپوری
(۳۲) شیخ عبد اللہ
(۳۳) ظفر علیخاں
(۳۴) حافظ الٰہی بخش
(۳۵) ارشاد الدین میرٹھی
(۳۶) محمد ہاشم۔

معینان الفرض

(۱) تھیوڈور بک اسکوئر
(۲) تھیوڈور ماریسن اسکوئر
(۳) ڈبلیو سی ہورسٹ اسکوئر
(۴) میر افضل حسین
(۵) منشی ضیاء احمد بدایونی
(۶) عبد المجید۔
(۷) محمود شاہ رامپوری
(۸) سمیع اللہ
(۹) نہال احمد
(۱۰) امین الدین حیدر
(۱۱) مشتاق حسین
(۱۲) محمد ادریس۔
(۱۳) مصباح العثمان
(۱۴) سلام الحق
(۱۵) عبد اللہ شاہ
(۱۶) محمود حسین دہلوی
(۱۷) علی محمد امرتسری
(۱۸) حافظ ولایت اللہ
(۱۹) محمد اسحاق
(۲۰) بشیر مرزا
(۲۱) سجاد حیدر
(۲۲) عبد الغفار
(۲۳) سرفراز خاں
(۲۴) سید محمد۔

فقط۔ - - - -

(د) برادر ہڈ

(الاخوۃ)

یہ انجمن قومی امداد اور باہمی محبت کی بنا پر ۱۸۹۲ء میں طلبا نے قائم کی اور کالج کے لئے سرمایۂ دوامی جمع کرنیکو اپنا اصلی مقصد قرار دیکر خود آپس میں اپنی ذاتی آمدنی میں سے بحساب ایک فیصدی اس مد میں دینے کا اقرار کیا۔ اس کے بعد نئے طلبا اسمیں وقتاً فوقتاً داخل ہوتے گئے اور ہوتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اب خدا کے فضل سے ایسے اقرار کرنے والوں کی ایک معقول تعداد برسرکار ہے اور اس میں سے اکثر رقم موعود ادا کرتے ہیں چنانچہ سال گذشتہ میں بیس طلبا نے نہایت پابندی سے چندہ ادا کیا جسکی تعداد مبلغ ماسے ۴۸ ہے۔

دوسرے مقصد یعنی پرانے طلبا میں باہمی اتحاد قائم رکھنے کے لیئے ہر سال ماہ مارچ کی کسی تاریخ کو اس انجمن کی طرف سے کالج میں سالانہ جلسہ اور دعوت ہوتی ہے جس میں پرانے طلبا مدعو کیئے جاتے ہیں۔ اس کے سکرٹری کالج کے ایک پرفیسر مسٹر تھیوڈور مارلیسن ہیں۔ دیگر حالات و مقاصد حسب ذیل قواعد سے معلوم ہو جائینگے۔

(۱) یہ انجمن محمڈن کالج برادرہڈ کے نام سے موسوم ہوگی۔

(۲) اس کے مقاصد یہ ہیں:۔

(الف) باہمی چندہ سے ایک سرمایہ جمع کرنا جس سے مدرسۃ العلوم کی مالی حالت مستحکم رہے۔

(ب) پرانے طلبا میں باہمی اتحاد قائم کرنا اور کالج سے اُنکی محبت قائم رکھنا۔

(۳) اس کی شرکت کا استحقاق حسب ذیل اشخاص کو ہوگا

(الف) موجودہ طلبار مدرستہ العلوم

(ب) مدرستہ العلوم کے اسکول یا کالج کے پُرانے طلبار۔

(ج) مدرستہ العلوم کے اسکول یا کالج کے اُستاد۔

(۴) (الف) ایسے ممبروں کو جن کی طالب علمی کا زمانہ گذر گیا ہے اور پچیس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی رکھتے ہیں بحساب ایک فیصدی چندہ دینا ہوگا۔

(ب) اس سے زیادہ دینا ممبروں کی خوشی پر منحصر ہے۔

(ج) جن ممبروں کی آمدنی پچیس روپیہ ماہوار سے کم ہے اُنکا اپنی آمدنی میں سے ایک فیصدی دینا اُنکی مرضی پر منحصر ہے۔

(۵) جن ممبروں کی ذاتی آمدنی کچھ نہیں اُنکے چندہ کا حساب ملازمت کی تاریخ سے شروع ہوگا جبکہ ان کی آمدنی پچیس روپیہ ماہوار سے زیادہ ہو۔ لیکن جو لوگ پہلے سے نوکر ہیں اُنکے چندے کا حساب ممبر ہونے کے بعد شروع سہ ماہی سے ہوگا۔

(۶) جو صاحب لااخوۃ کے ممبر نہوں وہ کوئی عطیہ یا سالانہ چندہ دے سکتے ہیں۔ اُنکا نام اور قسم عطیہ کالج میگزین میں بمد بینی فیکٹر یعنے مربی شایع ہوگا۔

(۷) (الف) چندہ سہ ماہی ادا کرنا ہوگا۔ یعنی شروع ماہ جولائی۔ اکتوبر۔ جنوری۔ اپریل میں۔

(ب) ممبر اگر چاہیں تو اپنا چندہ پیشگی بھیج سکتے ہیں۔

(ج) ممبر اپنا چندہ سہ ماہی سے کم میں بھیج سکتے ہیں۔

(۸) (الف) صرف سکرٹری اس انجمن کا افسر ہوگا۔

(ب) سکرٹری کے لئے مدرستہ العلوم کا پروفیسر ہونے کی شرط ہے۔

(۹) سکرٹری کو حسب ذیل کام کرنے ہوں گے

(الف) روپیہ وصول کرنا اور اوسکی رسید دینا اور حساب کہنا۔

(ب) اپنے نام سے اپنی مرضی کے موافق الاخوۃ کی طرف سے کہیں روپیہ جمع کرنا۔

(۱۰) سکرٹری کو اختیار ہوگا کہ جس ممبر سے چاہے وقتاً فوقتاً اپنے کام میں مدد لے۔

(۱۱) اگر کوئی ممبر اس انجمن سے علیحدہ ہونا چاہے تو سکرٹری کے پاس ایک تحریری درخواست بھیجنے پر علیحدہ ہو سکتا ہے اس سے یہ سمجھا جائیگا کہ انہیں اب ممبری کی استطاعت نہیں

(۱۲) ہر سال الاخوۃ کا ایک عام جلسہ مدرستہ العلوم میں کسی عام تعطیل کے زمانے میں ہوگا جسمیں پرانے طلبا جسقدر ممکن ہوگا جمع ہوں گے۔ اس جلسہ کی اطلاع سکرٹری دیگا۔

(۱۳) اگر ان قواعد میں تغیر و تبدیل کی کوئی تجویز پیش ہوگی تو سکرٹری اس کی اطلاع سالانہ جلسہ کی تاریخ کے ساتھ کر دیگا۔

(۱۴) ان قواعد میں کسی قسم کی تبدیلی کے لیئے دو ثلث ممبروں کی موافقت درکار ہوگی۔

(۵) کھیل اور ورزشیں

(۱) کرکٹ

مدرستہ العلوم میں جس قدر کھیل اور ورزشیں جسمانی قوت کے ترقی دینے کے لیئے سکھائی جاتی ہیں اُن سب میں زیادہ پُرانا۔ قابل توجہ اور قابل قدر کرکٹ ہے۔ اسمیں ہمارے کالج کے طلبا نے بہت عرصہ سے ناموری حاصل کی ہے اور شمالی ہند اور پنجاب کے تمام کالجوں پر سبقت لیگئے ہیں۔ انگریزی سول اور فوجی افسروں سے بڑے بڑے مقابلے ہوتے ہیں اسکی وجہ سے یورپین حکام کی نظروں میں اس کالج کی ایک خاص وقعت ہی اور اسکے ذریعہ سے یہاں کی طلبا کو یورپین سوسائٹی میں ملنے اور اُن سے میل جول اور اتحاد پیدا کرنے کا عمدہ موقعہ ملتا ہی موسم سرما میں منتخب پلییر (کھیلنے والے) مختلف شہروں میں دورہ کرکے نامی لوگوں کیساتھ کھیلتے ہیں اور طلبا میں سے عمدہ کھیلنے والوں کو طلائی اور نقرئی تمغے اور کرکٹ کے بلّے انعام میں ملتے ہیں۔ سالگذشتہ میں ۲۳ ٹیمیز (جماعتوں) سے مقابلہ ہوا جنمیں سے چھہ ہندوستانی اور سترہ یورپین تھیں۔ مگر بجز تین کے سب سے جیتتے رہے اور ان تین میں سی بھی دو کی برابر رہے اور صرف ایک سے ہار گئے۔ سب سے بڑا مقابلہ۔ آگرہ۔ لکھنو اور دہلی کے یورپین حکام کے ساتھ رہا۔ کرکٹ کلب کا انتظام طلبا کے ہاتھ میں ہے۔ انہیں میں سے کپتان۔ اسسٹنٹ کپتان اور سکرٹری منتخب ہوتے ہیں اور میر ولایت حسین صاحب ٹریژرر (خزانچی) اور پرنسپل صاحب اس کے پریسیڈنٹ ہیں۔ سال گذشتہ میں اس مد میں معقول بچت رہی جس سے

پانسو روپیہ کا ایک بورڈنگ ہوس کا ڈبنچر خریدنے کا ارادہ ہے۔ ہر سال تمام ایلیوں کے نام اور فوٹو یونین ہال میں آویزاں ہوتے ہیں مگر اختصار کی وجہ سے یہاں صرف کپتانوں کی نام درج کیے جاتے ہیں۔

کرکٹ کے کپتانوں کے نام

سنہ ۷۹-۸۰ء	محمد رفیق	سنہ ۸۵-۸۶ء	احمد حسین خاں مرحوم	سنہ ۹۰-۹۱ء	محمد صدیق
سنہ ۸۰-۸۱ء	یعقوب شاہ خان	سنہ ۸۶-۸۷ء	محمد امین	سنہ ۹۱-۹۲ء	عبداللہ خاں مرحوم
سنہ ۸۱-۸۲ء	سجاد حسین	سنہ ۸۷-۸۸ء	محمد امین	سنہ ۹۲-۹۳ء	شوکت علی
سنہ ۸۲-۸۳ء	احمد حسین خاں مرحوم	سنہ ۸۸-۸۹ء	محمد امین	سنہ ۹۳-۹۴ء	شوکت علی
سنہ ۸۳-۸۴ء	احمد حسین خاں مرحوم	سنہ ۸۹-۹۰ء	محمد صدیق	سنہ ۹۴-۹۵ء	عبداللہ خاں
سنہ ۸۴-۸۵ء	احمد حسین خاں مرحوم				

کرکٹ مڈل ہولڈرز

(جو یاد ہیں)

۱	میرزا نظیر بیگ - گولڈ میڈل	۶	محمد محمود سلور میڈل	۱۱	محمد عبداللہ - سلور - گولڈ بارڈر
۲	احمد حسین خاں مرحوم سلور میڈل	۷	محمد فصیح 〃	۱۲	عبدالغنی - سلور - گولڈ بارڈر
۳	محمد امین 〃	۸	خلیل الرحمن 〃	۱۳	عظمت اللہ سلور
۴	سید محمود علی مرحوم 〃	۹	شوکت علی گولڈ و سلور		
۵	محمد صدیق 〃	۱۰	محمد حامد سلور میڈل		

(۲) فٹ بال

فٹ بال اگرچہ کالج میں صرف چند سال سے کھیلی جاتی ہے تاہم اس میں بھی بہت کچھ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس کی تمام ترقی تھیوڈور ماریسن صاحب کی ذاتی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ ہر سال مختلف رجمنٹوں اور کالجوں سے مقابلے ہوتے ہیں اور اس کے پلیئر (کھیلنے والے) بھی مثل کرکٹ والوں کے موسم سرما میں باہر کھیلنے جاتے ہیں۔ سال گذشتہ میں گیارہ انگریزی فوجوں سے مقابلہ ہوا جن میں سے چار سے جیت گیے چار کے برابر رہے اور تین سے ہار گیے۔ ان کے علاوہ الہ آباد ٹورنمنٹ میں بریلی کالج سے کھیلے اور انکو ہرا دیا اگرچہ یہ نتیجہ برا نہیں مگر سال گذشتہ سے بہت گھٹا ہوا ہے۔ اس میں بھی مثل کرکٹ کے کپتان سکرٹری وغیرہ ہیں اور ان کے نام بھی یونین ہال میں ایک شیلڈ پر کندہ ہوتے ہیں اس کی مالی حالت قابل اطمینان ہے۔

فٹ بال کے کپتانوں کے نام

سنہ ۸۹-۹۰ء	آفتاب احمد خاں	سنہ ۹۲-۹۳ء	سید زین الدین
سنہ ۹۰-۹۱ء	کمال الدین	سنہ ۹۳-۹۴ء	سید زین الدین
سنہ ۹۱-۹۲ء	کمال الدین	سنہ ۹۴-۹۵ء	قطب الدین احمد

(۳) قواعد

چند سال سے تمام بورڈرونکو انگریزی طریقہ پر ہر قسم کے مروجہ قواعد سکھائے جاتے ہے جس کی تعلیم کے لیئے ایک فوجی شخص کمانڈران چیف صاحب بہادر ہند کے حکم سے مقرر ہے۔ تمام قواعد کرنے والوں کے بہت سی اسکواڈ (جماعتیں) ہیں اور ہر اسکواڈ پر ایک لفٹنٹ ہے جو اپنی اسکواڈ کی قواعد لیتا ہے اور سب لفٹنٹوں پر ایک کپتان ہے۔ آج کل یہ کپتان سرفراز خاں اسکول کے ایک طالب علم ہیں۔ اتوار کے روز اکثر سب کی ایک ساتھ پریڈ ہوتی ہے۔ پوری قواعد سیکھنے کے بعد کالج کی طرف سے ایک سارٹیفکٹ ملتا ہے۔ جب محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس علی گڈہ ہوتا ہے تو یہی لوگ تمام رات فوجی طریقہ پر پہرہ دیتے ہیں اور بلا مبالغہ مہمانوں کے خیموں کی اسقدر حفاظت کرتے ہیں کہ ایک اجنبی شخص کو کالج کے احاطہ میں چار قدم چلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ گذشتہ کانفرس کے اجلاس کے بعد پریسیڈنٹ صاحب کے سامنے تمام رسالہ اور پیدل کا مارچ پاس ہوا۔ اُسوقت فی الحقیقت اُن طلبار کا جو اپنے وقت کا بڑا حصہ دماغی محنت میں صرف کرتے ہیں سپاہیانہ وردوں میں سپاہیانہ قواعد و دلیرانہ ورزشیں کرتے ہوئے نظر آنا کچھ کم حیرت انگیز سماں نہ تھا۔

(۴) رائیڈنگ اسکول

(گھوڑے کی سواری ــــ نیزہ بازی ــــ رسالہ کی قواعد)

گھوڑے کی سواری کی تعلیم اگرچہ صرف سال گذشتہ سے شروع ہوئی ہے تاہم اس نمایاں ترقی کی وجہ سے جو اسقدر قلیل عرصہ میں ظاہر ہوئی اسکا کچھہ مختصر حال بیان کرنا ضروری ہے۔ اس کی تعلیم میں ننگی بیٹھہ پر سوار ہونا۔ رسالہ کی کاٹھی پر سوار ہونا۔ فوجی طریقہ کے موافق درست بیٹھنا۔ گھوڑا کودانا۔ میخ اکھاڑنا۔ تلوار و برچھی وغیرہ کی ورزشیں داخل ہیں۔ مختصر یہ کہ بنگال کیولری میں نئے سپاہیوں کو جو مشقیں کرائی جاتی ہیں وہ سب یہاں سکھائی جاتی ہیں۔ اور سکھائی جائینگی اور تعلیم کا زمانہ جو دس ماہ کے قریب ہے۔ ختم ہونے کے بعد ایک سارٹیفکیٹ دیا جاتا ہے۔ آج کل اس سال میں چار اسکواڈ ہیں جن میں قریباً پچاس طالب علم شامل ہیں ان سب پر ایک طالب علم (عباس علی) کپتان ہیں اور بنگال کیولری کے ایک پنشن یافتہ کمیشن افسر اس اسکول کے ماسٹر ہیں۔ گھوڑے اور تمام سامان کالج کی طرف سے مہیا ہوتا ہے۔ سواری کی فیس پانچ روپیہ ماہوار ہے اور جن طلباء کے نجی گھوڑے ہیں اور رائڈنگ میں کام دیتے ہیں انکو فیس معاف ہے۔ چونکہ یہ اسکول عنقریب جاری ہوا ہے اس لیئے گھوڑوں اور ضروری سامان کے خریدنے اور اصطبل وغیرہ کی تعمیر میں ہزار روپیہ سے زیادہ صرف ہوگیا۔ جسکے باعث آمدنی سے خرچ بہت زیادہ بڑھ گیا مگر یقین ہے کہ رفتہ رفتہ جب اسمیں زیادہ طلباء شریک ہوجائینگے تو یہ قابل قدر اسکول بہت کامیابی کے ساتھہ چلیگا اور کالج کے لیئے بڑی عزت کی چیز ہوگا۔ ضلع کی سالانہ گھوڑ دوڑوں میں مدرسۃ العلوم کے طلباء بھی گھوڑے دوڑاتے ہیں اور چونکہ اسکا تعلق اسی اسکول سے ہے اس لیئے انعام پانیوالوں کے نام یہاں درج کیئے جاتے ہیں۔

رائیڈنگ پرائز

۱۸۹۰ء	یاقوت خان	پرائیویٹ پرائز
۱۸۹۰ء	عبدالطاہر	فرسٹ پرائز
۱۸۹۱ء	عماد اللہ خاں	سکنڈ پرائز
۱۸۹۱ء	شاہ محمد خاں	فرسٹ پرائز
۱۸۹۱ء	قطب الدین احمد	سکنڈ پرائز
۱۸۹۲ء	قطب الدین احمد	فرسٹ پرائز
۱۸۹۲ء	ممتاز حسین چودھری	سکنڈ پرائز
۱۸۹۳ء	محمد علی مرزا	فرسٹ پرائز
۱۸۹۳ء	محمد حسین خاں	سکنڈ پرائز
۱۸۹۴ء	غلام محی الدین	فرسٹ پرائز
۱۸۹۴ء	قطب الدین احمد	سکنڈ پرائز

(۵) جمناسٹک ٹینس بنوٹ وغیرہ

مذکورۂ بالا کھیلوں کے علاوہ اور مختلف قسم کی ورزشوں کا باقاعدہ انتظام ہے۔ ان سب کھیلوں کی غرض یہ ہے کہ طلبا کو جو عموماً دماغی محنت کی وجہ سے ضعیف اور ناتوان ہوتے ہیں اپنی صحت عمدہ رکھنے اور اپنے جسموں میں چستی چالاکی اور مضبوطی پیدا کرنیکا موقع ملے کچھ عرصہ سے مسٹر مارین نے جمناسٹک کی طرف خاص توجہ کی ہے اور ڈمبل (لوہے کے انگریزی مگدر) کی مفید ورزش کی تعلیم ایک خاص طریقہ پر جو سینڈو کا ایجاد کیا ہوا ہے صاحب موصوف نے خود اپنے اہتمام سے دینی شروع کی ہے جس نے فی الحقیقت اُس کے سیکھنے والوں کے جسموں کو بمقابلہ سابق کے تھوڑے دنوں میں فربہ کر دیا جسم کی حفاظت کے

کے لیئے بنوٹ سکہایا جاتا ہے اور پیرنا سکہانے کے لیئے عنقریب ایک حوض بنی کی تجویز ہے جس کی لاگت کا تخمینہ پانچ ہزار روپیہ ہوا ہے۔ ان تمام ورزشوں کے علاوہ جو ہمیشہ ہوتی رہتی ہیں موسم سرما میں کچھہ عرصہ تک بہاگنے دوڑنے۔ کودنے وغیرہ کی مشق کرانے کے بعد دوروز تک سب کو امتحاناً بہگایا۔ کودایا جاتا ہے۔ اور جو طلبا ان میں بڑہے رہتے ہیں انکو انعامات دیئے جاتے ہیں۔ کالج میں یہ موقع بہی بڑی رونق کا ہوتا ہے۔ کرکٹ کی میدان میں خیمے نصب ہو جاتے ہیں اور یورپین حکام ضلع اس جلسہ میں شریک ہوتے ہیں۔ سال گذشتہ میں جب الہ آباد یونیورسٹی کے تمام کالجوں کے طلبا کا امتحان ان کہیلوں میں بمقام الہ آباد ہوا تو یہاں کے طلبا کو نوؔ اول انعاموں میں سے چہ انعام ملے یعنی دو ثلث اس کالج کو اور ایک ثلث باقی تمام کالجوں کو اور نوؔ دوسرے درجہ کے انعاموں میں سے تین ملے یعنی ایک ثلث اس کالج کو اور دو ثلث باقی تمام کالجوں کو۔ گویا دونوں کے مجموعہ میں سے نصف اس کالج نے حاصل کیئے اور نصف دیگر تمام کالجوں نے ملکر پائے۔

باب چہارم

مدرسۃ العلوم کی عمارات

مدرسۃ العلوم کی نسبت جو کچھ اب تک بیان کیا گیا اس سے ظاہر ہے کہ بلحاظ تعلیم و تربیت اور عام انتظام کے اُس کی موجودہ حالت فی الجملہ قابل اطمینان ہے مگر مستقل سرمایہ اور عمارات کے لحاظ سے جنکو فی الحقیقت کالج کی بنیاد تصور کرنا بجا ہے افسوس کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ ابھی بہت کم ہوا اور بہت کچھ باقی ہے۔ بورڈروں کی تعداد بفضلہ تعالے یوماً فیوماً ترقی کرتی جاتی ہے مگر قلت مکانات کی وجہ سے اکثر اوقات سنئے طلبا کو داخل کرنیسے مجبوراً انکار کیا جاتا ہے۔ کالج کلاسوں کی تعلیم کے لیئے مکانات نہیں بنے۔ مسجد کا بھی یہی حال ہے۔ غرض جس چیز کو دیکھو نا تمام پڑی ہے تاہم اس خیال سے کہ ناظرین کو کالج کی ہر شئے کا ایک صحیح اندازہ ہو سکے کچھ مختصر طور پر عمارت کا حال بھی درج کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے

کالج کا وقوع اور اُس میں داخل ہونا مدرسۃ العلوم علی گڈھ ریلوے اسٹیشن اور شہر سے ایک میل کے فاصلہ پر جانب شمال واقع ہے۔ اُس کی سیر کے لیئے چند احباب ہمارے ساتھ شہر سے آرہے ہیں کہ اول پتھر کی خوشنما جالیوں کا احاطہ جو اب تک اس جانب کے سوا بہت کم بنا ہے ہمیں دور سے نظر آتا ہے اور احاطہ کے اندر کے درختوں کی سیاہی آمیز سبزی جو قریب ہونے کے ساتھ گہری سبزی سے متغیر ہوتی جاتی ہے چند بلند اور عالیشان عمارات کی سرخی کے مقابلہ میں آنکھوں کو بہت بھلی معلوم ہوتی ہے۔ عدالت کلکٹری کے قریب پہونچکر

ہمکو مدرسہ کا ایک پہاٹک ملا جہاں ہمارے مہمان اس دروازہ کے کتبوں اور ادہر اُدہر کی جالیوں کے نام پڑہنے کے اشتیاق میں گاڑی سے اتر پڑے۔ دروازہ پر **میر ظہور حسین صاحب** مرحوم رئیس مراد آباد کا نام جن کے عطیہ سے اسکی تعمیر ہوئی دونوں طرف سنگ مرمر پر اُردو و انگریزی میں کندہ ہے اور جالیوں کی تعمیر میں شریک ہونے والے بزرگوں کے نام تمام احاطہ پر برابر برابر خوشخط حرفوں میں لکھے ہیں۔ اسی قسم کا ایک اور دروازہ اس جانب کے دوسرے گوشہ میں **نواب سر فیض علیخاں بہادر** مرحوم رئیس پہاسو ضلع علی گڈہ کے عطیہ سے تعمیر ہوا ہے جسکو ہم واپسی کے وقت دیکھیں گے مگر یہاں اسقدر بتا نا ضرور ہے کہ یہ سڑک جسپر اب ہم کہڑے ہیں چلکر کہا کر بورڈنگ ہوس کے صدر دروازے کے سامنے سے گذرتی ہے اور **فیض گیٹ** پر ختم ہوجاتی ہے اور اس میدان کو جو اس سڑک اور احاطہ کی جنوبی دیوار کے درمیان واقع ہے کالج کے باقی ماندہ حصہ سے جدا کر دیتی ہے۔ یہ میدان جسمیں اب ایک خوشنما اور وسیع باغ ہے سڑک پر چلتے وقت ہمیں داہنی جانب ملتا ہے۔ باغ میں اعلی قسم کے آنبہ و سنترہ وغیرہ کے درخت لگے ہیں اور بیچ میں ایک پختہ کنواں **محمد عنایت اللہ خاں صاحب** رئیس بہیکن پور کا تعمیر کرایا ہوا ہے۔ سڑک کے بائیں جانب طلبا کے کرکٹ اور فٹ بال کہیلنے اور گہوڑے کی سواری سیکہنے کے لئے ایک وسیع میدان پڑا ہے۔ تہوڑی دور آگے بڑہ کر بورڈنگ ہوس کا صدر دروازہ نظر آتا ہے جو بذات خود ایک بلند عمارت ہے اور دوسری منزل طیار ہونے کے بعد انشاء اللہ اور زیادہ شاندار ہوجائیگا اس پر مدرستہ العلوم کی مہر جس میں عرب کی کہجور اور سلطان المعظم کے ہلال اور ملکہ معظمہ قیصر ہند کے تاج کے نشانات

بہت خوبصورتی سے کندہ ہیں ایک گول سنگ مرمر پر بنی ہے۔ اس سے ذرا اوپر دو گول تیہروں پر عربی طغرے میں کلمہ طیبہ (لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ) اور مرکز کے گرد ہر طرف یا علیم لکھا ہے اور ان سے اوپر عربی کے یہ اشعار لکھے ہیں۔

خیار القوم اعیان الکرام	صنادید مصابیح الظلام
قوم کے بزرگوں اور معزز لوگوں نے	جو غفلت کے اندھیرے کے لیے مثل چراغوں کے ہیں
بنوا دارا رفیعا اسسوھا	علی التقوی من اللہ السلام
ایک عالیشان مکان بنایا ہے	جس کی بنیاد تقوی الٰہی پر ہے
لتعلیم العلوم و علم دین	و تھذیب لاخلاق الانام
تاکہ اسمیں علوم دینی اور دنیوی سکھائی جاویں	اور عالم کے اخلاق مہذب اور شایستہ بنائی جاویں
سعوا للہ سعیا حق سعی	ولا یالون جدا الی المرام
ان لوگوں نے اللہ کی راہ میں کما حقہ کوشش کی ہے	اور اپنے مقصد کے حاصل کرنے میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا
جزاھم ربھم عن حسن سعی	جزاء وافیا اوفی السھام
اللہ تعالے انکو اس نیک کوشش کی جزا دے	اور اجر عظیم عطا کرے

بورڈنگ ہوس میں داخل ہونا اس دروازہ کا خوشنما چوبی پھاٹک ہر وقت بند رہتا ہے صرف آمد و رفت کے لیئے ایک قد آدم کھڑکی کھلی ہے جہاں شب و روز دو دربان حاضر رہتے ہیں دروازہ کے اندر کیجانب تمام عمارت پر ایک طویل عبارت بزبان عربی کندہ ہے اور بیچ میں ایک گول پتھر پر اطلب العلم من المھد الی اللحد لکھا ہے جس سے فوراً ان جلیل القدر عمارات کی

غرض و غایت معلوم ہو جاتی ہے۔ یہ دروازہ معہ چھہ کمروں کے جو اسمیں شامل ہیں کالج
کے بانی سر سید احمد خاں بہادر کی یادگار میں بنا ہے اس کے ایک حصہ میں بورڈنگ
ہوس کے محاسب رہتے ہیں اور دوسری طرف شفاخانہ ہے۔ یہاں سے جبکہ ہم اس دروازہ
میں کھڑے ہیں خود بخود ہماری نظر ایک عظیم الشان عمارت (اسٹریچی ہال) پر پڑتی ہے جو
معہ اپنی شرق و غرب کی ناتمام عمارتوں اور بنیادوں کے اندرونی احاطہ کو دو وسیع قطعوں میں
تقسیم کرتی ہے اور جنمیں سے اب ہم جنوبی قطعہ میں کھڑے ہیں۔ بائیں طرف ایک سرسری
نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شمال رویہ پختہ بارگ کا باقی ماندہ حصہ ابھی زیر تعمیر ہے اور
شرق رویہ کھپریل کی بارگ جسمیں اکیس کمرے ہیں بورڈروں سے آباد ہے۔ مگر اس قطعہ کی
اور عمارتیں دیکھنے کے لیئے اب ہم صدر دروازہ سے داہنی طرف پختہ برآمدہ میں چل رہے ہیں اور قوم
کے معزز ممبروں اور اسلام کے سچے ہمدردوں کے ناموں کو جو ان کمروں پر کندہ ہیں اور جن کے
عطیہ سے ان کی تعمیر ہوئی ہے یکے بعد دیگرے پڑھتے جاتے ہیں کہ ناگاہ ہماری نظر اہل
یورپ میں سے ایک ایسے معزز شخص کے نام پر پڑتی ہے جس کی شرکت اور اعانت بلاشک
ہمارے لیئے مستند اور باعث فخر ہے۔ یہ صاحب سر ڈبلیو۔ ڈبلیو ہنٹر ایل ایل
ڈی۔ سی۔ آئی۔ ای ہیں جن کی رائے خصوصاً تمام تعلیمی معاملات میں نہایت وقعت
رکھتی ہے۔ انھوں نے یہ کمرہ جسکا برآمدہ کسی قدر بڑھا ہوا ہے اپنے والد بزرگوار سے جے
ہنٹر صاحب کی یادگار میں تعمیر کرایا ہے۔ یہ کمرے بہت ہوادار اور طلبا کی ضروریات کے
لیئے بہت کافی اور عمدہ ہیں۔ ہر کمرہ دو حصوں میں منقسم ہے ایک پڑھنے اور بیٹھنے اور دوسرا

سونے کے لیئے اس بارگ کو طے کرکے ہم بورڈنگ ہوس کے کھانے کے کمرے میں داخل ہوتے ہیں جو **سالار منزل** کے نام سے موسوم ہے۔ یہ وسیع عمارت **ہزاکسلنسی نواب میر تراب علیخاں بہادر سر سالار جنگ مرحوم** کی تشریف آوری (۱۸۷۶ء) کی یادگار میں اور کالج کو اپنی ذات خاص سے تیس ہزار کی جاگیر جس کی آمدنی بارہ سو روپیہ سالانہ ہے اور دس ہزار پانسو روپیہ نقد عطا کرنے کے شکریہ میں تعمیر ہوئی ہے۔

اس سے نکلکر پھر ایک لمبی عرب رویہ پختہ بارگ ہے۔ سامنے خوبصورت چمن لگا ہے اُس میں مناسب موقعوں پر غسلخانے وغیرہ بنے ہیں۔ اس بارگ کے وسط میں ہی ایک کمرہ کا برآمدہ کسی قدر بڑھا ہوا ہے جہاں ہم ذرا ٹہر کر پتھر پر کندہ ہوا نام پڑھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کی تعمیر **چارلس اے الیٹ صاحب بہادر** سی ایس آئی لفٹنٹ گورنر بنگال کے عطیہ سے ہوئی ہے۔ ان دونوں بارگوں میں چوالیس کمرے ہیں۔

اسکول کی عمارت | اس کے بعد اسکول کی عمارت شروع ہوتی ہے جس میں بوجہ کمی مکانات کے بالفعل کالج کلاسیں پڑھتی ہیں۔ اس میں ایک بڑا ہال عالیجناب **نواب محتشم الدولہ بہادر** اور جناب **نواب بشیر الدولہ بہادر** رؤسائے عالی دودمان حیدرآباد دکن کے دس ہزار روپیہ کے عطیہ سے ان کے عم بزرگوار کی یادگار میں بنا ہے۔ اس کے علاوہ آٹھہ اور لکچر روم (خواندگی کے معمولی کمرے) ہیں جن میں سے تین کمرے جناب **مولوی محمد سمیع اللہ خاں بہادر** سی ایم جی اور جناب **نواب کنور محمد لطف علیخاں بہادر** رئیس چھتاری اور جناب **راجہ باقر علیخاں بہادر** سی آئی ای کی یادگار میں بنے ہیں اور ایک نواب

محسن الدولہ محسن الملک مولوی سید مہدی علیخاں بہادر کے عطیہ سے تعمیر ہوا ہے ہال کے مقابل غرب کی جانب دو کمرے مہدی منزل کے نام سے نواب صاحب موصوف کی یادگار میں بنتے ہیں۔ ان میں سے ایک میں آج کل لالائبریری (کتب خانہ قانون) اور دوسرے میں آلات علم ہیأت رکھے ہیں۔ اب یہاں سے اسٹریچی ہال تک تعلیم کے مکانات کی بنیادوں کا ایک سلسلہ پڑا ہوا ہے جسکی بابت ہم صرف اسقدر جانتے ہیں کہ انمیں سے ایک کمرہ ہز ایکسلنسی لارڈ لٹن سابق گورنر جنرل ہند کی یادگار میں بنیگا اور لٹن لائبریری کے نام سے موسوم ہوگا۔ اسکے بعد اسٹریچی ہال کے متصل ایک بلند دروازہ بورڈنگ ہوس کے شمالی قطعہ میں جانیکے لیئے ملتا ہے اسپر سر ہنری جارج لارنس صاحب سابق کلکٹر و مجسٹریٹ علی گڈہ کا نام جنہوں نے کالج کے لیئے کچھ زمین منظور کرائی تھی۔ بطور یادگار کے کندہ ہے۔

اسٹریچی ہال یہ دیکھکر ہم اسٹریچی ہال کے سامنے پہونچگئے جو بلحاظ وسعت۔ خوبصورتی اور بلندی کے کم از کم شمالی ہند میں اپنا جواب نہیں رکھتا۔ اسکا رقبہ پانچہزار مربع فٹ ہے۔ ہز ایکسلنسی لارڈ لٹن کے دست مبارک سے اسکا بنیادی پتھر ۱۸۷۷ء میں رکھا گیا اور سر جان اسٹریچی صاحب بہادر سابق لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی کی یادگار میں جنہوں نے کالج کو ایک سخت مشکل کے وقت بچایا تھا۔ اسکی تعمیر ہوئی ہے۔ برآمدے اور نیز ہال میں چند معزز اور باوقعت شخصوں کی اسپیچیں اور نصائح پتھر کی لمبی سلوں پر لفظ بلفظ کندہ ہیں۔ صدر کے جانب کی دیواریں مسلمانوں۔ یورپین اور ہندو صاحبوں کے ناموں سے جو اسکی تعمیر میں فیاضانہ شریک ہوئے مزین ہیں۔ ہر چہار طرف بلند اور خوشنما برآمدے ہیں اور اندر دو طرفہ گیلریز جلسہ کیوقت

اوپر بیٹھنے کے لیئے بنے ہیں معمولی طور پر اس ہال میں خواندگی ہوتی ہے مگر زیادہ تر بڑے بڑے جلسوں اور درباروں کے لیئے مخصوص ہے۔

مسجد و دیگر یادگاریں اس کے دوسرے پہلو میں پہلے کی مانند اور ایک اور دروازہ جناب خلیفہ سید محمد حسین خاں بہادر مرحوم وزیر اعظم ریاست پٹیالہ کی یادگار میں بنا ہے اور اس مقام سے اُس قطعہ کے کونہ تک جہاں مسجد واقع ہے چند اور عمارات مثل نظام میوزیم۔ آسمان منزل۔ مشتاق منزل وغیرہ کے ناتمام حالت میں پڑی ہیں انکے بعد مسجد کے دروازہ سے ہم اُس کے صحن میں داخل ہو گئے اور اگرچہ یہ بھی مثل دیگر عمارتوں کے ناتمام ہے تاہم سامنے کے چند ستونوں کے طیار ہو جانے اور خصوصاً بیچ کے دروازہ پر سورہ والفجر کی چند متبرک آیات کے نصب ہو جانے سے جو دہلی کی کسی شاہی مسجد سے حاصل ہوئی ہیں ایک شان معلوم ہوتی ہے۔ اور ہماری آنکھوں کے سامنے کچھ دیر کے لیئے سلف کی یادگاروں کا نقشہ پھر جاتا ہے۔ مسجد کا صحن بہت وسیع ہے اور بنیادوں سے معلوم ہوتا ہے کہ کالج کی تمام عمارتوں میں یہ سب سے زیادہ شاندار ہو گی۔ صحن میں ایک خوشنما حوض ہے جسمیں ہر دوسرے تیسرے روز مسجد کے کوئیں سے تازہ پانی آتا ہے اسکے متصل ایک مکان ناظم امور دینیہ کے قیام کے لیئے بنا ہے اور اُس کی بغل میں باہر جانے کے لیئے ایک دروازہ ہے۔

مسجد کے دوسرے راستے سے نکلکر ہم بورڈنگ ہوس کے شمالی قطعہ میں داخل ہوتے ہیں جسمیں ہر تین طرف (کیونکہ ایک طرف اسٹریچی ہال اور لیکچر کے کمروں کی بنیادیں ہیں) اُجو کی مکانات۔ قلت چندہ اور کثرت طلبار کے بجائے پختہ بارگوں کے بالفعل خام بارگیں بنادی گئی ہیں

اور ان میں آٹھ کمرے ہیں۔ یہ کمرے بھی خوب ہوادار ہیں اور ان کے متعلق طلباء کے رہنے کے لیئے ہر قسم کی آسایش کا انتظام ہے۔ نہانے کے لیئے بارگوں کے کونوں پر غسلخانے بنے ہیں۔ بیچ میں بہت وسیع صحن ہے **سادات منزل** کی خوشنما دمنزلہ عمارت جس کی تجویز آج کل پیش در ہے انشاءاللہ اسی میدان میں بنے گی۔ شرق رویہ اور جنوب رویہ بارگوں کے برآمدوں میں سے ہوکر ہم ریڈیوسٹ کلاس کے کھانے کے کمرے میں داخل ہوگئے اور اُسی کے ایک دروازہ میں ہوکر بورڈنگ ہوس کے احاطہ کے باہر آگئے اور اب کالج کے **شرقی** حصہ میں جو سب سے زیادہ آباد ہے کھڑے ہیں

ڈینچر بارگ و ظہور حسین وارڈ وغیرہ ہمارے بائیں طرف یعنی کالج کے شمالی حصہ میں بالفعل ایک باغ لگا ہی سامنے تین کوٹھیاں نظر آتی ہیں۔ ان میں سے دو میں کالج کے پرنسپل اور ایک پروفیسر قیام پذیر ہیں اور تیسری میں فی الحال اسکول ہے ان کے علاوہ دو اور کوٹھیاں کالج کے ایک پروفیسر اور ہیڈ ماسٹر کے رہنے کے لیئے سامنے کی عمارات کے پیچھے ہیں مگر یہاں سے نظر نہیں آتیں۔ داہنی طرف ایک لمبی پختہ بارگ ہی مگر اندر کی پختہ بارگوں سے اس کے کمرے چھوٹے معلوم ہوتے ہیں۔ یہاں سے ہم اپنے دوستوں کو لیکر اس بارگ میں جو **ڈینچر** کی بارگ کے نام سے مشہور ہے پہونچے اور اس کے تمام کمروں کو جسقدر بنگئے ہیں دیکھکر **ظہور حسین وارڈ** میں داخل ہوگئے۔ یہ مختصر بورڈنگ ہوس چھوٹے بچوں کی تربیت کے لیے **میر ظہور حسین صاحب مرحوم** کی یادگار میں بن رہا ہے مگر ابھی ناتمام ہونے کی وجہ سے اس میں بڑی عمر کے طلباء رہتے ہیں طیار ہونے کے بعد اس میں صرف چھوٹے بچے رہ سکیں گے۔ اور انکی نگرانی کے لیئے ایک معمر اور

نشین بزرگ خاص اس احاطہ میں رہیں گے۔ اس کے متصل غرب کی طرف **سٹڈنس یونین کلب** کی عمارت ہے اور چونکہ ہمارے دوست اب پھرنے سے کسی قدر تھک گئے ہیں اور کالج کی سیر سے قریب قریب فارغ ہو چکے اس لیئے ہم ان کو کلب کے ڈرائنگ روم میں لیگئے اور وہاں کچھہ دیر آرام کرنے۔ اور اردو - انگریزی - عربی اخبارات دیکھنے کے بعد ریڈنگ روم - لائبریری - کرکٹ و فٹ بال والوں کے نام اور فوٹو اور سیلکٹ کمیٹی کے فوٹو وغیرہ کی سیر کر کے کلب کے دوسرے دروازے سے باہر آ گئے۔ اسطرف ہندو بورڈروں کی سکونت کے لیئے چھہ خوبصورت بنگلے ہیں۔ ہر بنگلہ میں چار کمرے اور ہر کمرے کے متعلق ایک غسلخانہ ہے۔ خالی ہونے کی حالت میں ان میں مسلمان طلبا بھی رہ سکتے ہیں۔ ان کے بعد کالج کا باورچیخانہ ہے اور اُس کے متصل ایک پختہ کنواں لب سٹرک واقع ہے جہاں ہم اپنی گاڑی طیار کھڑی پاتے ہیں۔ لیکن سوار ہونے سے پہلے پھر ہمیں چند منٹ تک ایک لمبا کتبہ پڑھنے کے لیئے کھڑا رہنا پڑتا ہے۔ یہ ان بزرگوں یا **اخوان الصفا** کے نام ہیں جو اس کوئیں کی تعمیر میں شریک ہوئے

میور پارک

اب خدا کے فضل سے ہم کالج کی تمام عمارات دیکھکر اپنی گاڑی میں سوار ہو گئے مگر ہمارے مہمان اس خیال سے کہ مبادا کوئی کتبہ یا چھوٹی موٹی یادگار دیکھنے سے رہ نجائے ابھی اپنی سر گاڑی سے باہر نکالے ہیں کہ ناگاہ **فیض گیٹ** کے قریب جبکہ کالج کو بالکل خیرباد کہنے والے تھے ایک کتبہ نظر آتا ہے مگر اب ہم اپنے دوستوں کو اُترنے کی تکلیف نہیں دیتے اور یہیں سے بتا دیتے ہیں کہ اس سنگ مرمر کے سامنے کا درخت **لیڈی میور** صاحبہ کے دست مبارک کا رکھا ہوا ہے جس کے باعث یہ تمام باغ **میور پارک** کہلایا جاتا ہے۔

تعمیر کی ناتمام حالت | اس مختصر بیان سے ظاہر ہے کہ اگرچہ بقدر ضرورت خدا کے فضل و کرم سے مدرستہ العلوم میں کافی مکانات بن گئے اور بعض ان میں سے مسلمانان ہند کی متفقہ کوشش اور قومی ہمدردی کی پوری داد دے رہے ہیں مگر تاہم تمام ہندوستان کے نوجوان مسلمانوں یا کم از کم اُس تعداد کو جو بسہولت مختلف مقامات سے ایک جگہ جمع ہو سکیں تعلیم دینے اور اُنکو اخلاق و عادات اور باہمی اخوت کے لحاظ سے ایک قوم بنانے کے لیئے جس بڑے پیمانہ پر اس عظیم الشان کالج کی بنا ڈالی گئی ہے اُسکا ابھی کوئی حصہ بھی طیار نہیں ہوا۔ علاوہ اُن عمارات کے جن کی تجویز کالج کے معزز بانی کے ذہن میں ہے یا جنکا نقشہ پبلک کے سامنے پیش ہو چکا ہم بہت سی بنیادیں اور دیواریں سالہا سال سے بالکل یکساں حالت میں پڑی دیکھ رہے ہیں جنہیں چٹیل میدان پر بلا شک اس قدر ترجیح ضرور ہے کہ وہ ابھی سے بڑے بڑے والیان ملک اور سرداران قوم کے معزز ناموں سے نامزد ہو گئی ہیں۔ ایسی عمارت میں سے جو محض روپیہ نہونے کی وجہ سے ناتمام اور غیر مکمل پڑی ہیں زیادہ نامی نظام میوزیم۔ لٹن لائبریری۔ آسمان منزل۔ مشتاق منزل۔ ظہور حسین وارڈ۔ اور سب سے بڑھ کر خدا کا گھر ہے۔

ذاتی امداد کا اُصول اور کالج ایک قومی یادگار | اگرچہ یہ کام بادی النظر میں کسی قدر مشکل معلوم ہوتا ہے مگر اسکی تکمیل کے لیئے جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے وہ بوجہ سلف ہلپ یعنی ذاتی اور باہمی امداد پر مبنی ہونے کے سب سے زیادہ پسندیدہ شریف اور قابل عزت ہونے کے علاوہ تمام ظاہری مشکلات کو سہل کر دینے والا ہے۔ اس کار خیر میں اعلیٰ اور ادنیٰ۔ امیر و غریب غرضکہ ہر حیثیت اور ہر درجہ کے لوگوں کو شریک ہونے کا اس لیئے موقعہ دیا گیا ہے کہ تمام ملک کو اُس سے ایک عام

دلچسپی پیدا ہوا اور اُن کی اجتماع کی برکت سے یہ کالج جلد تکمیل کو پہنچکر ابدالآباد کیلئے اُن کی سچی فیاضی کی یادگار ہوجائے۔ ہمارے ناظرین کو اس ناتمام حالت میں بھی کالج کے اردگرد پھرنے اور گوشِ دل کو ذرا متوجہ کرنے سے معلوم ہوجائیگا کہ اُس سرزمین کا چپہ چپہ اور اُس عمارت کا ہر ہر گوشہ کسی نہ کسی بزرگ کی فیاضی یا سچی ہمدردی کی گواہی دے رہا ہے اور اُسکی ہر در و دیوار سے قوم کے محسنوں اور اسلام کے دردمندوں کے شکریہ کی آواز آرہی ہے۔ گویا مدرسۃ العلوم ایک تاریخ ہے تنزل کے بعد اسلام کے سنبھلنے کی اور ایک یادگار ہے اُس زمانے کے ہیروز کی قومی خدمتوں کی۔

خاص عمارت کا چندہ ہمارے کالج کا یہ ہمیشہ سے اُصول رہا ہے کہ جن لوگوں نے خواہ وہ کسی مذہب و ملت کے ہوں اُس کے ساتھ کوئی احسان کیا ہے یا کسی مشکل کے وقت اُس کی مدد کی ہے اُن کی یادگار میں عام چندہ سے اسکالرشپ قائم کئے طلباء کو تمغے دیئے اور بڑی بڑی عمارتیں بنائی ہیں۔ بعض ان میں سے طیار ہوگئیں اور بعض جنکا اوپر ذکر ہوچکا ناتمام ہیں ان میں چندے کی کوئی شرح نہیں جو جس کے دل میں آیا دیدیا اور وہی شکریہ کے ساتھ منظور کرلیا گیا۔ مگر یہاں ہم اُن چند عمارات کے نام لکھتے ہیں جنپر ایک رقم مقررہ دینے سے چندہ دہندگان کے نام معہ سکونت کندہ ہوتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

(۱) اسٹریچی ہال میں .... صمام (۲) سادات منزل میں +(۱) صـ۹

+ بورڈنگ ہوس کی شمالی چوک کے وسط میں تجویز ہے کہ صرف سادات بنی فاطمہ کے باہمی چندہ سے ایک عمارت بنائی جاوے جو نہایت بلند اور عالیشان ہو اور جسمیں (۶) کمرے اُس کے نیچے کی منزل میں

(بقیہ نوٹ صفحہ ٦٥) اور چہ کمرے اوپر کی منزل میں ہوں اور اس دو منزلہ عمارت کے اوپر خوبصورتی سے ایک برج بنایا جاوے جو بلحاظ فن عمارت نہایت ہی خوبصورت اور عمدہ نظر آوے ۔ وہ برج بارہ پہلو کا ہو اُسکے اوپر کلمہ طیبہ اور درود شریف کندہ کیا جاوے اور اس کے بارہ پہلوؤں پر بارہ اماموں کے اسماء مبارک کندہ ہوں خواہ وہ مختصر حدیثیں جو اُن کے مناقب میں ہیں کندہ کیجاویں اور اسکے بارہ کمروں کے پہلوؤں میں بارہ پتھر نصب کیئے جاویں اور ہر ایک امام کی اولاد سے وہ مخصوص ہوں ۔ سادات کرام بلا تفریق سنی اور شیعہ کے جو اس چندہ میں شریک ہوں گے اور جس امام کی اولاد میں ہوں گے ہر ایک کا نام اس پتھر پر کھود ا جاوے اور بارہواں پتھر اُن بھائیوں کی ناموں کے لیئے کام آسکیگا جو کہ تمام سادات اُن بزرگوں خدا پرستوں اور عابد و زاہد مخبر بنی آدم کی اولاد ہیں ۔ جن کو سنی اور شیعہ دونوں دوازدہ امام علیہ السلام کہتے ہیں ۔ اور جن کے مقدس اور عالی ناموں کے ساتھہ سنی اور شیعہ دونوں کو اپنے اجداد علیہ السلام کے نام نامی اس بلند برج پر کندہ ہونے سے افتخار کا باعث ہوگا اس عمارت میں جو طالب علم رہیں گے اُن سے ہر ایک کمرے کی بابت اُسی تعداد سے جو منتظمان کالج تجویز کریں گے ہر ایک کمرے کی بابت کرایہ لیا جاویگا اور وہ زر کرایہ اُن طالب علموں کو جو سادات بنی فاطمہ میں سے ہوں اور واسطے تعلیم کے امداد کی ضرورت رکھتے ہوں بطور امداد کے بنام نہاد وظیفہ سادات دیا جائیگا اور قوم سادات کو اُنہیں کے اجداد کے طفیل سے تعلیم میں اعانت پہنچیگی چندہ کی چار شرحیں قرار پائی ہیں یعنی سو روپیہ پچہتر روپیہ پچاس روپیہ پچیس روپیہ لیکن اگر کسی قصبہ یا خاندان کے سادات اس کار خیر میں فرداً فرداً نہ شریک ہو سکیں تو مجموعی چندہ سو روپیہ دینے پر اُس قصبہ یا خاندان کے سادات کے نام سے جداگانہ پتھر بطور یادگار کے لگا دیا جاویگا ۔ کل عمارت کی لاگت کا تخمینہ بارہ سے پندرہ ہزار تک ہے ۔

(۳) پختہ بارگ کا کمرہ .... الصما / (۴) احاطہ کی جالی .... عـــہ

(۵) ڈبنچر کا ایک کمرہ اگر کرایہ کی آمدنی کالج کو دیجاوے .... صما /

نوٹ نمبر (۱) - بورڈنگ ہوس بنانے کے لیئے چندہ جمع کرنے کی جسقدر تدابیر منتظمان کالج کے امکان میں تہیں وہ سب اختیار کی گئیں مگر اسپر بہی طلبار کی موجودہ ضرورت کے لئے کافی مکانات نہ بنے - آخر کار ایک ایسا مفید طریقہ اختیار کیا گیا جس سے کالج کا کام بہی چلتا رہے اور روپیہ دینے والوں کو دین و دنیا دونوں کا فائدہ حاصل ہو - وہ یہ ہے کہ کالج کی طرف سے بحساب فی ڈبنچر پانسو روپیہ جس میں ایک کمرہ طیار ہوتا ہے عام طور پر فروخت کیئے جاتے ہیں اور اُن ڈبنچروں کے روپیہ سے طلبا کے رہنے کے لیئے بورڈنگ ہوس بنائے جاتے ہیں اسمیں خریداروں کو یہ فائدہ ہے کہ مکانات کا کرایہ جو بعد منہائے مرمت بحساب تیس روپیہ سال ہوتا ہے وہ اُنکو ہر سال ماہ مارچ کے ختم ہونے پر ملتا رہتا ہے اسکی بابت ٹرسٹیون کیطرف سے ایک باقاعدہ دستاویز لکھدیجاتی ہے جس کے ذریعہ سے اسکا قابض بحالت عدم وصول زر کرایہ عدالت سے چارہ جوئی کرکے کالج کی جائداد کی آمدنی سے وصول کرسکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ خریدار ڈبنچر کو اپنا روپیہ واپس لینے یا کالج کی کسی جائداد پر قبضہ کرنیکا کسی وقت اختیار حاصل نہیں - بلکہ برخلاف اس کے کالج کو اختیار ہے کہ شخص موصوف کو ڈبنچر کا روپیہ دیکر ڈبنچر واپس کرلے - شخص موصوف کو اختیار ہے کہ جب چاہے اپنے ڈبنچر کو کسی دوسرے شخص کے ہاتھ فروخت کردے لیکن اسکو ضرور ہوگا کہ اس کی تحریری اطلاع ایک مہینہ پہلے سکرٹری ٹرسٹیان کو دے جو اس کے خریدنے کا بدرجہ اولی مستحق ہے اگر ایک ....

ڈاکٹر ہنٹر کا ترغیب کرنا تعمیر کے بیان کتاب کو زیادہ طول دینے سے صریحاً ہمارا مقصد لوگوں کو اسطرف متوجہ کرنا اور عام رغبت دلانا ہے مگر ہماری تحریر میں نہ کوئی خاص اثر ہے نہ ایسے بڑے کام کی ہم میں لیاقت ہے اور نہ جرأت۔ اس لیئے ہم اس مقام پر صرف اُس معزز اور نیک دل شخص کی اسپیچ کا کچھ حصہ نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں جس نے محض انسانی ہمدردی سے مسلمانوں کو کالج کی تکمیل کی ترغیب دی یہ نیک دل ترغیب دینے والا ڈاکٹر ہنٹر ہے جسنے اپنی اسپیچ میں اس کام کے پورا کرنے کے لیئے یہ کہا تھا کہ "خاص مکان جبکہ وہ پورا ہوجائیگا دنیا کی ہر ایک تعلیم گاہ کے ساتھ مقابلہ کرسکیگا اور اپنے حصّوں کی وسعت اور عظمت کے لحاظ سے کیمبرج یا اکسفورڈ کی قابل تعظیم عمارتوں سے سبقت لیجائیگا۔ لیکن اے صاحبو۔ اگرچہ اس کام کو بڑی ترقی ہوئی ہے لیکن اب بھی بہت کچھ کرنیکو باقی ہے۔ میں دل سے امید کرتا ہوں کہ بہت سے شخصوں کے دلوںمیں اس عمدہ کام میں شریک ہونیکا ولولہ پیدا ہوگا۔ ہم میں سے ہر ایک شخص کی زندگی میں ایسے زمانے گذرتے ہیں کہ ہماری طبیعتوں کو کسی عزیز دوست یا رشتہ دار کی موت کے سبب سے بڑی دقت ہوتی ہے اور ہم اُنکی ایک یادگار رہنا چاہتے ہیں جن کے ساتھ ہم محبت کرتے تھے اور جو رحلت کرگئے ہیں لیکن جس حالت میں کہ ایک ایسا کام ناتکمل پڑا ہوا ہے جیسا کہ یہ ہے تو مسلمانوں کو واسطے اپنے مردوں کے اوپر خالی حجرے بنانا یا عیسائیوں کو اپنے گرجاؤں میں بے قاعدہ یادگاریں بنانا واجب ہے؟۔ روپیہ کا ہر سیکڑہ جو اس مکان کیواسطے چندے میں دیا جاتا ہے

(بقیہ نوٹ نمبر (۱) صفحہ ۶۷) مہینے کے اندر کچھ جواب نہ ملے تو شخص موصوف کو اختیار ہے کہ جس کے ہاتھ چاہے فروخت کردے مگر اس کی اطلاع سکرٹری کو ضرور دے تاکہ نئے خریدار کا نام اُسکی جگہہ درج کیا جاوے

گویا بنی نوع انسان کی بہبودی کے واسطے دیا جاتا ہے۔ دو ہزار روپیہ سے کم میں ہر ایک فیاض شخص ایک خوبصورت مکان اُس وسیع مربع میں بنوا سکتا ہے جس پر خاص اُسکا نام یا جس شخص کا نام وہ چاہے کندہ کیا جاویگا۔ لوگ بہت سے طریقوں میں بقاے نام کے خواستگار ہوتے ہیں۔ بعض تو کتابیں تصنیف کرتے ہیں بعض اعلیٰ درجہ کے سرکاری منصب پر ترقی پاتے ہیں بعض توپ کے مونہہ پر شہرت حاصل کرنے کے خواہاں ہوتے ہیں۔ مگر میں نے ہمیشہ یہ خیال کیا ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ قابل رشک شہرت ایک بڑے دارالعلم کے قائم کرنیوالے کی شہرت ہے۔

اسی سلسلہ میں نواب محسن الملک بہادر فرماتے ہیں "مگر اے صاحبو جیسا کہ ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے فرمایا میں یہ نہیں کہتا کہ نیکنامی کے خیال سے مسلمان اسمیں مدد کریں یا اپنی یادگار بنانے یا ثواب کی امید پر یہ کام کریں اس لیئے کہ اب مسلمانوں کی حالت اس سے گذر گئی ہے اور ایسے کام میں شریک ہونا یا نہونا نیکنامی اور ثواب کا معاملہ نہیں رہا بلکہ ایک مسئلہ ہو گیا ہے قوم کی زندگی اور موت کا۔ جو لوگ چاہتے ہیں کہ قوم زندہ رہے یعنی اُس کی اور قوموں میں عزت ہو وہ بھی دوسری قوموں کے برابر درجہ حاصل کرے وہ لوگ ضرور دل وجان سے مدد کریں گے اور اس ادہورے کام میں ساعی ہوں گے۔

خاتمہ ودعا عمارت کی بابت اب ہم زیادہ کہنا نہیں چاہتے کیونکہ جب ہم اُس بڑے کام کا جو ہمیں کرنا ہے اور اُس کی وسعت کا خیال کرتے ہیں تو ہمارا دل بیٹھا جاتا ہے اور ہر چہار طرف سے ہمپر مایوسی چھا جاتی ہے اور اُس ہلکی ترقی کی رفتار کے حساب سے جس سے کہ اب تک چلے ہیں قرنوں کا کام معلوم ہوتا ہے مگر جب اپنی پست حالت کا اور اُ کام کا جو ہو گیا ہے اور اُن عمارات سے

جو ہمارے خواب و خیال میں بہی نہ آتی تہیں۔ اور اب طیار ہو گئی ہیں مقابلہ کرتے ہیں تو ہمکو لاانتہا مسرت ہوتی ہے اور اُس مالک حقیقی کے فضل و کرم سے جو عسرۃ و یسرۃ میں ہمارا یکساں نگہبان ہے امید ہوتی ہے کہ ہماری کوششیں بارآور ہوں گی اور ہم بہی پہر ایک بار علم کی دولت سے مستفیض ہو کر دنیا کی معزز اور ترقی یافتہ قوموں میں شمار ہوں گے۔ اب ہم اپنی تحریر کو ختم کرتے ہیں اور اللہ تعالے کی درگاہ میں بہت عجز سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنی رحمت کاملہ سے اپنے نیک بندوں کے دلوں میں اس کالج کی حقیقی محبت ڈالدے تاکہ وہ اس کی تکمیل کو اپنا فرض اور اپنی ترقی کا مسلم ذریعہ سمجہکر اپنی ہمتوں اور کوششوں کو اس کی طرف بدل و جان مصروف کر دیں۔

اللہم آمین ثم آمین

ضمیمہ جات متعلق حصہ اوّل

ضمیمہ نمبر (۱)

اخراجات بورڈنگ ہوس و تعلیم

(الف) فیس بورڈنگ ہوس

یہ ماہواری فیس ایام تعطیل میں نہ لیجاویگی یعنی سال میں صرف دس ماہ تک لیجاویگی

[illegible]	کرایہ بورڈنگ ہوس			فیس معالجہ		فیس کرکٹ		[illegible]	میزان		
	تنہا	بشراکت ایک	بشراکت دو	تنہا	بشراکت	تنہا	بشراکت		تنہا	بشراکت ایک	بشراکت دو
پختہ	ملے	سے	للعہ	عہ۳ر	عہ۳ر	۱۲ر	۱۳ر	ملے	عہ۵	عہ۵	للعہ
بنگلہ	معہ	سے ۴ر	۰	عہ۴ر	۹ر	۱۳ر	۱۱ر	ملے	عہ۵	عہ۵ ۸ر	۰
ڈبنچر	للعہ	۶	۰	۹ر	۹ر	۱۱ر	۱۱ر	ملے	عہ۵ ۴ر	لعہ۵ ۴ر	۰
خام	۶	عہ۴ر	۰	۹ر	۹ر	۱۱ر	۱۱ر	ملے	لعہ۵ ۴	عہ۵ ۸	

ہر طالب علم سے جب کسی درجہ کے بورڈنگ ہوس میں داخل ہو عہ بطور داخلہ کے لئے جاوینگے۔ اور کلیج کلاس کے طلبا سے برعایت خاص ان تمام مدات کے متعلق صرف مبلغ چہ روپیہ ۳ لئے جاوینگے۔

(ب) فیس تعلیم

ماہواری فیس بورڈروں اور ڈی اسکالروں سے کالج میں		ماہواری فیس صرف بورڈروں سے اسکول میں	
		انٹرنس کلاس	سے/
ایم اے کلاس	سے/	سکنڈ کلاس	سے/
بی اے کلاس	صہ/	باقی اسکول کلاسوں میں	عہ/
انٹرمیجیٹ کلاس	للعہ/	فیس لا کلاس یعنی قانون	سے/

یہ فیسیں سال کے تمام بارہ مہینوں میں لیجاویں گی اور داخل ہونے کے وقت فیس کے برابر داخلہ لیا جاویگا۔

ضمیمہ نمبر (۲)

قواعد بورڈنگ ہوس

(۱) تمام طلبا کو لازم ہے کہ کالج میں اول داخل ہونے اور رخصت و تعطیلوں کے بعد واپس آنے کی اطلاع بلا تاخیر پرانکٹر صاحب کو دیں۔

(۲) طلبا کو بلا اجازت پراکٹر صاحب کے بورڈنگ ہوس چھوڑنے کی اجازت نہیں خواہ وہ ایام تعطیل یا رخصت میں جاتے ہوں یا کالج سے بالکل علیحدہ ہوتے ہوں۔

(۳) تمام طلبا کو رات کے آٹھ بجے بورڈنگ ہوس کے احاطہ میں موجود ہونا چاہیئے جس سے

بعد تمام دروازے بند ہوجاتے ہیں۔ جو طالب علم اسوقت کے بعد آئیگا اُسکی رپورٹ پراکٹر صاحب سے کی جائیگی۔ جن طلبار کو آٹھ بجے کے بعد کالج سے باہر ٹہرنے کی ضرورت ہو اُنکو پراکٹر صاحب سے اجازت حاصل کرنی چاہیئے۔

(۴) طلبار اپنے مہمانوں کو رات کے وقت بلا اجازت کالج کے احاطہ میں نہیں ٹہرا سکتے تین روز سے کم قیام کی اجازت پراکٹر صاحب سے اور اس سے زیادہ پرنسپل صاحب سے حاصل کرنی چاہیئے۔

(۵) تمام طلبار کو پنج وقتہ نماز کے لیئے مسجد میں حاضر ہونا چاہیئے۔ اگر تعداد معینہ سے اُن کی حاضری کم ہوگی تو مستوجب سزائے جرمانہ ہوں گے۔

(۶) بورڈنگ ہوس کے احاطہ میں کوئی کھیل ایسے مقامات پر جہاں طلبار یا عمارت کو نقصان کا اندیشہ ہو کھیلنے کی اجازت نہیں۔

(۷) طلبار کو کالج کے احاطہ میں گانے وغیرہ کی سخت ممانعت ہے۔

(۸) ہر قسم کی بدچلنی یا حسن اخلاق کے خلاف ورزی مستوجب سزا ہوگی۔

(۹) ہر نئے طالب علم پر لازم ہے کہ ان کے علاوہ اور موجودہ قواعد سے جو ہوں واقفیت حاصل کرے کیونکہ اُن کی خلاف ورزی کے وقت عدم واقفیت قواعد کا عذر قابل سماعت نہوگا۔

(۱۰) جب کسی امر کی نسبت کسی طالب علم کو کچھ شکایت ہو اُسکا اپیل پرنسپل صاحب سے ہو سکتا ہے

ضمیمہ نمبر (۳)

قواعد اسکالرشپ و وظائف

(۱) اسکالرشپ یا وظیفہ کے لیئے تمام درخواستیں پرنسپل صاحب کے نام بھیجنی چاہئیں اور وظیفہ کی درخواست کے ساتھ امداد کی ضرورت کا کوئی ثبوت پیش کرنا چاہیئے۔

(۲) صاحبان پرنسپل و آنریری سکرٹری کالج کے پاس شدہ طلبا و دیگر امیدواران میں سے اسکالرشپ و وظائف کے لیئے انتخاب کریں گے اور اس میں نتائج امتحانات یونیورسٹی و دیگر امور کا لحاظ رکھیں گے۔

(۳) تھرڈ اور فورتھ ایر کلاسوں میں آٹھ روپیہ ماہانہ اسکالرشپ ملیگا اور فرسٹ اور سکنڈ ایر کلاسوں میں چھ روپیہ ماہانہ۔ ان رقموں میں کمی بیشی کرنا پرنسپل صاحب کی مرضی پر منحصر ہے۔

(۴) وظائف کی تعداد کا انحصار پرنسپل اور آنریری سکرٹری صاحبان کی مرضی پر منحصر ہوگا۔

(۵) تھرڈ اور فرسٹ ایر کلاسوں کے سالانہ امتحانات پر اول طلبا کو سینیر اور جونیر اسکالرشپوں کے نام سے دو دو روپیہ کے اسکالرشپ علاوہ معمولی اسکالرشپوں کے ایکسال کے لیئے ملیں گے اور شہر میں رہنے والے طلبا کو مجموعی اسکالرشپ کی قیمت کے مساوی کوئی انعام ملجایا کریگا۔

(۶) برعایت قواعد نمبر ۷ و ۸۔ اسکالرشپ و وظائف کا زمانہ اُن کے عطا کیئے جانے کی تاریخ سے شروع ہوکر فرسٹ اور تھرڈ ایر کلاسوں میں دوسرے یونیورسٹی کے امتحانات اور

سکینڈ اور فورتھ ایر کلاسوں میں آیندہ یونیورسٹی کے امتحانات کی تاریخ پر ختم ہوگا۔

(۷) اسکالرشپوں کا جاری رہنا کالج کے امتحانات کی کامیابی پر حسب قواعد موجودہ منحصر ہوگا

(۸) مندرجہ ذیل صورتوں میں اسکالرشپ ضبط ہو جائیں گے۔

(الف) اگر کوئی طالب علم ایک ورز کالج سے غیر حاضر رہے اُسکو اس روز کا اسکالرشپ نہ ملیگا

(ب) اگر کوئی طالب علم کسی مہینہ میں نصف خواندگی کے دنوں سے زیادہ غیر حاضر رہیگا اُسکو تمام مہینہ کا اسکالرشپ نہ ملیگا۔

(ج) اگر کوئی طالب علم کالج کے کسی ٹرم (قسط) کے شروع میں غیر حاضر ہو تو اسکا اسکالرشپ علاوہ اُن ایام کے جن میں وہ غیر حاضر رہا گذشتہ تعطیل میں سے اسیقدر زمانے کا۔ اور ضبط ہو جائیگا۔ بشرطیکہ یہ زمانہ تعطیل سے زیادہ نہو۔

(د) اگر کسی طالب علم سے کوئی بڑی بدچلنی سرزد ہو جائے تو بموجب حکم صاحب پرنسپل اُسکا کل اسکالرشپ یا کوئی جزو ضبط ہو جائیگا۔

(ہ) اگر پرنسپل صاحب چاہیں تو یہ قواعد وظائف سے بھی متعلق ہو سکتے ہیں۔

بغرض اطلاع عام یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جو قواعد عطا کنندگان اسکالرشپ و وظائف مثلاً لارڈ نارتھ بروک و مہاراجہ پٹیالہ صاحبان وغیرہ نے اپنے اسکالرشپوں اور وظیفوں کے متعلق مقرر کردیے ہیں اُن کی پابندی کیجائیگی اور جب اُن قواعد اور قواعد ہذا میں اختلاف واقع ہو تو ان کو ترجیح دیجائیگی اور انکو منسوخ سمجھا جائیگا۔

یہ امر واضح رہے کہ تمام اسکالرشپ و وظائف پانیوالوں کو بورڈنگ ہوس میں رہنا لازمی ہے

اور اسکالرشپ و وظائف کی تعداد اُن کے موجودہ فنڈ کیحالت پر منحصر ہے۔

ضمیمہ نمبر (۴)

تعطیلات مدرستہ العلوم

تعطیلات انگریزی		تعطیلات اہل ہنود	
کرسمس معہ نوروز سال انگریزی	۱۴ - یوم	ہولی	دو یوم
جب کالج ڈیپارٹمنٹ اسٹاف کے ممبر محمدن ایجوکیشنل کانفرنس میں شریک ہوں تو کالج دیپارٹمنٹ میں یہ تعطیل حسب تجویز صاحب پرنسپل	۱۰ - یوم	سلونوں	ایک یوم
		جنم اشٹمی	ایک یوم
		دسہرہ کوار	۳ - یوم
گڈ فرائیڈے	ایک یوم	دیوالی	ایک یوم
سالگرہ حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند	ایک یوم	کاتک پورن ماشی	ایک یوم
اخیر شنبہ ہر مہینہ کا	ایک یوم		

تعطیل اہل اسلام		تعطیلات کلاں	
عید الفطر	۲ یوم	کالج کلاسوں میں باہ جون اُس تاریخ سے جسکو صاحب پرنسپل قرار دیں	۴ ہفتہ
عید اضحی	۲ یوم		
محرم	۵ یوم	کالج اور اسکول دونوں میں من ابتدای ۱۵ - ۱ گست لغایت ۱۵ - ۱ اکتوبر	دو ماہ
چہلم	ایک یوم		
مولود النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	ایک یوم		
شب برات ایک یوم جمعۃ الوداع	ایک یوم		

ضمیمہ نمبر (۵)

سرمایہائے کالج

مدرستہ العلوم کے متعلق جسقدر زرنقد و جائداد غیر منقولہ و پرامیسری نوٹ ہیں اُن کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) **کیپٹل فنڈ** یعنی سرمایہ دوامی وہ زرنقد یا جائداد غیر منقولہ و پرامیسری نوٹ و دیگر کفالت نامجات ہیں جو ہمیشہ کے لیئے قائم و محفوظ ہیں اور صرف اُنکا محاصل کالج کے اخراجات یا اسکالرشپوں میں صرف کیا جاسکتا ہے۔ یہ سرمایہ کسی حالت میں بذریعہ بیع و رہن و کفالت وغیرہ منتقل نہیں ہو سکتا لیکن دیگر سرمایوں کی توفیر اس میں داخل ہو سکتی ہے۔ بالفعل اس سرمایہ میں تمام مکانات و آراضی جو کالج کے احاطہ کے اندر واقع ہیں اور جو زیر تعمیر ہیں اور تمام پرامیسری نوٹ اور تمام جاگیرات و دیہائے دوامی داخل ہیں۔

(۲) **بلڈنگ فنڈ** یعنی سرمایۂ تعمیر میں حسب ذیل مدات داخل ہیں۔

(الف) وہ روپیہ جو واسطے تعمیر مکانات کے لوگوں نے یا گورنمنٹ نے دیا ہو۔

(ب) وہ روپیہ جو ٹرسٹیوں نے کالج کے سپنسر فنڈ کی توفیر سے اس مد میں منتقل کر دیا ہو۔

(ج) وہ روپیہ جو کالج کے باغ کی بہار سے وصول ہو۔

(د) وہ روپیہ جو سکرٹری نے تعمیر کے لیئے قرض لیا ہو۔

(ہ) منافع کتب مطبوعہ کا جو اس مد میں دیا گیا ہو۔

(و) تمام جائداد غیر منقولہ جو کیپٹل فنڈ سے متعلق ہو۔

(۳) **کالج ایکسپنسز فنڈ** یعنی سرمایہ اخراجات کالج میں مندرجۂ ذیل مدات داخل ہیں۔

(الف) وہ روپیہ جو گورنمنٹ کے پرامیسری نوٹوں یا دیگر کفالت نامجات کے منافع سے وصول ہو جو کیپٹل فنڈ میں داخل ہیں۔

(ب) وہ روپیہ جو اُس جائداد غیر منقولہ سے وصول ہو جو کیپٹل فنڈ میں داخل ہے۔

(ج) وہ روپیہ اس جائداد غیر منقولہ سے وصول ہو جو کالج کی ملکیت ہو مگر کیپٹل فنڈ میں داخل نہیں۔

(د) وہ روپیہ جو جاگیرات اور یومیہائے دوامی سے وصول ہو۔

(ہ) وہ روپیہ جو گورنمنٹ سے بطور گرانٹ ان ایڈ کے ملے۔

(و) وہ روپیہ جو میونسپلٹی یا لوکل گورنمنٹ سے بطور گرانٹ کے ملے۔

(ز) وہ روپیہ جو فیس تعلیم سے وصول ہو

(ح) وہ روپیہ جو لوگوں نے بطور چندہ کے واسطے اخراجات کالج یا اسکالرشپوں یا انعاموں کے دیا ہو

(ط) منافع کتب مطبوعہ جو اس مد میں دیا گیا ہو۔

ان تینوں سرمایوں کے علاوہ ٹرسٹیوں کو جائز ہے کہ لوگوں کی درخواست پر روپیہ یا جائداد غیر منقولہ از قسم اراضی وحقوق زمینداری جو اپنی اولاد یا رشتہ داروں کی تعلیم کی غرض سے ٹرسٹیوں کے سپرد کرنا چاہیں اپنی سپردگی میں لیں اور حسب ہدایت اُس سے اخراجات تعلیم ادا کرتے رہیں اور جب امانت کی واپسی کا وقت آوے تو اُسکو مع تمام باقیات کے واپس کر دیں۔

ضمیمہ نمبر (۶)

تفصیل سرمایۂ دوامی

(الف) پرامیسری نوٹ وغیرہ

گورنمنٹ پرامیسری نوٹ متعلق سرمایۂ کالج	لوللعہ ؍
گورنمنٹ پرامیسری نوٹ متعلق اسکالرشپ و انعام	
عطیہ لارڈ ناتھہ بروک برائے مسلمان طالب علم	عہ ؍
عطیہ مہاراجہ مہندر سنگھ بکینہ باشی والی پٹیالہ برای ہندو و مسلمان طالب علم	سعہ ؍
عطیہ ناخدا محمد امین و غیرہ آف بمبئی برائے مسلمان طالب علم	صمہ ؍
عطیہ مولوی نظام الدین حسن بی اے از نام مسماۃ و تاج النسا بیگم برای مسلمان طالب علم	الـعہ ؍
عطیہ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس برائے مسلمان طالب علم۔	سمعہ ؍
عطیہ راجہ جیکشنداس بہادر از نام میور جوبلی انعام برائے ہندو طالب علم	الـعہ ماا ؍
عطیہ مسٹر ہیرلڈ کاکس برائے کیمبرج سپیکنگ پرائز	سا ؍
عطیہ مسز مکسن برائے سالانہ انعام	سا ؍
فکس ڈیپازٹ الہ آباد بنک میں برائے مسلمان طالب علم	للعمہ سا ؍
عطیہ خان بہادر حافظ عبدالکریم ۔ سی ۔ آئی ۔ ای ۔ برای مسلمان طالب علم	صمعہ ؍
پانچ حصہ اپر انڈیا کوپرل کمپنی لمیٹڈ لکھنؤ برای مسلمان طالب علم	صا ؍
میزان کل	لوـسا

تتمہ ضمیمہ نمبر (۶)

(ب) جاگیرات و روزینہ ہای دوامی

	سالانہ
(۱) جاگیر عطیہ گورنمنٹ ہز ہائنس نظام حیدرآباد دکن	[illegible]
(۲) جاگیر عطیہ نواب مختار الملک سر سالار جنگ مرحوم جی۔ سی۔ ایس۔ آئی	[illegible]
(۳) یومیہ دوامی عطیہ نواب محمد کلب علیخاں بہادر جنت آرامگاہ والی رامپور	[illegible]
(۴) یومیہ دوامی عطیہ مہاراجہ مہندر سنگھ بہادر بیکنٹھ باشی مہاراجہ پٹیالہ	[illegible]
(۵) عطیہ قاضی سید رضا حسین مرحوم از جائداد وقف	
(۶) یومیہ دوامی عطیہ ہز ہائنس مہاراجہ وزیانگرم بیکنٹھ باشی برای اسکالرشپ	[illegible]
(۷) نظامیہ اسکالرشپ معینہ گورنمنٹ ہز ہائنس نظام برای مسلمان طالب علم	[illegible]

(ج) بورڈنگ ہوس و بنگلہ جات جو اسکالرشپ کے لئے بنائے گئے

بورڈنگ ہوس نمبر (۱) معمدہ چودھری شیر سنگھ برائے اسکالرشپ ہندو و مسلمان طالب علم

بورڈنگ ہوس نمبر (۲ و ۳) // قاضی سید رضا حسین صاحب برای مسلمان طالب علم۔

بورڈنگ ہوس نمبر (۴ و ۵ و ۶) // مولوی سید فضل الرحمن صاحب برائے مسلمان طالب علم۔

بورڈنگ ہوس نمبر (۸ و ۹ و ۱۰) // آنریبل حاجی اسمٰعیل خاں صاحب برا مسلمان طالب علم۔

بورڈنگ ہوس نمبر (۲۹) // سید احمد خاں و مہدی علیخاں برائے ہندو و مسلمان طالبعلم۔

بورڈنگ ہوس نمبر (۳۳) معمرہ ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ برائے ہندو مسلمان طالبعلم

بنگلہ ہائے جدید ۔۔۔۔۔۔ // مہاراجہ چھترپور برائے انعام ہندو طلبا۔

بنگلہ ہائے جدید ۔۔۔۔۔۔ // محمدن ایسوسی ایشن علی گڈھ برای جوبلی انعام مسلمان طالبعلم

ضمیمہ نمبر (۷)

مقررہ سالانہ جلسے

مدرستہ العلوم کے عام جلسے اور دعوتیں وہاں کے رہنے والوں کی لائف کو نہایت پرلطف کردیتی ہیں اور طلبا کے دل و دماغ کو تازگی بخشنے اور اُنکی سوشل لائف کو ترقی دینے کے علاوہ اُنہیں قوت انتظامیہ پیدا کرتی ہیں۔ کیونکہ ان سب کا انتظام وہ خود کرتے ہیں اُنمیں عام مجمعوں میں شریک ہونے کا سلیقہ اور اُن موقعوں پر اسپیچیں دینے سے بسیاحتہ بیان کرنیکی قوت ہو جاتی ہے۔ ایسے غیر معمولی جلسے کالج میں اکثر ہوتے رہتے ہیں۔ یہاں صرف مقررہ سالانہ جلسوں کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے تفصیل کے ساتھ اگر دیکھنا منظور ہو تو مندرجہ ذیل صفحوں پر ملاحظہ فرمائیں

(۱) **کالج فونڈیشن ڈنر۔** ماہ دسمبر کی ۳۰۔ تاریخ کو مدرستہ العلوم کے اول قائم ہونے کی یادگار میں ایک بڑی دعوت دیجاتی ہے اور سٹریچی ہال کے اندر باہر خوب روشنی ہوتی ہے۔ کالج کے افسر اور ٹرسٹی اور طالب علم اور محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کے ممبر جب یہاں اجلاس ہوتا ہے شریک ہوتے ہیں اور بعد میں موقع کے مناسب چند مختصر اور دل خوش کن تقریریں اور سپیچوں کے بعد جلسہ برخاست ہو جاتا ہے۔

(۲) **پرائزانیول میٹنگ** - سالانہ امتحانات کے بعد کسی تاریخ کو یہ جلسہ تمام کامیاب طلبا، کو انعامات و تمغجات تقسیم کرنے کے لیئے منعقد ہوتا ہے۔

(۳) **برادر ہڈ ڈنر** - ماہ مارچ کی کسی تاریخ کو جبکہ کوئی عام تعطیل مثل ہولی کی تعطیل کے ہوتی ہے الاخوۃ کی طرف سے ایک دعوت دیجاتی ہے اس میں تمام پُرانے طلبا مدعو ہوتے ہیں۔ (صفحہ ۴۵)

(۴) **اینیورسری سٹڈنس یونین کلب معہ ایوننگ پارٹی** - ماہ نومبر کی کسی تاریخ کو کلب مذکور کے اول قائم ہونے کی یادگار میں یہ جلسہ ہوتا ہے۔ کلب خوب آراستہ اور روشن کیا جاتا ہے اور جلسہ سے ایک روز پہلے شام کیوقت دعوت دیجاتی ہی (صفحہ ۳۱)

(۵) **محفل میلاد شریف** یہ متبرک محفل ماہ ربیع الاول میں اور اگر تعطیل کلاں واقع ہوجائے تو اُسکے بعد بڑی دہوم سے کالج میں منعقد ہوتی ہے اور اسمیں خوب روشنی کیجاتی ہی (صفحہ ۱۹)

(۶) **جلسہ ختم قرآن شریف** ماہ رمضان المبارک کے آخر میں یہ جلسہ بڑے تکلف سے ہوتا ہے اور مسجد میں روشنی ہوتی ہے (صفحہ ۱۹)

(۷) **اتھیلٹیک اسپورٹس** . ماہ نومبر میں دو روز تک یہ جلسہ رہتا ہی۔ اسمیں طلبا، کا مختلف ورزشوں میں امتحان ہوتا ہے (صفحہ ۴۵)

(۸) **اینول میٹنگ ڈیوٹی** - سالانہ تعطیل کلاں سے پہلے کسی تاریخ کو انجمن الفرض کا جلسہ ہوتا ہے جس میں سالانہ رپورٹ پڑہی جاتی ہے اور چندہ جمع کرنیکے پرچے تقسیم کیئے جاتے ہیں (صفحہ ۴۳)

ضمیمہ نمبر (۸)

فہرست عہدہ داران مدرسۃ العلوم

نام صیغہ	نام عہدہ	نام عہدہ دار	تنخواہ
کالج	پرنسپل	مسٹر تھیوڈور بک بی اے	لہا
"	پروفیسر آف فلاسفی	مسٹر ٹی ڈبلیو آرنلڈ بی اے	صما ر
"	پروفیسر آف انگلش لٹریچر	مسٹر تھیوڈور ماریسن ایم اے	صما ر
"	پروفیسر تاریخ وسکنڈ پروفیسر انگلش	مسٹر ٹننگ بی اے	اما ر
"	پروفیسر قانون	مولوی سید کرامت حسین بیرسٹرایٹ لا	سا ر
"	پروفیسر ریاضی	بابو جادھب چندر چکرورتی ایم اے	ماصہ
"	اسسٹنٹ پروفیسر ریاضی	ضیاء الدین بی اے	سہ
"	پروفیسر عربی وفارسی	شمس العلماء مولوی محمد شبلی نعمانی	ما ر
"	ایضاً	مولوی سید عباس حسین	ما ر
"	پروفیسر سنسکرت	پنڈت شیو شنکر ترپتی	للعہ
"	لائبریرین	نذیر احمد بی اے۔ ایل ایل بی۔	سہ
اسکول	ہیڈ ماسٹر	مسٹر ڈبلیو سی ہورسٹ بی اے۔	صما ر
"	سکنڈ ماسٹر و پراکٹر بورڈنگ ہوس	سید ولایت حسین بی اے	ماصہ

اسکول	تھرڈ ماسٹر	سید کلن۔ ایم اے	لـہ/
"	فورتھ ماسٹر	شیخ بہادر علی ایم اے	معـہ/
"	ففتھ ماسٹر	بابو انبا پرشاد	سـہ/
"	سکستھ ماسٹر	سید ابو طالب بی اے	صـہ/
"	سونتھ ماسٹر	سید عبد الباسط بی اے	صـہ/
"	ایٹھتہ ماسٹر	منشی الطاف علی	للعـہ/
"	نائینتھ ماسٹر	منشی محمد سلیم	دعسـہ/
"	اکسٹرا ماسٹر	قمر علی ایم اے	عسـہ/
"	عربی مدرس	مولوی خلیل احمد	سـہ/
"	فارسی مدرس	مولوی نجف علیخاں	سـہ/
"	ہندی مدرس	پنڈت کدار ناتھ	عـہ/
بورڈنگ ہوس	اکونٹنٹ	منشی سعید احمد	صـہ/
"	سپرنٹنڈنٹ	نیاز محمد خاں بی اے	صـہ/
"	ہاسپٹل اسٹنٹ	ڈاکٹر شفاعت اللہ	معـہ/
"	ناظم امور دینیہ	مولوی محمد عبد اللہ	لـہ/
"	حافظ قرآن	حافظ الٰہی بخش	لعـہ/
"	رائیڈنگ ماسٹر (معلم سواری)	جمعدار دوست محمد خاں	دعسـہ/
"	فینسنگ ماسٹر (اُستاد بنوٹ)	محمد اکبر خان	عـہ/
"	ڈرل ماسٹر (معلم قواعد)	رضا خاں	عسـہ/

حصّہ دوم الفہرست

حصّہ دوم

الفہرست

تمہید

بخیال اس کے کہ مدرستہ العلوم کے طلبا آپس میں بہت بڑا قلبی اتحاد اور برادرانہ برتاو رکھتے ہیں اور کالج چھوڑنے کے بعد جب اُنہیں ملنے کا اتفاق ہوتا ہے تب بھی نہایت خلوص کے ساتھہ آپس میں مثل چند عزیزوں اور رشتہ داروں کے ملتے ہیں بلکہ جن لوگوں کا کسی وقت میں مدرستہ العلوم کا طالب علم ہونا ثابت ہوتا ہے اُن کے ساتھہ بھی اُسی خصوصیت سے ملتے ہیں اور اکثر ایک دوسرے کے حالات معلوم کرنے کے شایق رہتے ہیں۔ یہ مناسب معلوم ہوا کہ تمام پُرانے طلبا کی جنکا پتہ چل سکے ایک فہرست طیار کیجائے اور اُسکو ہر سال شایع کیا جائے تاکہ جملہ احباب اُس کے ذریعہ سے اپنے پُرانے دوستوں کے حالات معلوم کرتے رہیں اور اپنے تعلقاتِ باہمی ملاقات اور تجدید خیالات کے ذریعہ سے قائم رکھیں۔ اور اپنی یکدلی کو اسلامی ترقی کا ایک بڑا ذریعہ قرار دیکر اول اپنے قومی فرض کو پہچانیں اور پھر اپنی قومی ضرورتوں کا اندازہ کر کے اُن کے حصول اور اُنکی تکمیل میں کوشش کریں۔ اس طریقہ سے مدرستہ العلوم کے طلبا یقیناً تمام ملک پر اپنا اثر ڈالکر نہایت مفید۔ بکار آمد اور مہتم بالشان نتایج پیدا کر سکتے ہیں۔

ہمارے خیال میں یہ فہرست ایک ایسی چیز ہے جسکو مدرستہ العلوم کا ہر ایک طالب علم دل سے پسند کرتا ہے اور اُسکو اکثر اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ جب کسی دوست کا کچھ حال معلوم کرنا چاہتا ہے تو فوراً اُسکو ڈکشنری کی طرح لوٹ کر بتا دیتا ہے کہ اُسکا فلاں دوست کتنے سال تک کرکٹ یا فٹ بال ایلیون میں رہا۔ کس سال میں اُسنے یونیورسٹی کا امتحان پاس کیا اور کس جماعت سے اُسنے کالج چھوڑا۔ کہاں کا رہنے والا ہے۔ اور اگر اب کسی جگہ ملازم ہے تو کس عہدہ پر ممتاز ہے اور کہاں اُسکا قیام ہے۔ اور اگر اس سے زیادہ کچھ دریافت کرنا چاہتا ہے تو فوراً چند ورق پلٹ کر کبھی سٹڈنٹس یونین کلب کے افسروں کی فہرست میں اپنے دوست کے نام پر اُنگلی رکھ دیتا ہے۔ کبھی مڈل ہولڈرز میں اُسکا نام دیکھکر خوش ہو جاتا ہے۔ اور کبھی اپنا ہی نام سواری میں انعام پانے والوں کے سرے پر دیکھکر اُچھل پڑتا ہے۔ جب سفر میں جاتا ہے تو فہرست کو اپنے ساتھ رکھتا ہے اور جہاں کہیں ٹھہرتا ہے فوراً اپنی کتاب دیکھکر معلوم کر لیتا ہے کہ اس شہر میں اُس کے کالج فیلوز کون کون ہیں اور بلا خیال اسکے کہ اُسنے پہلے سے واقف ہے یا نہیں محض اس فہرست کو ذریعہ ملاقات قرار دیکر اُسنے بلا تامل ملتا ہے۔ اگر اُنکو الاخوہ کا ممبر بنانا چاہتا ہے تو ممبر بنا لیتا ہے۔ برادرہڈ کے لیئے ڈونیشن یا ڈیوٹی کے لیئے چندہ جمع کرنا چاہتا ہے تو اس میں اُنسے مدد لیتا ہے ورنہ محض ملاقات کر کے اپنے سچے دوستوں کی تعداد میں اضافہ کرتا ہے۔

اس مختصر فہرست سے یہ سمجھنا چاہیئے کہ بیس سال کے عرصہ میں صرف اتنے لوگوں نے اس کالج میں تعلیم پائی ہے۔ اس میں عموماً وہ بورڈرز مندرج ہیں جو کم از کم ایک سال تک

بورڈنگ ہوس میں رہے اور چوتھے کلاس تک تعلیم پائی۔ ڈی اسکالرز یعنے غیربورڈروں

میں سے تمام گریجویٹ خواہ اُن کے پتے معلوم ہیں یا نہیں اور صرف وہ انڈر گریجویٹ جن کے پتے معلوم ہیں لیئے گئے ہیں اور موجودہ بورڈروں میں سے صرف گریجویٹ خواہ وہ ایم اے کلاس میں پڑھتے ہیں یا کالج سے علیحدہ ہوگئے ہیں۔ مگر پرانے بورڈروں میں سے بھی صدہا طالب علم ایسے ہیں جو دس پانچ مہینے رہکر چلے گئے اُن کو درج نہیں کیا۔ صدہا ایسے ہیں جو لوئر سکول کلاسوں میں سالہا سال تک پڑھ گئے وہ بھی اکثر درج نہیں ہوئے اور صدہا ایسے ہیں جو کالج یا اپر اسکول کلاسوں میں ایک ایک یا دو دو سال پڑھ گئے مگر پتہ نہ معلوم ہونے یا نہو سکنے کی وجہ سے اُن کے نام نہیں لکھے گئے اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ ابھی یہ فہرست ناتمام بلکہ بالکل غیرمکمل ہے لیکن امید ہے کہ اسبار طبع ہونے کے بعد جبکہ سب احباب اس سے دلچسپی ظاہر کریں گے اور اس کی غلطیوں پر ہمکو متنبہ اور نئے پتوں سے مطلع کرکے اس میں ہمیں پوری امداد دیں گے تو یہ ایک نہایت مکمل اور مفید چیز ہو جائیگی۔ بالفعل اس میں چوتھی جماعت سے نیچے کے طلبار کے نام بہت کم لکھے ہیں مگر اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ ہم اسکو محدود کرنا چاہتے ہیں بلکہ جو صاحب خواہ انہوں نے کیسی ہی چھوٹی کلاس اور کسی قدر کم عرصہ تک مدرستہ العلوم میں تعلیم پائی ہو اس میں داخل ہونا چاہیں تو درخواست کرنے پر آیندہ کے لئے درج فہرست ہوسکیں گے۔ اس لیئے عام طور پر تمام احباب سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ ہمیشہ اپنے یا اپنے دوستوں کے متعلق نئے حالات اور نئے پتوں سے اڈیٹران میگزین خواہ امین الفرض کو مطلع کرتے رہا کریں تاکہ اس کے مطابق ایک فہرست مرتب ہوتی رہے۔ اور

سال تمام پراز سر نو چھاپ دی جایا کرے۔

ہدایات متعلق الفہرست

فہرست کے ملاحظہ کے وقت ناظرین حسب ذیل ہدایات کا لحاظ رکھیں

(۱) نام کے ساتھ جو ڈگری لکھی گئی ہے اُس سے یہ مراد ہے کہ یہاں کی تعلیم کے بعد کسی اور کالج میں ڈگری حاصل کی ہے اور دوسرے خانہ میں جو پاس لکھا ہے وہ مدرسۃ العلوم میں حاصل کیا ہے۔ مثلاً سراج احمد ایم اے۔ بی اے سنہ ۹۱ع یعنی سراج احمد نے یہاں سنہ ۱۸۹۱ع میں بی اے پاس کیا۔ اور پھر کسی دوسرے کالج میں ایم اے پاس کیا۔

(۲) حرف ک یا ف اور اُس ہندسہ سے جو اس میں لکھے ہیں یہ مراد ہے کہ فلاں شخص اتنے سال تک کرکٹ یا فٹ بال الیون میں رہا۔

(۳) جس پاس کے ساتھ سال لکھا ہے اُس سے یہ مُراد ہے کہ فلاں سال میں اُس امتحان کو پاس کیا اور جس کلاس کے سامنے کوئی سال نہیں اُس سے یہ مراد ہے کہ صرف اُس کلاس میں پڑھا مگر پاس نہیں کیا۔

(۴) اپر اسکول سے یہ مراد ہے کہ اسکول کی دوسری تیسری یا چوتھی کلاس میں پڑھا اور لوراسکول میں پانچویں اور پانچویں سے نیچے کی جماعتیں داخل ہیں۔

(۵) ایف اے اور انٹرمیجیٹ دونوں ایک درجہ اور ایک لیاقت کے امتحان ہیں۔ صرف فرق یہ ہے کہ وہی امتحان کلکتہ یونیورسٹی میں ایف اے اور الہ آباد یونیورسٹی میں انٹرمیجیٹ

کھلایا جاتا ہے۔

(۶) جو احباب اس دار ناپائدار سے رحلت کرگئے اُن کے نام بڑی فہرست میں نہیں ہیں صرف نتائج امتحانات او مختلف انجمنوں اور کلبوں کے ذیل میں اُنکو درج کیا گیا ہے

فہرست

طلبا مدرسۃ العلوم علی گڈہ بترتیب حروف تہجی معہ مائے سکونت و شغل و قیام حال

نمبر شمار	نام طالب علم	کہانتک پڑھا	سکونت	شغل و قیام حال
۱	ابراحسین	اپر اسکول	سلطانپور ضلع گڑگانوں	وطن
۲	ابراہیم خاں	انٹرنس سنہ ۸۹ و فرسٹ ایر	رڑکی ضلع سہارنپور	وطن
۳	ابن احمد	لوراسکول	بدایوں محلہ شیخ پٹی	وطن
۴	ابن مرتضیٰ	انٹرنس سنہ ۸۹	کوآٹ ضلع آرہ	وطن
۵	ابوالحسن کرا	انٹرنس کلاس	میرٹھ	میرٹھ کالج
۶	ابوالحسن	انٹرنس کلاس	علیگڈھ	ڈگری نویس منصفی ہاترس
۷	ابوالحسن	فرسٹ ایر	دہلی	وطن
۸	ابوطالب	بی اے سنہ ۹۳	پھر سر ریاست دھولپور	سکنڈ ماسٹر مدرسۃ العلوم علی گڈھ
۹	ابومحمد قاضی	اورینٹل ڈیپارٹمنٹ	کاندھلہ ضلع مظفرنگر	وکیل مظفرنگر
۱۰	احسان اللہ۔ موکوے	اپر اسکول	چریاکوٹ ضلع اعظم گڈھ	وکیل جونپور

نمبر شمار	نام طالب علم	کہاں تک پڑھا	سکونت	شغل و قیام حال
۱۱	احسان عظیم	لوراسکول	انبہٹہ ضلع سہارنپور	•
۱۲	احسان علی	انٹرنس ۸۵ء	•	•
۱۳	احمدالدین	اپراسکول	امروہہ ضلع مرادآباد	وطن
۱۴	احمد حسن	انٹرنس کلاس	الہ آباد	تحصیلدار نواب گنج ضلع بارہ بنکی
۱۵	احمد حسین سید	انٹرنس کلاس	منگلور ضلع سہارنپور	اپرنٹس تحصیل روڑکی
۱۶	احمد حسین	بی اے ۹۲ء	مرادآباد محلہ کسرول	سکنڈ ماسٹر مدرسہ رامپور
۱۷	احمد رضا	اسکول	میرٹھ	انسپکٹر پولیس جہانسی
۱۸	احمد سبحان کے	اپراسکول	پراگلپو ضلع چاٹگام بنگال	وطن
۱۹	احمد سعید سید	انٹرنس ۸۹ء و فرسٹ ایر	دہلی	ماسٹر دہلی عربک اسکول۔
۲۰	احمد علی سید	اپراسکول	بلگرام	سرشتہ دار مدار المہام۔ دارالشفا حیدرآباد دکن
۲۱	احمد علی سید	بی اے ۹۴ء	دہلی	ایم اے کلاس مدرستہ العلوم علی گڈھ
۲۲	احمد معظم	انٹرنس ۹۱ء و فرسٹ ایر	چریاکوٹ ضلع اعظم گڈھ	وطن
۲۳	اختر محمد خاں	انٹرنس ۸۲ء	خورجہ ضلع بلندشہر	تحصیلدار سنبھل ضلع مرادآباد
۲۴	ارادة اللہ مکلوکرک	انٹرنس ۹۱ء	پراگلپو ضلع چاٹگام بنگال	انگلستان
۲۵	اسلام احمد خاں	بی اے ۹۴ء	میرٹھ	ایم اے کلاس مدرستہ العلوم علی گڈھ
۲۶	اسلم حیات خاں	لوراسکول	•	اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گورداسپور

نمبر شمار	نام طالب علم	کہاں تک پڑھا	سکونت	شغل وقیام حال
۲۷	اسمعیل احمد خاں	اپر اسکول	فتح آباد ضلع آگرہ	تحصیلدار مچھلی شہر ضلع جونپور
۲۸	اسمعیل خاں	اپر اسکول	مدراس	ہیڈ کلارک محکمہ نہر حیدرآباد
۲۹	اشرف خاں	اپر اسکول	پشاور	وطن
۳۰	اصغر حسین	اپر اسکول	بڈولی ضلع مظفر نگر	وطن
۳۱	اسغر حسین	اپر اسکول	کاکوری ضلع لکھنؤ	.
۳۲	آغا حیدر	انٹرمیجیٹ ۹۱ء و فورتھ ایر	سہارنپور	وطن
۳۳	آغا حسین	لوئر اسکول	پور قاضی ضلع مظفر نگر	وطن
۳۴	آغا شجاعت حسین	فرسٹ ایر	.	گورکھپور
۳۵	آغا شوکت حسین	اپر اسکول	آگرہ	انسپکٹر پولیس مرزاپور
۳۶	آغا محمد حسین	اپر اسکول	نوبستہ۔ لکھنؤ	وطن
۳۷	آغا وجیہ حسن	اپر اسکول	دہلی	.
۳۸	آفتاب احمد خاں اسکوائر بی اے	انٹرنس ۸۶ء و سکنڈ ایر	کنجپورہ ضلع کرنال	بیرسٹر علی گڈھ
۳۹	افتخار حسین سید	انٹرنس ۸۹ء	موانا ضلع دہلی	تحصیلدار اوری ضلع جالون
۴۰	اقبال محمد	اپر اسکول	جالندھر	.
۴۱	اکبر حسین خاں	انٹرنس ۸۶ء	حیدرآباد دکن	پولیس حیدرآباد
۴۲	اکبر حسین سید	انٹرنس کلاس	الہ آباد	منصف شرقی بدایوں۔

نمبر شمار	نام طالب علم	کہاں تک پڑھا	سکونت	شغل و قیام حال
۴۳	اکبر حسین	روڑکی کلاس	پٹنہ	۰
۴۴	اکبر علی	اپر اسکول	چکاکول۔ اوڑیسا	۰
۴۵	اکرام اللہ۔ حافظ	انٹرنس سنہ ۹۴ع	جہالرا پاٹن	۰
۴۶	اکرام حسین۔ سید	انٹرنس سنہ ۸۳ع	۰	۰
۴۷	اکرام علی۔ سید	لوئر اسکول	ہاپوڑ ضلع میرٹھ	تحصیلدار الموڑہ
۴۸	اکرام علی	انٹرنس سنہ ۹۳ع	مرادآباد	پولیس جہانسی۔
۴۹	آل احمد۔ سید	انٹرمیجیٹ سنہ ۸۹	امروہہ ضلع مرادآباد	وطن
۵۰	آل احمد۔ سید	انٹرمیجیٹ سنہ ۹۱	امروہہ ضلع مرادآباد	نامزد ایکسائز پیشکار۔ مرادآباد
۵۱	آل احمد۔ سید	لوئر اسکول	منگلور ضلع سہارنپور	وطن
۵۲	الطاف احمد	اپر اسکول	بریلی	۰
۵۳	الہ بخش	انٹرنس سنہ ۸۸	لاہور	امین منصفی۔ میرٹھ
۵۴	امام علی۔ سید	اپر اسکول	مظفرپور	وطن
۵۵	امجد علیخاں	اپر اسکول	کاسگنج ضلع ایٹہ	۰
۵۶	امجد علی	لوئر اسکول	بجنور	فیروزپور
۵۷	امیر حسین	سکنڈ ایر	پیلی بھیت	وطن
۵۸	امیر علی۔ سید	لوئر اسکول	بلگرام	حیدرآباد کالج دارالشفا

نمبر شمار	نام طالب علم	کہاں تک پڑھا	سکونت	شغل و قیام حال
۵۹	امراؤ علی۔ سید	لوراسکول	ہاپوڑ ضلع میرٹھ	مالک باغیچہ چاء۔ سالی اوڈیار الموڑہ
۶۰	امیر محمد خاں	انٹرنس کلاس	دولت پور۔ بلندشہر	میونسپل کلارک بلندشہر
۶۱	امین الدین	روڑکی کلاس	ناگپور	سب اورسیر
۶۲	امین الدین حیدر	سکنڈ ایر	دہلی	اپرنٹس نائب تحصیلدار بدایوں
۶۳	امین الدین خاں	اپر اسکول	جھجر	٠
۶۴	امین اللہ۔ مولوی	انٹرنس سنہ ۸۳	سروئی ڈاکخانہ نونہرہ ضلع غازیپور	وکیل غازیپور محلہ مچھرہٹہ
۶۵	انبا پرشاد	ایف اے سنہ ۸۳ و فورتھ ایر	علی گڈھ	ففتھ ماسٹر مدرسۃ العلوم علی گڈھ
۶۶	انبالال	ایم اے سنہ ۹۲	جھالراپاٹن	ہیڈ کلارک دربار آفس جھالراپاٹن
۶۷	انعام عظیم	اپر اسکول	انبہٹہ ضلع سہارنپور	پولیس
۶۸	انوار الحق	اپر اسکول	میرٹھ	پولیس
۶۹	انوار کریم	اپر اسکول	فرید پور گیا	٠
۷۰	اودن چندر	بی اے سنہ ۸۹	علی گڈھ	وکیل علی گڈھ
۷۱	اولاد حسین سید	ایف اے سنہ ۸۶	متھرا	اسسٹنٹ کنزرویٹر محکمہ پیمایش کوہ منصوری
۷۲	ایسری پرشاد	بی اے سنہ ۸۲	٠	اسسٹنٹ انجنیر۔ ممالک متوسط
	ب			
۷۳	بابولال	بی اے سنہ ۸۸	میرٹھ	وکیل میرٹھ

نمبر شمار	نام طالب علم	کہاں تک پڑھا	سکونت	شغل وقیام حال
۷۴	باسط علی	سکنڈ ایر	متھرا	مترجم بندوبست سیونی چھپارا ممالک متوسط
۷۵	باقر حسن	لور اسکول	سہارنپور	.
۷۶	باقر علی۔ سید	فرسٹ ایر	حیدرآباد دکن	منصرم دوم تعلقہ دار حیدرآباد
۷۷	بدر الحسن۔ مولوی	ایف اے سنہ ۸۵ و تھرڈ ایر ایل ایل بی۔	کاندہلہ ضلع مظفرنگر	مترجم ہائیکورٹ الہ آباد
۷۸	بدر الدین	لور اسکول	لاہور	وطن
۷۹	بذل السبحان	اپر اسکول	پیراگلپور نزد آوگنج چاٹگام	وطن
۸۰	برکت اللہ	انٹرنس کلاس	گلی حکیمان۔ آگرہ	وطن
۸۱	بشارت حسین سید	اپر اسکول	بلگرام	تعلقہ دار نواب خانخانان بہادر الشفا [illegible]
۸۲	بشیر احمد	اپر اسکول	گڈھ مکتیسر ضلع میرٹھ	.
۸۳	بشیر احمد	بی اے سنہ ۹۵	دوستپور ضلع سلطانپور	وطن
۸۴	بشیر الحسن	انٹرنس سنہ ۹۱	جلالی ضلع علی گڈھ	وطن
۸۵	بلند رائے	انٹرنس کلاس	میرٹھ	.
۸۶	بنارسی داس ایم اے	بی اے سنہ ۸۸	مرادآباد	وطن
۸۷	بنودی لال	بی اے سنہ ۸۷	.	مترجم ہای کورٹ الہ آباد
۸۸	بہادر علی۔ شیخ	ایم اے سنہ ۹۲	الور	فورتھ ماسٹر مدرسۃ العلوم علی گڈھ
۸۹	بہار علی	اپر اسکول	چکروتہ	.

نقصا

نمبر شمار	نام طالب علم	کہاں تک پڑھا	سکونت	شغل وقیام حال
۹۰	بھگوانداس	بی اے سنہ ۹۷	بدایوں	ہیڈکلارک بندوبست ونامزد تحصیلدار بدایوں
۹۱	بینی مادہیے کار	بی اے سنہ ۹۴	.	.
	پ			
۹۲	پرمانند	انٹرنس کلاس	مرادآباد	گورنمنٹ پلیڈر۔ آلہ آباد
۹۳	پیارے لال	بی اے سنہ ۹۳	.	.
	ت			
۹۴	تاج محمد خاں	انٹرنس سنہ ۸۹	بلندشہر	.
۹۵	تراب علی	لوراسکول	حیدر آباد	وطن
۹۶	تفضل حسین	انٹرنس سنہ ۸۷	محمدآباد ضلع اعظم گڈہ	اپرنٹس منصفی محمدآباد
۹۷	تمیز الحسن کے	اورنٹیل ڈیپارٹمنٹ	کروندہ ضلع بجنور	محکمہ نہر مین یوپی ڈویزن
۹۸	تہذیب الحسن	اپراسکول	نہٹور ضلع بجنور	محکمہ نہر آگرہ ڈویزن
	ث			
۹۹	ثناء الحق مولوی	انٹرنس سنہ ۸۵	چریاکوٹ ضلع اعظم گڈہ	منصرم منصفی ڈلمئو۔ رائے بریلی۔
	ح			
۱۰۰	حامد حسن	انٹرنس سنہ ۹۰	چاندپور ضلع بجنور	
۱۰۱	حامد حسن	لوراسکول	ضلع مظفرنگر	وطن

نمبر شمار	نام طالب علم	کہاں تک پڑھا	سکونت	شغل و قیام حال
۱۰۲	حامد حسن	نور اسکول	.	محکمہ زراعت
۱۰۳	حامد علی۔ سید	انٹرنس سنہ ۸۹	دہلی	ہمیرپور
۱۰۴	حامد علی قاضی۔ بی اے	ایف اے سنہ ۹۲ و فورتھ ایر	متھرا	آگرہ کالج
۱۰۵	حامد علی	انٹرنس سنہ ۸۹	بریلی	میڈیکل کالج لاہور
۱۰۶	حامد علی سکنڈ ایر	سکنڈ ایر	سہارنپور۔ منڈی	وطن
۱۰۷	حامد علی	انٹرنس	نابہ	.
۱۰۸	حامد علیخاں اسکوئر	انٹرنس کلاس	امروہہ ضلع مراد آباد	بیرسٹر لکھنؤ
۱۰۹	حامد علیخاں اسکوئر	اپر اسکول	گورکھپور	بیرسٹر فیض آباد
۱۱۰	حامد علیخاں	انٹرنس سنہ ۸۹	علیگڈھ	میڈیکل کالج لاہور
۱۱۱	حامد علیخاں	بی اے سنہ ۹۳	فتحگڈھ	نائب تحصیلدار آنولہ ضلع بداوں
۱۱۲	حبیب احمد شاہ	لوئر اسکول	انبہٹہ ضلع سہارنپور	محکمہ پولیس پنجاب
۱۱۳	حبیب احمد	انٹرنس سنہ ۹۳	انبہٹہ ضلع سہارنپور	وطن
۱۱۴	حبیب اللہ اسکوئر۔ سید	اپر اسکول	کڑا ضلع الہ آباد	جنٹ مجسٹریٹ فتحگڈھ
۱۱۵	حبیب اللہ خاں	بی اے سنہ ۹۲	شاہجہاں پور	نائب تحصیلدار اترولی۔ ضلع علی گڈھ
۱۱۶	حبیب اللہ	انٹرنس سنہ ۹۳	بھوپال	.
۱۱۷	حسن امداد	اپر اسکول	محمد آباد ضلع اعظم گڈھ	اپرنٹس تحصیل محمد آباد

نمبر شمار	نام طالب علم	کہاں تک پڑھا	سکونت	شغل وقیام حال
۱۱۸	حسن محمد ک	بی اے ۹۲ء	جھانسی	الہ آباد
۱۱۹	حشمت اللہ خاں	اپر اسکول	رام پور	برٹش ایجنسی گلگت
۱۲۰	حفظ الرحمن	انٹرنس ۹۱ء	ہوشیار پور	·
۱۲۱	حمید الدین مولوی	بی اے ۹۵ء	اعظم گڈھ	وطن
۱۲۲	حمید اللہ خاں اسکولر بی اے افضل العلما سر بلند جنگ	فرسٹ ایر	دہلی	جج ہائیکورٹ حیدر آباد
۱۲۳	حمید حسن	اپر اسکول	امروہہ ضلع مراد آباد	
	خ			
۱۲۴	خلیل الرحمن ک	اپر اسکول	رئیس اُناو	وطن
۱۲۵	خلیل الرحمن	انٹرنس ۹۳ء	پٹنہ	·
۱۲۶	خورشید بیگ	اپر اسکول	اٹاوہ	حیدر آباد۔ قریب نظام کلب
۱۲۷	خورشید حسنخاں	اپر اسکول	شکار پور ضلع بلند شہر	وطن
۱۲۸	خورشید علیخاں	لور اسکول	باغپت ضلع میرٹھ	·
۱۲۹	خوشی محمد خاں	بی اے ۹۳ء	ہریا والا۔ گجرات پنجاب	اُستاد و اتالیق نواب بہادر مالیر کوٹلہ پنجاب
	د			
۱۳۰	داود بھائی	ایم اے ۹۴ء	برہانپور۔ محلہ داؤد پورہ	مالک متوسط۔ وطن

نمبر شمار	نام طالب علم	کہاں تک پڑھا	سکونت	شغل و قیام حال
۱۳۱	درلب سہائے	بی اے سنہ ۹۵	بدایوں	
۱۳۲	دل احمد حافظ	بی اے سنہ ۹۲	بہرہ ضلع شاہپور	سکنڈ ماسٹر بہرہ اسکول
۱۳۳	دولاری لال	بی اے سنہ ۹۲	علیگڈھ	مطبع منشی نول کشور لکھنؤ
۱۳۴	دھنپت رائے	بی اے سنہ ۹۱	رائے بریلی	حیدرآباد دکن
۱۳۵	دیبی پرشاد	بی اے سنہ ۹۵	•	•
۱۳۶	دیبی داس	بی اے سنہ ۹۱	پنجاب	•
	ذ			
۱۳۷	ذوالفقار علی خاں	سکنڈ ایر	ریاست رامپور	قانونگوی۔ اوریا ضلع اٹاوہ
	ر			
۱۳۸	رام سروپ	بی اے سنہ ۸۹	•	•
۱۳۹	رام پال سنگہ۔ راجہ	انٹرنس سنہ ۸۳	رائے بریلی	وطن
۱۴۰	رحمن حسین خاں	انٹرنس سنہ ۸۵ و سکنڈ ایر	شاہجہاں پور	تحصیلدار بدایوں
۱۴۱	رحمت خاں	اپر اسکول	خورجہ ضلع بلند شہر	پولیس۔ لکھنؤ۔
۱۴۲	رحیم بخش کے	انٹرنس سنہ ۸۳	بہیا ضلع آرہ	میر منشی فوج
۱۴۳	رشید الدین	انٹرنس سنہ ۹۲	اعظم گڈہ	قرق امین تحصیل دیوگام۔ اعظم گڈہ
۱۴۴	رضا علی سید	بی اے سنہ ۹۲	متھرا	اسسٹنٹ سب ڈپٹی اوپیم ایجنٹ مینپوری

نمبر شمار	نام طالب علم	کہاں تک پڑھا	سکونت	شغل و قیام حال
۱۴۵	رفیق اللہ خاں	اپر اسکول	ایٹہ	۔
۱۴۶	رکن الدین	اپر اسکول	شیرکوٹ ضلع بجنور	کلارک ڈاکخانہ۔ لکھنؤ
۱۴۷	رگھبیر سنگھ	بی اے سنہ ۹۴	میرٹھ	۔
۱۴۸	روشن لال اسکوئر	ایف اے سنہ ۸۰	فرید پور ضلع بریلی	بیرسٹر الہ آباد
۱۴۹	رؤف الدین	اپر اسکول	بھوپال	۔
۱۵۰	رؤف الحسن	لوئر اسکول	کاندھلہ ضلع مظفرنگر	الہ آباد۔ بہادر گنج
۱۵۱	ریاض الحسن شیخ	اپر اسکول	سانبھر علاقہ جیپور	۔
۱۵۲	ریاض حسن	اپر اسکول	الہ آباد	وطن
	ز			
۱۵۳	زاہد علیخاں اسکوئر	اپر اسکول	گورکھپور	ڈپٹی کلکٹر رائے بریلی
۱۵۴	زین الدین سید کاظ	بی اے سنہ ۹۴	علی گڈھ	ایم اے کلاس علی گڈھ
۱۵۵	زین العابدین سکور سید	لوئر اسکول	بلگرام	بیرسٹر الہ آباد
۱۵۶	زین العابدین خاں	انٹرنس سنہ ۹۰	دہلی	سب انسپکٹر پولیس متھرا
	س			
۱۵۷	ستیش چندر ایم اے	ایف اے سنہ ۸۸	بنگال	پروفیسر ھگلی کالج
۱۵۸	سجاد حسین خواجہ ک	بی اے سنہ ۰۴	پانی پت ضلع کرنال	ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس۔ کرنال

نمبر شمار	نام طالب علم	کہاں تک پڑھا	سکونت	شغل و قیام حال
۱۵۹	سخاوت حسین مولوی بی اے	سکنڈ ایر	پیلی بھیت	سکنڈ ماسٹر الموڑہ اسکول
۱۶۰	سراج الحسن	اپر اسکول	امان پور ضلع ایٹہ	۰
۱۶۱	سراج الحسن	اپر اسکول	بجنور	۰
۱۶۲	سراج احمد ایم اے	بی اے سنہ ۹۱	بانس بریلی	اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ناگپور
۱۶۳	سراج الدین	اپر اسکول	حیدرآباد دکن	وطن
۱۶۴	سردار حسین	اپر اسکول	کرنال	مثل خواں علاقہ قرم کوہاٹ
۱۶۵	سرفراز بخش ک ا	انٹرنس سنہ ۸۹	مراد آباد	نائب تحصیلدار داتاگنج۔ بدایوں
۱۶۶	سرفراز حسین	سکنڈ ایر	دہلی	کلارک کمسریٹ آفس میرٹھ
۱۶۷	سعد اللہ خاں	لوئر اسکول	رامپور	مراد آباد
۱۶۸	سعید الدین۔ پیرجی	لوئر اسکول	حیدرآباد دکن	وطن
۱۶۹	سعید الدین	تھرڈ ایر	اناؤ	واصل باقی نویس اناؤ
۱۷۰	سلطان احمد خاں سکوڑی بی اے	انٹرنس سنہ ۸۵ و سکنڈ ایر	گنجپورہ ضلع کرنال	بیرسٹر دہلی
۱۷۱	سلطان الزمان	انٹرنس کلاس	ینوتنی ضلع اناؤ	۰
۱۷۲	سلطان حسن سید	انٹرنس سنہ ۹۰	بڈولی ضلع مظفرنگر	نائب تحصیلدار نکوڑ ضلع سہارنپور
۱۷۳	سلطان حسن	اپر اسکول	انبالہ	پولیس پٹیالہ
۱۷۴	سندر لال	انٹرنس سنہ ۹۱ و سکنڈ ایر	علی گڈہ	ورکشاپ علی گڈہ

نمبر شمار	نام طالب علم	کہاں تک پڑھا	سکونت	شغل و قیام حال
١٧٥	سید جان	انٹرنس سنہ ۸۱	الہ آباد	پیشکار عدالت کلکٹری الہ آباد
١٧٦	سید حسین	بی اے سنہ ۸۳	متھرا	منصف اجمیر
١٧٧	سید حسین	ایف اے سنہ ۸۷	پہرسر ضلع بھرت پور	۰
١٧٨	سید کلن	ایم اے سنہ ۸۷	شاہجہاں پور	تھرڈ ماسٹر مدرستہ العلوم علی گڈھ
١٧٩	سید مصطفےٰ	لوراسکول	حیدرآباد	وطن
	ش			
١٨٠	شاکر علی	اپراسکول	علی گڈھ	۰
١٨١	شاہ محمد خاں کلا	اپراسکول	دولت پور ضلع بلند شہر	انسپکٹر پولیس جلیسر ضلع ایٹہ
١٨٢	شبیر حسین	انٹرنس سنہ ۸۷	جلالی ضلع علی گڈھ	محرر اجرای ڈگری سب ججی علی گڈھ
١٨٣	شریف الحسن	انٹرنس کلاس	سامانہ علاقہ پٹیالہ	وطن
١٨٤	شفیع الزماں	انٹرمیجیٹ سنہ ۸۹	ضلع الہ آباد	ہیڈ ماسٹر اسلامیہ اسکول اعظم گڈھ
١٨٥	شکور بخش قادری	بی اے سنہ ۹۵	بدایوں سوتہ	تیاری ایم اے - وطن
١٨٦	شمس الحسن حافظ	ایف اے سنہ ۸۷ و فوتتہ ایہ	کاندھلہ ضلع مظفر نگر	ایکسائز پیشکار و نامزد تحصیلدار مظفر نگر
١٨٧	شمس الدین	انٹرنس کلاس	بنارس	الہ آباد
١٨٨	شمس الہدی	لوراسکول	پٹنہ	۰
١٨٩	شمس عالم	انٹرنس کلاس	پیلی بھیت	حیدرآباد

نمبر شمار	نام طالب علم	کہاں تک پڑھا	سکونت	شغل وقیام حال
۱۹۰	شمبھوناتھ	بی اے سنہ ۸۵ء	میرٹھ	وکیل میرٹھ
۱۹۱	شوکت علی	انٹرنس سنہ ۸۷ء	بدن پور کملریہ ضلع فتحپور ہسوا	۰
۱۹۲	شوکت علیخاں ک ف	بی اے سنہ ۹۴ء	رامپور	رامپور
۱۹۳	شوکت علی بھوپالی	بی اے سنہ ۹۵ء	فرخ آباد	بھوپال
۱۹۴	شیر شاہ - خاں	بی اے سنہ ۹۴ء	بستی دانشمندان جالندہر	جالندہر شہر
	ص			
۱۹۵	صبغۃ اللہ	ایف اے سنہ ۸۹ و فوقانیہ	امروہہ ضلع مرادآباد	وطن
۱۹۶	صمصام الدین کا	انٹرنس سنہ ۹۲ء	بمبئی کہاٹی پوڑ گلی نمبر ۵	محکمہ ڈاک بمبئی
	ض			
۱۹۷	ضمیر حسن	لوراسکول	سمبلہیڑہ ضلع مظفرنگر	وطن
۱۹۸	ضیاء الحسن	لوراسکول	بلگرام	۰
۱۹۹	ضیاء الحق	انٹرنس کلاس	علی گڈہ	عدالت دیوانی علی گڈہ
۲۰۰	ضیاء الدین	بی اے سنہ ۹۵ء	میرٹھ	اسٹنٹ پروفیسر مدرستہ العلوم علی گڈہ
	ط			
۲۰۱	طاہر حسن	اپر اسکول	سہارنپور	تحصیلدار جالون

نمبر شمار	نام طالب علم	کہانتک پڑہا	سکونت	شغل وقیام حال
۲۰۲	طفیل احمد ک ۶	انٹرمیجیٹ ۸۹ء و فورتھ ایر	منگلور ضلع سہانپور	سب رجسٹرار کلاس ضلع علی گڈہ
۲۰۳	طفیل احمد حافظ	اپر اسکول	گورکھپور	سررشتہ دار کمشنری۔ گورکھپور
	ظ			
۲۰۴	ظریف احمد ک ف ۹۴	اپر اسکول	تہانہ بہون مظفرنگر	وطن
۲۰۵	ظفر احمد	اپر اسکول	حصار	.
۲۰۶	ظفر علیخاں	بی اے ۹۵ء	وزیر آباد	پرائیویٹ سکرٹری نواب محسن الملک بہادر لیفٹنٹ ہوم [illegible]
۲۰۷	ظفر محمد	اپر اسکول	جہانسی	وطن
۲۰۸	ظہور الحسن	انٹرنس ۸۹ء	جہنجانہ ضلع مظفرنگر	انگلش آفس سلطانپور۔
۲۰۹	ظہور حسن	اپر اسکول	بدایوں شیخ پٹی	وطن
۲۱۰	ظہور حسین ف ۲	سکنڈ ایر	میرٹہ	پولیس۔ لکہنؤ۔
۲۱۱	ظہیر عالم۔ شاہ	اپر اسکول	غازیپور	تحصیلدار چنار ضلع میرزاپور نامزد ڈپٹی کلکٹر
	ع			
۲۱۲	عاشق حسین	اپر اسکول	بلگرام	حیدرآباد دکن
۲۱۳	عباس حسین۔ سید	انٹرنس ۸۹ء سکنڈ ایر	بڈہولی ضلع مظفرنگر	وطن
۲۱۴	عبد الباری	انٹرنس ۹۲ء	میرٹہ	کلارک دفتر کمشنری۔ میرٹہ
۲۱۵	عبد الباسط	بی اے ۹۴ء	شاہجہانپور	ماسٹر مدرستہ العلوم علی گڈہ

نمبر شمار	نام طالب علم	کہاں تک پڑھا	سکونت	شغل و قیام حال
۲۱۶	عبدالحق۔ ماسٹر	انٹرنس سنہ ۹۲	علیگڈھ	رامپور
۲۱۷	عبدالحق	بی اے سنہ ۹۵	ہاپوڑ ضلع میرٹھ	بمبئی
۲۱۸	عبدالحکیم ف	فورتھ ایر	دہرہ دون نیو روڈ نمبر ۸	میونسپل ہیڈ کلارک۔ دہرہ دون
۲۱۹	عبدالحی سید۔ ک ۲	انٹرنس کلاس	منگلور ضلع سہارنپور	وطن
۲۲۰	عبدالخالق ہنطوری	لوئر اسکول	میسور چھاؤنی	وطن
۲۲۱	عبدالرحمٰن	بی اے سنہ ۹۲	لکھنؤ	ہیڈ ماسٹر لوور اسکول ڈیرہ اسمٰعیل خاں
۲۲۲	عبدالرحمٰن	فرسٹ ایر	لودہیانہ	سہارنپور
۲۲۳	عبدالرحمن ک ۳	اپر اسکول	حیدرآباد	حیدرآباد
۲۲۴	عبدالرحیم	انٹرنس سنہ ۹۳	امروہہ ضلع مرادآباد	سب انسپکٹر پولیس بانس بریلی۔
۲۲۵	عبدالرزاق	انٹرنس سنہ ۹۲	رامپور	سب انسپکٹر پولیس بنارس
۲۰۶	عبدالرزاق ک ۱	اپر اسکول	ناگپور	.
۲۲۷	عبدالرشید خاں	انٹرنس سنہ ۹۴ و فرسٹ ایر	علی گڈہ	مترجم حجی پیلی بھیت۔
۲۲۸	عبدالرؤف اسکویر سید ک ۴	انٹرنس سنہ ۹۴ و فرسٹ ایر	محمدآباد ضلع اعظم گڈہ	بیرسٹر الہ آباد
۲۲۹	عبدالسلام	بی اے سنہ ۹۳	اعظم گڈہ	ہیڈ ماسٹر انجمن اسلامیہ جبلپور
۲۳۰	عبدالشکور خاں	اپر اسکول	علی گڈہ	وکیل علی گڈہ
۲۳۱	عبدالصمد	بی اے سنہ ۹۵	جالندہر	.

نمبر شمار	نام طالب علم	کہاں تک پڑھا	سکونت	شغل و قیام حال
۲۳۲	عبدالطاہر ک ۴	اپر اسکول	میسور چھاونی	وطن
۲۳۳	عبداللطیف مولوی	انٹرنس سنہ ۸۲	سید پور ضلع غازیپور	منصف اکبرپور ضلع کانپور
۲۳۴	عبداللطیف	انٹرنس سنہ ۹۴	منگلور ضلع سہارنپور	ریفرنس کلارک دفتر نہر متھرا
۲۳۵	عبدالعزیز بیگ	انٹرنس سنہ ۹۰	قصور ضلع لاہور	میڈیکل کالج لاہور
۲۳۶	عبدالعزیز خاں	اپر اسکول	فرخ آباد فتحگڈھ	وطن
۲۳۷	عبدالعلی۔ خواجہ ک ۲	بی اے سنہ ۸۹	دہلی	وکیل علی گڈھ
۲۳۸	عبدالعلی خاں	لوراسکول	رئیس ہیکیم پور ضلع علی گڈھ	وطن
۲۳۹	عبدالغفور	انٹرنس سنہ ۹۴	منگلور ضلع سہارنپور	وطن
۲۴۰	عبدالغفور	فرسٹ ایر	گورکھپور	•
۲۴۱	عبدالغنی۔ مولوی	انٹرنس کلاس	پٹنہ	ترپ بازار محی الدین بادشاہ کا باغ۔ حیدرآباد
۲۴۲	عبدالغنی۔ مولوی	لوراسکول	سہارنپور	وکیل حیدرآباد۔ کہنہ گوشہ
۲۴۳	عبدالقادر ف ۲	بی اے سنہ ۹۳	سیلم۔ مدراس	ملازم ریاست ٹیکم پور
۲۴۴	عبدالقادر	انٹرنس کلاس	کوہاٹ	کلارک کمسریٹ راولپنڈی
۲۴۵	عبدالقدیر	لوراسکول	امروہہ ضلع مرادآباد	•
۲۴۶	عبدالکریم خاں	فرسٹ ایر	اترولی ضلع علی گڈھ	وطن
۲۴۷	عبدالمجید سید۔ ک	انٹرنس سنہ ۸۵ و فرسٹ ایر	دہلی	اسسٹنٹ مینیجر سکرٹریٹ ریلوے بیرنج

حیدرآباد ترپ بازار محی الدین بادشاہ کا باغ۔

نمبر شمار	نام طالب علم	کہاں تک پڑھا	سکونت	شغل و قیام حال
۲۴۸	عبدالمجید بیگ	انٹرنس سنہ ۹۴	قصور۔ لاہور	.
۲۴۹	عبدالمجید خاں۔ نواب	ایف اے سنہ ۹۱	نجیب آباد۔ بجنور	سکرٹری کونسل آف سٹیٹ رامپور
۲۵۰	عبدالوہاب کرد	انٹرنس سنہ ۹۰	بھوپال	میڈیکل کالج لاہور
۲۵۱	عبدالوحید خاں	اپر اسکول	بگراسی ضلع بلند شہر	اسسٹنٹ جنرل سپرنٹنڈنٹ دفتر کلکٹری
۲۵۲	عبداللہ خاں	انٹرنس سنہ ۹۰	رامپور	مراد آباد
۲۵۳	عبداللہ۔ شیخ	بی اے سنہ ۹۵	بہرہ ضلع شاہپور	مدرسۃ العلوم علی گڈھ
۲۵۴	عترت حسین	انٹرنس سنہ ۷۷	.	.
۲۵۵	عترت حسین۔ ابو حامد	بی اے سنہ ۹۴	پہرسر ضلع ہوڈلپور	سید پور ضلع غازی پور
۲۵۶	عزیز الحسن۔ حافظ	انٹرنس سنہ ۸۸	کاندہلہ ضلع مظفرنگر	نقل نویس ججی علی گڈھ
۲۵۷	عزیز حسن	سکنڈ ایر	فتحگڈھ	انگلش کلارک کلکٹری اعظم گڈھ
۲۵۸	عزیز حسین	سکنڈ ایر	بداوں	ڈگری نویس منصفی علی گڈھ
۲۵۹	عزیز مرزا۔ مولوی	بی اے سنہ ۸۷	دہلی	مددگار معتمد عدالت کوتوالی و امور عامہ حیدرآباد
۲۶۰	عسکری۔ میر	اپر اسکول	حیدرآباد	وطن
۲۶۱	عشق حسن۔ بی اے	تھرڈ ایر	نہٹور۔ ضلع بجنور	ایم اے کلاس آگرہ کالج
۲۶۲	عطاء الرحمن	فورتھ ایر	کلکتہ	ہیڈ کلارک ایکسائز۔ پٹنہ
۲۶۳	عطا حسین	فرسٹ ایر	بنارس دال منڈی	پولیس کانپور

نمبر شمار	نام طالب علم	کہاں تک پڑھا	سکونت	شغل وقیام حال
۲۶۴	علاء الحسن	بی اے ۹۳ء	کاندھلہ ضلع مظفر نگر	ڈپٹی کلکٹر بدایوں
۲۶۵	علی احمد حسن علی اسکوئر سی۔ ایس	اپر اسکول	کراچی	سول سرونیٹ
۲۶۶	علی احمد سید	بی اے ۹۴ء	تلہر ضلع شاہجہانپور	وطن
۲۶۷	علی احمد خاں	بی اے ۹۴ء	جالندھر	ضلع میرٹھ
۲۶۸	علی اکبر حسن علی	فرسٹ ایر	کراچی	انگلستان
۲۶۹	علی اکبر	فرسٹ ایر	جالندھر	ہیڈ ماسٹر کرانہ ضلع مظفر نگر
۲۷۰	علی اوسط۔ سید	انٹرنس کلاس	میرٹھ	انگلستان۔ بیرسٹری کے لیئے
۲۷۱	علی حسین خاں ک ۲	انٹرنس کلاس	مدراس	تحصیلدار سندیلہ ضلع ہردوئی۔
۲۷۲	علی جواد	اپر اسکول	ہنڈیا ضلع الہ آباد	قانون گو سے ایٹہ
۲۷۳	علی رضا	انٹرنس ۸۹ء و فرسٹ ایر	محمد آباد ضلع اعظم گڈھ سیدواڑہ	کلارک ڈپٹی انسپکٹر مدارس۔ الہ آباد
۲۷۴	علی ضامن	فرسٹ ایر	اعظم گڈھ	پولیس سکول الہ آباد
۲۷۵	علی عابد	انٹرنس ۹۲ء	منڈاور ضلع بجنور	پولیس آگرہ
۲۷۶	علی گوہر	فرسٹ ایر	پنجاب	پولیس آگرہ
۲۷۷	علی مظہر	انٹرنس کلاس	نجیب آباد	روڑکی

نمبر شمار	نام طالب علم	کہاں تک پڑھا	سکونت	شغل و قیام حال
٢٧٨	عماد اللہ خاں	انٹرنس سنہ ٩٠	رامپور	سپرنٹنڈنٹ کارخانجات رامپور
٢٧٩	عنایت اللہ محمد	بی اے سنہ ٩٠	دہلی	وطن
٢٨٠	عنایت اللہ	انٹرنس سنہ ٨٩	علی گڈہ	نقل نویس ججی علیگڈہ
٢٨١	عنایت حسین میر	انٹرنس سنہ ٨٩ و سکنڈ ایر	سامانہ علاقہ پٹیالہ	پٹیالہ
٢٨٢	عوض علی بیگ	انٹرمیجیٹ سنہ ٩١	فتحگڈہ	سکنڈ ماسٹر ایڈیڈ اسکول فرخ آباد
	غ			
٢٨٣	غلام الثقلین	بی اے سنہ ٩٣	پانی پت ضلع کرنال	مدرسۃ العلوم علی گڈہ
٢٨٤	غلام باری بی اے	ایل ایل بی سنہ ٩٤	لاہور	ہوشیار پور
٢٨٥	غلام جیلانی خاں	انٹرنس کلاس	بستی دانشمندان جالندہر	جمعدار فوج جزیرہ ہانگکانگ
٢٨٦	غلام جیلانی	اپر اسکول	حیدرآباد	وطن
٢٨٧	غلام علی	انٹرنس سنہ ٩٠ و سکنڈ ایر	سورت	•
٢٨٨	غلام محمد حسینخاں بی اے	لا کلاس	دہلی	وطن
٢٨٩	غلام محی الدین خاں	بی اے سنہ ٩٥	بستی دانشمندان جالندہر	•
٢٩٠	غیاث الدین	انٹرنس سنہ ٩٣	سورت	•
٢٩١	غضنفر علیخاں	سکنڈ ایر	مراد آباد	اپرنٹس نائب تحصیلدار مراد آباد
	ف			

نمبر شمار	نام طالب علم	کہاں تک پڑھا	سکونت	شغل و قیام حال
۲۹۲	فتح علیخاں۔	لوور اسکول	بوڑھانسی ضلع علیگڈہ	اہلمد فوجداری بلندشہر
۲۹۳	فخرالدین	اسکول	حیدرآباد	جادرگھاٹ حیدرآباد
۲۹۴	فخرالدین اسکولر	اسکول	.	بیرسٹر۔ لکھنو
۲۹۵	فداحسین	فرسٹ ایر	ریواڑی گڑگانواں	پولیس اسکول الہ آباد
۲۹۶	فداعلی ک ۳	انٹرمیجیٹ سنہ ۹۶	مراد آباد	پراویٹ سکرٹری آنریبل حاجی
			.	اسمٰعیل خاں بہادر۔ علی گڈہ
۲۹۷	فریدالدین	سکنڈ ایر	میرٹھ	ہیڈ کلارک بندوبست سلطانپور
۲۹۸	فصیح الدین اسکولر	لوور اسکول	بلگرام	بیرسٹر حیدرآباد
۲۹۹	فضل الشیخ بی اے	انٹرنس سنہ ۸۰	سیدپور ضلع غازیپور	ٹیچر غازی پور اسکول
۳۰۰	فضل حسین سید	اپر اسکول	بلگرام	دیوان خانخانان بہادر دارالشفا حیدرآباد
۳۰۱	فضل حق	بی اے سنہ ۹۴	بہرہ ضلع شاہپور	ملازم ریاست چترپور
۳۰۲	فیض احمد خاں	انٹرنس سنہ ۹۰	علی گڈہ	محرر متفرقات منصفی ہاتھرس علیگڈہ
۳۰۳	فیض الحسن	بی اے سنہ ۹۵	دہلی۔ گلی شاہ تارا	وطن
	ق			
۳۰۴	قاسم حسن	اپر اسکول	بدایوں	وطن
۳۰۵	قاسم حسین	انٹرنس سنہ ۸۵	امروہہ ضلع مراد آباد	.

نمبر شمار	نام طالب علم	کہاں تک پڑھا	سکونت	شغل و قیام حال
۳۰۶	قاسم علیخاں	اورینٹل ڈیپارٹمنٹ	بریلی	امین منصفی علی گڈھ
۳۰۷	قیسم بیگ چغتائی مرزا	بی اے سنہ ۸۹	آگرہ	ڈپٹی کلکٹر۔ غازی پور
۳۰۸	قطب الدین احمد خاں	بی اے سنہ ۹۴	دہلی	علی گڈھ مدرسۃ العلوم
۳۰۹	قطب الدین قاضی	اپر اسکول	ملکہ پور صوبہ برار	·
۳۱۰	قمر الدین	اپر اسکول	لاہور	سب انسپکٹر پولیس پشاور
۳۱۱	قمر الہدیٰ	لو اسکول	پٹنہ	انگلستان۔ بیرسٹری کے لئے
۳۱۲	قمر علی	ایم اے سنہ ۹۴	بریلی	اکسٹرا ٹیچر مدرسۃ العلوم علی گڈھ
	ک			
۳۱۳	کاظم حسین	اپر اسکول	مراد آباد	پولیس اٹاوہ
۳۱۴	کامتا پرشاد ہکو۔ ایم ڈی	ایف اے سنہ ۸۰	·	سرجن
۳۱۵	کبیر الدین احمد	ایف اے سنہ ۸۵	کلکتہ	·
۳۱۶	کدار ناتھ مکرجی	بی اے سنہ ۸۵	·	·
۳۱۷	کلب علی بیگ بی اے	ایف اے سنہ ۸۴ و فوقانیہ	مراد آباد	پرائیویٹ سکرٹری راجہ امیر حسن خاں بہادر محمود آباد اودھ
۳۱۸	کمال الدین خاں	انٹرنس سنہ ۸۹ و سکنڈ ایر	چکلہ باری خاں سورت	وطن
۳۱۹	کنور گوپال	انٹرنس سنہ ۸۷ و سکنڈ ایر	علی گڈھ	انگلش کلارک دیوانی علی گڈھ
	ل			

نمبر شمار	نام طالب علم	کہانتک پڑھا	سکونت	شغل و قیام حال
۳۲۰	لطیف حسین خاں	انٹرنس کلاس	شکارپور ضلع بلندشہر	ناظر منصفی ہاتھرس علی گڈھ
۳۲۱	لکشمی نراین۔ کنور ڈوبے	بی اے ۸۷ء	علی گڈھ	•
۳۲۲	لوکمنداس	انٹرنس ۸۸ء	علیگڈھ	وکیل علی گڈھ
۳۲۳	لیاقت حسین۔	اپر اسکول	منگلور ضلع سہارنپور	پولیس۔ برلہ ضلع علی گڈھ
	م			
۳۲۴	مجید اللہ خاں اسکوئر	اپر اسکول	دہلی	بیرسٹر علی گڈھ
۳۲۵	محبوب حسن	سکنڈ ایر	شاہجہانپور	پولیس۔ جونپور
۳۲۶	محبوب عالم مولوی	انٹرنس ۸۷ء	گوجرانوالہ۔ پنجاب	ہیڈ اسسٹنٹ دفتر کمشنری جنرل کوہ منصوری
۳۲۷	محفوظ علی۔ سید	بی اے ۹۵ء	بدایوں۔ سید باڑہ	تیاری ایل ایل بی۔ وطن
۳۲۸	محمد حسن	سکنڈ ایر	جونپور	وطن
۳۲۹	محمد احمد اسکوئر کے	انٹرنس کلاس	امروہہ ضلع مراد آباد	بیرسٹر بنگلور۔ مدراس
۳۳۰	محمد احمد الدین اسکوئر بی اے	انٹرنس ۸۵ء	دہلی	ڈپٹی کلکٹر الہ آباد
۳۳۱	محمد اختر	اپر اسکول	شاہجہانپور	وطن
۳۳۲	محمد اسحاق بی اے	انٹرنس ۸۳ء	محمد آباد ضلع اعظم گڈھ	ججمنٹ اڈیٹر ہائیکورٹ الہ آباد
۳۳۳	محمد اسمعیل خاں اسکوئر	انٹرنس کلاس	میرٹھ	بیرسٹر۔ دہلی
۳۳۴	محمد اسمعیل	اپر اسکول	گنگوہ ضلع سہارنپور	•

نمبر شمار	نام طالب علم	کہاں تک پڑھا	سکونت	شغل و قیام حال
۳۳۵	محمد اظہار علی	فرسٹ ایر	.	بستی
۳۳۶	محمد اکبر	اسکول	لاہور	انگلستان۔ بیرسٹری کے لیئے
۳۳۷	محمد امین ک ۱۰	انٹرنس ۸۶ و سکنڈ ایر	جالندھر	کورٹ انسپکٹر۔ شاہجہان پور
۳۳۸	محمد آیت اللہ	انٹرنس سنہ ۸۳	پٹنہ	انگلستان۔ بیرسٹری کے لئے
۳۳۹	محمد باقر	اسکول	.	اہلمد کلکٹری فتحگڈہ
۳۴۰	محمد تقی	اسکول	.	اسٹامپ کلارک سلطانپور
۳۴۱	محمد جان۔ سید	انٹرنس سنہ ۸۱	الہ آباد محلہ چک	وطن
۳۴۲	محمد جعفر	سکنڈ ایر	سہارنپور	وکیل سہارنپور
۳۴۳	محمد جعفر	اپر اسکول	بلگرام	حیدرآباد دکن
۳۴۴	محمد حامد ک ۳ و ۲	انٹرنس کلاس	دہلی	وطن
۳۴۵	محمد حسین۔ سید	اپر اسکول	بلگرام	مترجم پیشی نواب فخر الملک بہادر حیدرآباد دکن
۳۴۶	محمد حسین رضوی سید	انٹرمیجیٹ سنہ ۹۰	جھالراپاٹن راجپوتانہ	میر منشی فوج جزیرہ ہانگ کانگ
۳۴۷	محمد حسین مولوی	اسکول	.	باغ نانا سیان حیدرآباد
۳۴۸	محمد حسین	فرسٹ ایر	بریلی	.
۳۴۹	محمد حسین	اسکول	.	پوسٹماسٹر۔ سلطان پور
۳۵۰	محمد حسین خاں	لوار اسکول	اکمالپور ضلع مظفرنگر	سب انسپکٹر۔ لکھنؤ

نمبر شمار	نام طالب علم	کہانتک پڑھا	سکونت	شغل و قیام حال
۳۵۱	محمد حسین خاں	اسکول	مراد آباد	وکیل مراد آباد
۳۵۲	محمد حنیف	اپر اسکول	میرٹھ	سب اوورسیر نہر گنگ بلند شہر
۳۵۳	محمد خاں	بی اے سنہ ۹۱	راولپنڈی	وکیل علی گڈھ
۳۵۴	محمد داؤد	بی اے سنہ ۹۱	امروہہ ضلع مراد آباد	علی گڈھ تحصیل
۳۵۵	محمد دین	انٹرمیجیٹ سنہ ۹۱ و تہرڈ ائر	لاہور	انسپکٹر مدارس - بہاولپور
۳۵۶	محمد ذاکر	اسکول	حیدر آباد	بذریعہ مولوی محمد واصل صاحب مددگار مہتمم صفائی بلدہ حیدر آباد
۳۵۷	محمد رفیق سکور بی اے ال	انٹرنس سنہ ۸۹	دہلی	اڈیشنل سول جج لکھنؤ
۳۵۸	محمد رؤف سکور بی اے	انٹرنس کلاس	محمد آباد ضلع اعظم گڈھ	ڈپٹی کلکٹر الہ آباد
۳۵۹	محمد زاہد	سکنڈ ایر	پانی پت - کرنال	ہیڈ کلارک دفتر سول سرجن کرنال
۳۶۰	محمد شفیع بی اے	انٹرمیجیٹ سنہ ۹	محمد آباد ضلع اعظم گڈھ	الہ آباد
۳۶۱	محمد صادق	فرسٹ ایر	جگراون ضلع لودہیانہ	پولیس - میرٹھ
۳۶۲	محمد صدیق ک ۹	انٹرنس سنہ ۸۸ و سکنڈ ائر	دہلی	انگلستان - بیرسٹری کے لیئے
۳۶۳	محمد ظفریاب	انٹرنس سنہ ۸۹	جارچہ ضلع بلند شہر	نقلنویس عدالت ججی علی گڈھ
۳۶۴	محمد عبد اللہ	بی اے سنہ ۹۴	کلانور - گورداسپور	

نمبر شمار	نام طالب علم	کہاں تک پڑھا	سکونت	شغل و قیام حال
۳۶۵	محمد عربی	انٹرمیجیٹ سنہ ۹۴	سندیلہ	کیننگ کالج لکھنو
۳۶۶	محمد علی اسکوئر سید	بی اے سنہ ۸۶	دہلی	جنٹ مجسٹریٹ حمیرپور
۳۶۷	محمد علی۔ سید	اپر اسکول	حیدرآباد	وطن
۳۶۸	محمد علی۔	اپر اسکول	خورجہ	سررشتہ چنگی آگرہ
۳۶۹	محمد علی بلند اختر	انٹرنس کلاس	سہارنپور	نائب تحصیلدار ہاپوڑ ضلع میرٹھ
۳۷۰	محمد علی حقانی	سکنڈ ایر	سندیلہ ضلع ہردوئی	سکنڈ ماسٹر انجمن اسلامیہ اسکول جبلپور
۳۷۱	محمد علی شاہ	بی اے سنہ ۹۵	جبلپور	وطن
۳۷۲	محمد علی خاں	انٹرمیجیٹ سنہ ۹۱ و فورتھ ایر	نجیب آباد۔ بجنور	تیاری ایل ایل بی۔ وطن
۳۷۳	محمد عیسیٰ خاں	اسکول	دتاؤلی ضلع علی گڈھ	وطن
۳۷۴	محمد فاروق	اپر اسکول	محمد آباد ضلع اعظم گڈھ	الہ آباد
۳۷۵	محمد فصیح ک ۷	انٹرنس سنہ ۹ و سکنڈ ایر	ضلع اعظم گڈھ	سب انسپکٹر پولیس رام نگر ضلع بارہ بنکی
۳۷۶	محمد لطیف بی اے	انٹرنس کلاس	دہلی	مترجم ججی الہ آباد
۳۷۷	محمد لطیف	اپر اسکول	دیوبند ضلع سہارنپور	وطن
۳۷۸	محمد مبین	اپر اسکول	بریلی	وطن
۳۷۹	محمد محمود ک ۸	انٹرنس سنہ ۹۱	دہلی	انگلستان۔ ڈاکٹری کے لیئے
۳۸۰	محمد محمود	انٹرنس کلاس	میرٹھ	وطن

نمبر شمار	نام طالب علم	کہاں تک پڑھا	سکونت	شغل و قیام حال
۳۸۱	محمد مصطفیٰ علی	انٹرنس سنہ ۹۱	دہلی	·
۳۸۲	محمد موسیٰ	انٹرنس کلاس	پٹنہ	الہ آباد
۳۸۳	محمد نصیر	اپر اسکول	دہلی	وطن
۳۸۴	محمد نظیر	انٹرمیجیٹ سنہ ۹۴	جولی ضلع مظفرنگر	اپرنٹس مظفرنگر
۳۸۵	محمد نظیر	فرسٹ ایر	پنجاب	فارسٹ اسکول دہرہ دون
۳۸۶	محمد وجیہ ک ے	انٹرنس سنہ ۸۶	ضلع اعظم گڈھ	غازیپور
۳۸۷	محمد وصی	فورتھ ایر	غازی پور سرولی	محلہ مچھرٹہ ضلع غازی پور
۳۸۸	محمد ہاشم سید	اپر اسکول	جونپور	تحصیلدار کھاگا ضلع فتحپور ہسوا
۳۸۹	محمد ہاشم ہکور سید	لوراسکول	بلگرام	بیرسٹر حیدرآباد
۳۹۰	محمد یحییٰ سید	اپر اسکول	بلادل پٹن سومنات	·
۳۹۱	محمد یحییٰ	اسکول	منڈاور ضلع بجنور	تحصیلدار لکھنؤ نامزد ڈپٹی کلکٹر
۳۹۲	محمد یسین	اپر اسکول	جونپور	·
۳۹۳	محمد یعقوب	انٹرنس سنہ ۹۱	صدر بازار ناگپور	·
۳۹۴	محمد یوسف	انٹرنس سنہ ۹۳	پٹنہ	·
۳۹۵	محمود حسن خاں	بی اے سنہ ۹۴	شاہجہانپور	ہیڈماسٹر اسکول حیدرآباد
۳۹۶	محمود علی نعمانی	سکنڈ ایر	انوپ شہر	اسٹامپ ایکسائز کلارک بلندشہر

نمبر شمار	نام طالب علم	کہاں تک پڑھا	سکونت	شغل و قیام حال
۳۹۷	محمود علیخاں	سکنڈ ایر	فتحگڈہ - تلیالین	وطن
۳۹۸	محمود علیخاں	لور اسکول	گورکھپور	فیض آباد کالج
۳۹۹	محمود علیخاں - نواب	لور اسکول	جہانگیر آباد ضلع بلندشہر	وطن
۴۰۰	محمود علیخاں	لور اسکول	نگڑہ اکل ضلع بلگیدہ حیدرآباد	رزیڈنسی مکان نواب غلام دستگیر خانصاحب حیدرآباد
۴۰۱	محی الدین علیخاں اسکور	انٹرنس کلاس	ایضاً	تعلقہ دار ریاست حیدرآباد -
۴۰۲	مخدوم حسین قاضی	انٹرنس سنہ ۷۹	گنگوہ ضلع سہارنپور	تحصیلدار ہریا ضلع بستی
۴۰۳	مرلی دہر	انٹرنس سنہ ۸۳	.	تحصیلدار داتا گنج ضلع بداوں
۴۰۴	مسعود شاہجہاں ک	اسکول	الموڑہ	نینی تال
۴۰۵	مسعود علی - شیخ	بی اے سنہ ۸۹	فتحپور اودہ	حیدرآباد - کنٹھہ گوشہ محل
۴۰۶	مشتاق احمد	انٹرنس سنہ ۹۲	حصار	.
۴۰۷	مصطفے حسین	انٹرنس سنہ ۸۰	کاکوری علاقہ لکھنو	انگلستان - بیرسٹری کے لیئے
۴۰۸	مصطفے خاں	انٹرنس سنہ ۹ و فسٹ ایر	خورجہ ضلع بلندشہر	تحصیلدار کھیری اودہ
۴۰۹	مظاہر حسن	لور اسکول	سہارنپور	وطن
۴۱۰	مظفر حسین	اسکول	مرزاپور	پروبیشنر مترجم الہ آباد
۴۱۱	مظفر علیخاں	لور اسکول	رئیس نانپارہ ضلع بہرائچ	
۴۱۲	مظفر علیخاں	سکنڈ ایر	شاہجہاں پور	پولیس داتا گنج - بداوں

نمبر شمار	نام طالب علم	کہاں تک پڑھا	سکونت	شغل و قیام حال
۴۱۳	مظہر الحق۔ مولوی	بی اے سنہ ۹۳	کاندھلہ ضلع مظفر نگر	انگلش آفس کلکٹری مظفر نگر
۴۱۴	مظہر الواسع	انٹرنس کلاس	بنڈا ضلع ساگر	.
۴۱۵	مظہر حسین خاں	انٹرنس سنہ ۸۹ و فرسٹ ایر	گورکھپور	پولیسی بڑا گانوں ضلع جہانسی
۴۱۶	مظہر علی ف ا	اپر اسکول	کیتھل ضلع کرنال	.
۴۱۷	معشوق علی	بی اے سنہ ۸۳	ڈیبائی ضلع علی گڈہ	ہیڈ کلارک محکمہ زراعت لکھنؤ۔
۴۱۸	معشوق علی	لور اسکول	مرادآباد	اہلمد عدالت ججی مرادآباد
۴۱۹	مقبول علی	اسکول	رائے بریلی	.
۴۲۰	مقرب حسین	اپر اسکول	آگرہ	.
۴۲۱	ممتاز حسین چودہری	انٹرمیجیٹ سنہ ۹۱	پانی پت ضلع کرنال	نائب تحصیلدار پانی پت ضلع کرنال
۴۲۲	منا لال	ایف اے سنہ ۸۷	دہلی	.
۴۲۳	منا جان	سکنڈ ایر	بریلی	مترجم ججی بریلی
۴۲۴	منظور احمد	بی اے سنہ ۹۴	نرسنگہ پور ممالک متوسط	وطن
۴۲۵	منظور احمد	لور اسکول	سہارنپور کھالہ پار	وطن
۴۲۶	منیر حسین	بی اے سنہ ۹۴	بہرہ ضلع شاہپور	.
۴۲۷	مولچند	انٹرمیجیٹ سنہ ۹۰	دہلی	.
۴۲۸	مومن علی	اپر اسکول	بدایوں	وطن

نمبر شمار	نام طالب علم	کہاں تک پڑھا	سکونت	شغل و قیام حال
۴۲۹	موہن لال	ایف اے سنہ ۸۱	•	•
۴۳۰	مہدی حسن اسکوئر بی اے	سکنڈ ایر	محمد آباد ضلع اعظم گڈہ	منصف حوالی کانپور
۴۳۱	مہدی حسن۔ سید	انٹرنس سنہ ۸۱ و سکنڈ ایر	بریلی	رینجر محکمہ جنگلات باندہ
۴۳۲	میر عالم خاں	سکنڈ ایر	ٹانک ضلع ڈیرہ اسمعیل خاں	مشن کالج لاہور
۴۳۳	میر مل	ایف اے سنہ ۸۵	•	اسسٹنٹ انجنیر
	ن			
۴۳۴	نبی اللہ اسکوئر سید۔ بی اے	انٹرنس سنہ ۷۹ و فرسٹ ایر	کڑا ضلع الہ آباد	بیرسٹر لکھنؤ
۴۳۵	نبی بخش	بی اے سنہ ۹۵	گوجرانوالہ	•
۴۳۶	نثار احمد	ایف اے سنہ ۸۶ و فورتھ ایر	روڑکی ضلع سہارنپور	کلارک سکرٹریٹ الہ آباد
۴۳۷	نثار احمد	انٹرنس سنہ ۹۰	بریلی	میڈیکل کالج لاہور
۴۳۸	نجم الہدی اسکوئر	اسکول	پٹنہ	بیرسٹر ایٹ لا پٹنہ
۴۳۹	نذیر احمد	بی اے سنہ ۹۲	وزیر آباد۔ پنجاب	لائبریرین مدرسۃ العلوم علی گڈہ
۴۴۰	نظیر احمد۔ قاضی	انٹرنس سنہ ۸۵ و سکنڈ ایر	سہارنپور	لکھنؤ۔
۴۴۱	نظیر حسین۔ فاروقی	سکنڈ ایر	فتحگڈہ	ہیڈ ماسٹر مارہرہ اسکول ضلع ایٹہ
۴۴۲	نظیر بیگ ک ہ	اپر اسکول	اٹاوہ	محکمہ آبپاشی حیدرآباد۔ قریب نظام کلب
۴۴۳	نوازش علیخاں	لوا اسکول	الہ آباد	فوج رامپور

نمبر شمار	نام طالب علم	کہاں تک پڑھا	سکونت	شغل و قیام
۴۴۴	نوازش علیخاں	اپر اسکول	رامپور	وطن
۴۴۵	نور احمد	بی اے سنہ ۹۵	دہرم کوٹ۔ گورداسپور	•
۴۴۶	نور الحسن سید	اپر اسکول	بلگرام	حیدرآباد
۴۴۷	نور الدین ک ۲	سکنڈ ایر	گوجرانوالہ۔ پنجاب	وطن
۴۴۸	نور بخش	ایم اے سنہ ۹۳	لودہیانہ	ہیڈ مولوی مدرسہ دہلی
۴۴۹	نہال احمد	اپر اسکول	سہارنپور	وطن
۴۵۰	نہال چند ٹہکر	سکنڈ ایر	راولپنڈی	بیرسٹر آگرہ
۴۵۱	نیاز محمد خاں	بی اے سنہ ۹۵	بوڑیا ضلع انبالہ	سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس مدرسۃ العلوم علیگڈہ
۴۵۲	واحد علیخاں	ایف اے سنہ ۹۵ و تہرڈ ایر	مدراس	کلارک فرد دیوان ریاست بنگلور
۴۵۳	وجیہ الدین	•	•	انسپکٹر پولیس۔ متہرا
۴۵۴	وحید الحق	سکنڈ ایر	گورکہپور	•
۴۵۵	وحید الدین	اپر اسکول	بدایوں۔ فرشوری محلہ	وطن
۴۵۶	وحید الدین	اسکول	حیدرآباد	وطن
۴۵۷	وحید الدین	اپر اسکول	بدایوں۔	•
۴۵۸	وراثت کریم ک ۵	اپر اسکول	پٹنہ	وطن

نمبر شمار	نام طالب علم	کہاں تک پڑھا	سکونت	شغل و قیام حال
۴۵۹	وزیر احمد	ایف اے سنہ ۸۶	رڑکی ضلع سہارنپور	مدرس آرمن اسکول رڑکی
۴۶۰	وزیر حسین۔ سید	بی اے سنہ ۹۳	کلنو ضلع بجنور	بنارس کالج
۴۶۱	ولایت اللہ۔ حافظ	بی اے سنہ ۹۵	سیہور۔ بھوپال	وطن
۴۶۲	ولایت حسین۔ سید	بی اے سنہ ۸۶	ریواڑی	سکنڈ ماسٹر مدرسۃ العلوم علی گڈھ
۴۶۳	ولایت حسین۔ سید	انٹرنس کلاس	پٹنہ	.
۴۶۴	ولایت حسین۔ سید	لوار اسکول	بستی	وطن
۴۶۵	ولیداد خاں	بی اے سنہ ۹۴	بستی دانشمندان جالندھر	.
۴۶۶	ولیداد خاں	بی اے سنہ ۹۵	بستی شیخ دانش۔ جالندھر	تیاری ایل ایل بی۔ وطن
۴۶۷	وہاب الدین۔ مولوی	انٹرنس سنہ ۸۳ و سکنڈ ایر	بدایوں	انسپکٹر محکمہ نمک رای بریلی
۴۶۸	وہاج الدین	انٹرنس کلاس	بدایوں	پولیس۔ لکھنؤ
	ہ	.		
۴۶۹	ہدایت اللہ	اپر اسکول	پنجاب	.
۴۷۰	ہربنس لال	لوار اسکول	جھبریڑہ ضلع سہارنپور	کلارک اسسٹنٹ انجنیر رڑکی
۴۷۱	ہنومان پرشاد	بی اے سنہ ۸	رای بریلی	جج ریاست ریوا
۴۷۲	ہیرالال	بی اے سنہ ۹۵	کاسگنج ضلع ایٹہ	تیاری ایل ایل بی
	ی			

نمبر شمار	نام طالب علم	کہاں تک پڑھا	سکونت	شغل و قیام حال
۴۷۳	یاور حسین	فرسٹ ایر	بدایوں	تحصیلدار خلیل آباد ضلع بستی
۴۷۴	یاقوت خاں	انٹرنس ششہ و سکنڈ ایر	پشاور	انسپکٹر پولیس لکھنؤ
۴۷۵	یعقوب شاہ خاں کا	انٹرنس ششہ و سکنڈ ایر	رامپور	منصرم منصفی سلطانپور
۴۷۶	یعقوب علی	بی اے سنہ ۹۳ء	.	پروفیسر میرٹھ کالج

ضمیمہ نمبر (۱)

(الف) سالہائے گذشتہ کے ایم اے

سال	نام طالب علم	مضمون	ڈویژن	یونیورسٹی
سنہ ۱۸۸۷ء	سید کلن	فارسی	دوم	کلکتہ
سنہ ۱۸۹۲ء	شیخ بہادر علی	عربی	اول	کلکتہ
سنہ ۱۸۹۲ء	پنڈت انبالال	انگریزی	دوم	الہ آباد
سنہ ۱۸۹۳ء	سید کلن	عربی	دوم	کلکتہ
سنہ ۱۸۹۳ء	نور بخش	عربی	دوم	کلکتہ
سنہ ۱۸۹۴ء	قمر علی	عربی	دوم	کلکتہ
سنہ ۱۸۹۴ء	داد و بھائی	عربی	دوم	کلکتہ

(ب) سالہائے گذشتہ کے گریجویٹ (بی اے) بترتیب حروف تہجی

۱	ابوحامد عترت حسین	سنہ ۱۸۹۴ء	۱۷	پیارے لال	سنہ ۱۸۹۳
۲	ابوطالب	سنہ ۱۸۹۳	۱۸	حامد علیخاں	سنہ ۱۸۹۳
۳	احمد حسین	سنہ ۱۸۹۲	۱۹	حبیب اللہ خاں	سنہ ۱۸۹۲
۴	احمد حسین خاں مرحوم	سنہ ۱۸۸۵	۲۰	حسن محمد	سنہ ۱۸۹۲
۵	احمد علی۔ سید	سنہ ۱۸۹۴	۲۱	حمید الدین	سنہ ۱۸۹۵
۶	اسلام احمد خاں	سنہ ۱۸۹۴	۲۲	خوشی محمد خاں (آنرز)	سنہ ۱۸۹۳
۷	انبا لال	سنہ ۱۸۹۰	۲۳	داؤد بھائی	سنہ ۱۸۹۴
۸	اورن چندر	سنہ ۱۸۸۹	۲۴	درلب سہاے	سنہ ۱۸۹۵
۹	ایسری پرشاد	سنہ ۱۸۸۲	۲۵	دل احمد	سنہ ۱۸۹۲
۱۰	بابو لال	سنہ ۱۸۸۸	۲۶	دولارے لال	سنہ ۱۸۹۲
۱۱	بشیر احمد	سنہ ۱۸۹۵	۲۷	دھنپت راے	سنہ ۱۸۹۱
۱۲	بنارسی داس	سنہ ۱۸۸۸	۲۸	دیبی پرشاد	سنہ ۱۸۹۵
۱۳	بنودی لال (آنرز)	سنہ ۱۸۸۷	۲۹	دیبی داس	سنہ ۱۸۹۱
۱۴	بہادر علی	سنہ ۱۸۹۱	۳۰	رام سروپ	سنہ ۱۸۸۹
۱۵	بھگوان داس	سنہ ۱۸۸۷	۳۱	رضا علی سید	سنہ ۱۸۹۲
۱۶	بینی مادھب سرکار	سنہ ۱۸۸۴	۳۲	رگھبیر سنگھ	سنہ ۱۸۹۴

۳۳	زین الدین سید	سنہ ۱۸۹۴ء	۵۰	عبدالعلی	سنہ ۱۸۸۹ء
۳۴	سجاد حسین	سنہ ۱۸۸۴	۵۱	عبدالقادر	سنہ ۱۸۹۳
۳۵	سراج احمد	سنہ ۱۸۹۱	۵۲	عبداللطیف خاں مرحوم	سنہ ۱۸۸۳
۳۶	سید حسین	سنہ ۱۸۸۳	۵۳	عبداللہ۔ شیخ	سنہ ۱۸۹۵
۳۷	سید کلن (آنرز)	سنہ ۱۸۸۷	۵۴	عزیز مرزا (آنرز)	سنہ ۱۸۸۷
۳۸	شکور بخش قادری	سنہ ۱۸۹۵	۵۵	علاء الحسن	سنہ ۱۸۹۳
۳۹	شمبھو ناتھ	سنہ ۱۸۸۵	۵۶	علی احمد سید	سنہ ۱۸۹۴
۴۰	شوکت علیخاں	سنہ ۱۸۹۴	۵۷	علی احمد خاں	سنہ ۱۸۹۴
۴۱	شوکت علی بھوپالی	سنہ ۱۸۹۵	۵۸	عنایت اللہ محمد	سنہ ۱۸۹۵
۴۲	شیر شاہ (خاں)	سنہ ۱۸۹۴	۵۹	غلام ثقلین	سنہ ۱۸۹۳
۴۳	ضیاء الدین (آنرز)	سنہ ۱۸۹۵	۶۰	غلام محی الدین خاں	سنہ ۱۸۹۵
۴۴	ظفر علیخاں	سنہ ۱۸۹۵	۶۱	فضل حق	سنہ ۱۸۹۴
۴۵	عبدالباسط	سنہ ۱۸۹۴	۶۲	فیض الحسن	سنہ ۱۸۹۵
۴۶	عبدالحق	سنہ ۱۸۹۵	۶۳	قسیم بیگ مرزا	سنہ ۱۸۸۹
۴۷	عبدالرحمٰن	سنہ ۱۸۹۲	۶۴	قطب الدین احمد	سنہ ۱۸۹۴
۴۸	عبدالسلام	سنہ ۱۸۹۳	۶۵	قمر علی	سنہ ۱۸۹۵
۴۹	عبدالصمد	سنہ ۱۸۹۵	۶۶	کدار ناتھ۔ مکرجی	سنہ ۱۸۸۵

۶۷	اکنور دیوی لکشمی نراین	سنہ ۱۸۸۷ء	۸۱	نبی بخش	سنہ ۱۸۹۵
۶۸	محفوظ علی۔ سید	سنہ ۱۸۹۵	۸۲	نذیر احمد	سنہ ۱۸۹۲
۶۹	محمد خاں	سنہ ۱۸۹۱	۸۳	نور احمد	سنہ ۱۸۹۵
۷۰	محمد داؤد	سنہ ۱۸۹۱	۸۴	نور بخش	سنہ ۱۸۹۲
۷۱	محمد عبداللہ	سنہ ۱۸۹۴	۸۵	نیاز محمد خاں	سنہ ۱۸۹۵
۷۲	محمد علی۔ سید	سنہ ۱۸۸۶	۸۶	وزیر حسین	سنہ ۱۸۹۳
۷۳	محمد علی شاہ	سنہ ۱۸۹۵	۸۷	ولایت اللہ (آنرز)	سنہ ۱۸۹۵
۷۴	محمود حسن خاں	سنہ ۱۸۹۴	۸۸	ولایت حسین۔ سید	سنہ ۱۸۸۶
۷۵	محمود علی مرحوم	سنہ ۱۸۹۲	۸۹	ولیداد خاں	سنہ ۱۸۹۴
۷۶	مسعود علی	سنہ ۱۸۸۹	۹۰	ولیداد خاں	سنہ ۱۸۹۵
۷۷	مظہر الحق	سنہ ۱۸۹۳	۹۱	ہنومان پرشاد (آنرز)	سنہ ۱۸۸۷
۷۸	معشوق علی	سنہ ۱۸۸۷	۹۲	ہیرا لال	سنہ ۱۸۹۵
۷۹	منظور احمد	سنہ ۱۸۹۴	۹۳	یعقوب علی	سنہ ۱۸۹۲
۸۰	منیر حسین	سنہ ۱۸۹۴			

(ج) نتائج امتحانات قانونی

قسم امتحان	نام طالب علم	سال	کیفیت
ایل ایل بی	اورنچندر بی اے	سنہ ۱۸۹۲	.
ایضاً	دھنی رام بی اے	سنہ ۱۸۹۲	.
ایضاً	روپ نراین	سنہ ۱۸۹۳	فرسٹ گریڈ۔ کل یونیورسٹی میں نمبر دوم
ایضاً	کنھیا لال	سنہ ۱۸۹۳	فرسٹ گریڈ۔ کل یونیورسٹی میں ساتواں
ایضاً	مولوی بدر الحسن	سنہ ۱۸۹۳	سکنڈ گریڈ
ایضاً	محمد خاں بی اے	سنہ ۱۸۹۴	سکنڈ گریڈ
ایضاً	نذیر احمد بی اے	سنہ ۱۸۹۴	سکنڈ گریڈ
ایضاً	خواجہ عبد العلی بی اے	سنہ ۱۸۹۴ء	سکنڈ گریڈ
ایضاً	غلام باری بی اے	سنہ ۱۸۹۴	سکنڈ گریڈ
وکالت ہائیکورٹ الہ آباد	دھنی رام بی اے	سنہ ۱۸۹۱	.
ایضاً	روپ نراین	سنہ ۱۸۹۱	ممالک مغربی و شمالی میں نمبر اول
وکالت عدالتہای ضلع	شنکر لال	سنہ ۱۸۹۰	.
ایضاً	خواجہ عبد العلی بی اے	سنہ ۱۸۹۱	.
ایضاً	ودیا پرشاد	سنہ ۱۸۹۱	.

قسم امتحان	نام طالب علم	سال	کیفیت
وکالت عدالتہائے ضلع	منی لال	سنہ ۱۸۹۲	.
ایضاً	پیارے لال	سنہ ۱۸۹۲	.
ایضاً	ماتا دین	سنہ ۱۸۹۳	ممالک مغربی وشمالی میں نمبر اول

(د) تعلیمی تمغے پانے والے

نام امتحان معہ سال	نام طالب علم	بابت	نام وقسم تمغہ
ایم اے سنہ ۱۸۹۲ء	شیخ بہادر علی	یونیورسٹی کے صیغہ عربی میں نمبر اول	مسٹر کینیڈی گولڈ میڈل
بی اے سنہ ۱۸۸۹ء	مرزا قسیم بیگ چغتائی	کالج میں نمبر اول	مارکوئیس آف ڈفرن آف آوا گولڈ میڈل
بی اے سنہ ۱۸۹۳ء	خوشی محمد خاں	انگریزی و فارسی میں آنرز اور کالج میں نمبر اول	امرسن گولڈ میڈل
بی اے سنہ ۱۸۹۳ء	خوشی محمد خاں	یونیورسٹی میں مسلمانوں میں نمبر اول	اقبال گولڈ میڈل از جانب یونیورسٹی الہ آباد
بی اے سنہ ۱۸۹۳ء	سید ابوطالب	ریاضی	ہیرسن سلور میڈل
بی اے سنہ ۱۸۹۴ء	قمر علی	فرسٹ ڈویژن اور کالج میں نمبر اول	کالج گولڈ میڈل
بی اے سنہ ۱۸۹۴ء	قمر علی	یونیورسٹی سے مسلمانوں میں نمبر اول	اقبال گولڈ میڈل از جانب یونیورسٹی الہ آباد
بی اے سنہ ۱۸۹۵ء	حافظ ولایت اللہ	یونیورسٹی میں نمبر اول	جوبلی امپریس سلور میڈل
بی اے سنہ ۱۸۹۵ء	حافظ ولایت اللہ	یونیورسٹی میں مسلمانوں میں نمبر اول	اقبال گولڈ میڈل از جانب الہ آباد یونیورسٹی
بی اے سنہ ۱۸۹۵ء	حافظ ولایت اللہ	انگریزی میں آنرز فرسٹ ڈویژن	آراستھویٹ گولڈ بارڈ میڈل

نام امتحان معہ سال	نام طالب علم	بابت	نام وقسم تمغہ
بی اے سنہ ۱۸۹۵ء	ضیاء الدین احمد	ریاضی میں آنرز	اسٹریچی گولڈ بارڈ میڈل
انٹرمیجیٹ سنہ ۱۸۸۹	سراج احمد	کالج میں نمبر اول	مارکوئیس آف ڈفرن ان آف آوا سلور میڈل
انٹرنس سنہ ۱۸۸۰	سید محمد علی	فرسٹ ڈویزن اور کالج میں نمبر اول	لینگ سلور میڈل
انٹرنس سنہ ۱۸۸۲	عزیز مرزا	ایضاً	ایضاً
انٹرنس سنہ ۱۸۸۳	نثار احمد	ایضاً	ایضاً
انٹرنس سنہ ۱۸۸۳	راجہ رام پال سنگھ	اودھ طلبا میں سب سے پہلا جس نے	سید احمد خان سلور میڈل
انٹرنس سنہ ۱۸۸۵		انٹرنس پاس کیا۔	
انٹرنس سنہ ۱۸۸۵	خواجہ عبدالعلی	فرسٹ ڈویزن اور کالج میں نمبر اول	لینگ سلور میڈل
انٹرنس سنہ ۱۸۸۶	ستیش چندر	ایضا	ایضا
انٹرنس سنہ ۱۸۸۷	سراج احمد	ایضاً	ایضاً
انٹرنس سنہ ۱۸۸۸	قطب الدین احمد	ایضاً	ایضا
انٹرنس سنہ ۱۸۸۹	سید احمد علی	ایضاً	مارکوئیس آف ڈفرن آف آوا برانز میڈل
انٹرنس سنہ ۱۸۹۰	نثار احمد بریلوی	ایضاً	لینگ سلور میڈل
انٹرنس سنہ ۱۸۹۱	ضیاء الدین احمد	ایضاً	ایضاً
انٹرنس سنہ ۱۸۹۲	ممتاز حسین	ایضاً	ایضاً
انٹرنس سنہ ۱۸۹۳	رگھبر دیال	ایضاً	ایضاً

نام امتحان مع سال	نام طالب علم	بابت	نام وقسم تمغہ
انٹرنس سنہ ۱۸۹۴ء	صفدر علی	فرسٹ ڈویزن کالج مین نمبر اول	لنبگ سلور میڈل
عربک دیپارٹمنٹ سنہ ۱۸۹۱ء	آغا حسین مرحوم	عربی مین نمبر اول	اسٹریچی سلور میڈل
سنہ ۱۸۹۲ء	حبیب اللہ خاں	عمدہ جواب مضمون لکھنے پر	سر اکلنڈ کالون گولڈ میڈل
سنہ ۱۸۹۳ء	غلام الثقلین	ایضاً	لارڈ لینسڈاون ایسرائی سلور میڈل
سنہ ۱۸۹۴ء	عبدالحق	ایضاً	ایضاً

(۵) سینیر پرائز اسکالر

یعنی وہ طلباء جو تھرڈ ایر کلاس مین نمبر اول رہے اور جن کے نام پرنسپل ہال مین ایک تختہ پر سنہری حرفوں مین لکھے ہیں اور انکو اس نام سے اسکالرشپ ملے

سنہ ۱۸۸۸ء	مسعود علی	سنہ ۱۸۹۲ء	خوشی محمد
سنہ ۱۸۸۹ء	ستیش چندر	سنہ ۱۸۹۳ء	داؤد بھائی
سنہ ۱۸۹۰ء	بہادر علی	سنہ ۱۸۹۴ء	محمد ولایت احمد
سنہ ۱۸۹۱ء	نور بخش	سنہ ۱۸۹۵ء	محمد سعید

(۶) جونیر پرائز اسکالر

یعنی وہ طلباء جو فرسٹ ایر کلاس مین نمبر اول رہے اور جن کے نام پرنسپل ہال مین ایک

تختہ پر سنہرے حرفوں میں لکھے ہیں اور انکو اسکالرشپ ملے ہیں۔

سنہ ۱۸۸۸ع	سراج احمد	سنہ ۱۸۹۲ع	نور احمد
سنہ ۱۸۸۹ع	علی احمد	سنہ ۱۸۹۳ع	بنیاد علی
سنہ ۱۸۹۰ع	خوشی محمد	سنہ ۱۸۹۴ع	ایشور سہای
سنہ ۱۸۹۱ع	چھیدا لال	سنہ ۱۸۹۵ع	لچھمی نراین

(ز) انعامات نظم اُردو

یہ بیس روپیہ کا انعام مسٹر ارنلڈ کی طرف سے سب سے عمدہ اردو نظم لکھنے والے کو ملتا ہے

سنہ ۱۸۸۹ع	قطب الدین احمد	مضمون علی گڈہ کالج۔
سنہ ۱۸۹۰ع	خوشی محمد خاں	ایضاً اِنَّمَا المُؤمِنُونَ اِخوَۃ۔
سنہ ۱۸۹۱ع	قطب الدین احمد	ایضا فتح قسطنطنیہ۔
سنہ ۱۸۹۲ع	خوشی محمد خان	ایضاً ہندوستان کی موسمیں

ضمیمہ نمبر (۲)

(الف) مدرسۃ العلوم کے طالب علم جو انگلستان میں تعلیم پا چکے ہیں

نمبر شمار	نام طالب علم	نام امتحان
۱	علی احمد حسن علی اسکولر سی ایس	سول سروس
۲	محمد رفیق اسکولر	بی اے (آنرز نارل سائنس) و بیرسٹری
۳	سید محمد نبی اللہ اسکولر	بی اے (مارل سائنس) و بیرسٹری
۴	محمد حمید اللہ خاں اسکولر	بی اے و بیرسٹری
۵	محمد مہدی حسن اسکولر	بی اے (آنرز مارل سائنس) و بیرسٹری
۶	بلال احمد محمد رؤف اسکولر	بی اے (آنرز ماڈرن ہسٹری) و بیرسٹری
۷	سلطان احمد خاں اسکولر	بی اے ایل ایل بی آنرز لا و بیرسٹری
۸	آفتاب احمد خاں اسکولر	بی اے (آنرز ہسٹری) و بیرسٹری
۹	سید محمد حبیب اللہ اسکولر	بیرسٹری
۱۰	حامد علیخاں اسکولر	بیرسٹری
۱۱	روشن لال اسکولر	بیرسٹری
۱۲	سید محمد عبدالرؤف اسکولر	بیرسٹری

نمبر شمار	نام طالب علم	نام امتحان
۱۳	محمد احمد اسکولر	بیرسٹری
۱۴	زاہد علیخاں اسکولر	بیرسٹری
۱۵	حامد علیخاں اسکولر گورکھپوری	بیرسٹری
۱۶	سید محمد ہاشم اسکولر	بیرسٹری
۱۷	سید زین العابدین اسکولر	بیرسٹری
۱۸	محمد اسمعیل خاں اسکولر	بیرسٹری
۱۹	محمد احمد الدین اسکولر	بیرسٹری
۲۰	فخر الدین اسکولر	بیرسٹری
۲۱	محمد مجید اللہ خاں اسکولر	بیرسٹری
۲۲	نہال چند اسکولر	بیرسٹری
۲۳	مصلح الدین اسکولر	بیرسٹری
۲۴	فصیح الدین اسکولر	بیرسٹری
۲۵	نجم الہدیٰ اسکولر	بیرسٹری
۲۶	ارادت اللہ اسکولر	بیرسٹری
۲۷	کامتا پرشاد اسکولر ایم ڈی	ڈاکٹری

(ب) مدرسۃ العلوم کے طالبعلم جو انگلستان میں تعلیم پاتے ہیں

محمد آیت اللہ۔ پٹنوی۔ سید علی اوسط۔ مصطفیٰ حسین۔ محمد صدیق۔ محمد محمود۔ محمد اکبر۔ قمر الہدیٰ۔ علی اکبر حسن علی۔

(ج) مدرسۃ العلوم کے طالب علم جو میڈیکل کالج لاہور میں تعلیم پاتے ہیں

حامد علی بریلوی۔ حامد علی علی گڈہی۔ عبد العزیز بیگ۔ عبد الوہاب۔ نثار احمد۔ الٰہی بخش

(د) مدرسۃ العلوم کے طالب علم جو پولیس اسکول الہ آباد میں تعلیم پاتے ہیں

علی ضامن۔ فدا حسین۔

ضمیمہ نمبر (۳)

(الف) فہرست ملازمان سرکاری

نمبر شمار	محکمہ	عہدہ	نام عہدہ دار	مقام
۱	مال و انتظام ملکی	جنٹ مجسٹریٹ	سید حبیب اللہ اسکولر	فتحگڑہ
۲	ایضاً	ایضاً	سید محمد علی اسکولر بی۔اے	حمیرپور
۳	ایضاً	ڈپٹی کلکٹر	مرزا قسیم بیگ چغتائی بی۔اے	غازیپور
۴	ایضاً	ایضاً	زاہد علیخاں اسکولر	رای بریلی
۵	ایضاً	ایضاً	محمد احمد الدین اسکولر بی۔اے	الہ آباد
۶	ایضاً	ایضاً	مولوی علاء الحسن صاحب بی۔اے۔	بدایوں
۷	ایضاً	ایضاً	محمد رؤف اسکولر بی۔اے۔	الہ آباد
۸	ایضاً	اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر	اسلم حیات خاں۔	گورداسپور
۹	ایضاً	ایضاً	سراج احمد ایم۔اے	ناگپور
۱۰	ایضاً	تحصیلدار	شاہ ظہیر عالم نامزد ڈپٹی کلکٹر	چنار۔جونپور
۱۱	ایضاً	ایضاً	منشی مرلیدھر	داتاگنج۔بدایوں
۱۲	ایضاً	ایضاً	سید افتخار حسین	اوری
۱۳	ایضاً	ایضاً	محمد اسمعیل احمد خاں۔	مچھلی شہر

نمبر شمار	محکمہ	عہدہ	نام عہدہ دار	مقام
۱۴	مال و انتظام ملکی	تحصیلدار	قاضی مخدوم حسن	ہریا ضلع بستی
۱۵	ایضاً	ایضاً	علی حسین خاں	سندیلہ ۔ ہردوئی
۱۶	ایضاً	ایضاً	اختر محمد خاں	سنبھل ۔ مراد آباد
۱۷	ایضاً	ایضاً	منشی احمد حسن	نوابگنج ۔ بارہ بنکی
۱۸	ایضا	ایضاً	رحمن حسین خاں	بدایوں
۱۹	ایضاً	ایضاً	محمد مصطفےٰ خاں	کہیری
۲۰	منشی	ایضاً	منشی یاور حسین	خلیل آباد ضلع بستی
۲۱	ایضاً	ایضاً	سید اکرام علی	المورہ
۲۲	ایضاً	ایضاً	منشی محمد یحییٰ	لکھنؤ
۲۳	ایضاً	ایضا	سید محمد ہاشم ۔	کھاگا ۔ فتحپور سوا
۲۴	ایضاً	سررشتہ دار کمشنری	حافظ طفیل احمد	گورکھپور
۲۵	ایضاً	سپرنٹنڈنٹ آبکاری	حافظ شمس الحسن نامزد تحصیلدار	مظفر نگر
۲۶	ایضاً	نائب تحصیلدار	خواجہ طاہر حسین	جالون
۲۷	ایضاً	ایضاً	محمد علی بلند اختر	ہاپوڑ ۔ میرٹھ
۲۸	ایضاً	ایضاً	سید سلطان حسن	نکوڑ ۔ سہارنپور
۲۹	ایضاً	ایضاً	ممتاز حسین چودھری ۔	پانی پت

نمبر شمار	محکمہ	عہدہ	نام عہدہ دار	مقام
۳۰	مال و انتظام ملکی	نائب تحصیلدار	محمد حبیب اللہ خاں بی اے	اترولی علی گڈھ
۳۱	ایضاً	ایضاً	حامد علیخاں بی اے	آنولہ۔ بداوں
۳۲	ایضاً	ایضاً	سرفراز بخش	داتا گنج۔ بداوں
۳۳	ایضاً	دفتر لفٹنٹ گورنر میں	عبدالرحمن بی اے	
۳۴	ایضاً	انگلش کلارک سکرٹریٹ	نثار احمد	الہ آباد
۳۵	ایضاً	انگلش کلارک کمشنری	عبدالباری	میرٹھ
۳۶	ایضاً	انگلش کلارک کلکٹری	عزیز حسن	اعظم گڈھ
۳۷	ایضاً	ایضاً	مظہر الحق بی اے	مظفرنگر
۳۸	ایضاً	اشامپ کلارک	محمد تقی	سلطانپور
۳۹	ایضاً	ایضاً	محمود علی نعمانی	بلندشہر
۴۰	ایضاً	میونسپل کلارک	امیر محمد خاں	بلندشہر
۴۱	ایضاً	اسٹنٹ جنرل پنڈنٹ دفتر	عبدالوحید خاں	بلندشہر
۴۲	ایضاً	قانون گوے	ذوالفقار علیخاں	اوریا۔ اٹاوہ
۴۳	ایضاً	قرق امین	رشید الدین	دیوگام اعظم گڈھ
۴۴	ایضاً	اہلمد فوجداری	فتح علیخاں	بلندشہر
۴۵	ایضاً	مثل خواں	سید سردار حسین	قرم کوہاٹ

نمبر شمار	محکمہ	عہدہ	نام عہدہ دار	مقام
۴۶	مال وانتظام ملکی	واصلباقی نویس	سعید الدین	اوناؤ
۴۷	جوڈیشل	اڈیشنل سول جج	محمد رفیق اسکوئر بی اے	لکھنؤ
۴۸	ایضاً	منصف	مولوی عبداللطیف	اکبرپور کانپور
۴۹	ایضاً	ایضاً	مہدی حسن اسکوئر بی اے	حوالی کانپور
۵۰	ایضاً	ایضاً	سید حسین بی اے	اجمیر
۵۱	ایضاً	ایضاً	سید اکبر حسین بی اے	شرقی بداوں
۵۲	ایضاً	ججمنٹ رائٹر	محمد اسحاق بی اے بی ایل	الہ آباد
۵۳	ایضاً	مترجم ہائیکورٹ	مولوی مدرالحسن	الہ آباد
	ایضاً	"	بنودی لال بی اے	
۵۴	ایضاً	" پروبیشنر	مظفر حسین	الہ آباد
۵۵	ایضاً	مترجم ججی	محمد لطیف بی اے	الہ آباد
۵۶	ایضاً	ایضاً	عبدالرشید خاں	پیلی بھیت
۵۷	ایضاً	ایضاً	مناجان	بریلی
۵۸	ایضاً	اہلمد ججی	معشوق علی	مراد آباد
۵۹	ایضاً	کلارک ججی	کنور گوپال	علی گڈھ
۶۰	ایضاً	ایضاً	ضیاء الحق	علی گڈھ
۶۱	ایضاً	نقل نویس ججی	حافظ عزیز الحسن	علیگڈھ

نمبر شمار	محکمہ	عہدہ	نام عہدہ دار	مقام
۶۲	جوڈیشل	نقل نویس ججی	محمد ظفریاب	علی گڈھ
۶۳	ایضاً	منصرم منصفی	مولوی ثناء الحق	ڈملٹو اہی بریلی
۶۴	ایضاً	ایضاً	یعقوب شاہخاں	سلطانپور
۶۵	ایضاً	ناظر منصفی	لطیف حسین خاں	ہاترس علیگڈھ
۶۶	ایضاً	امین منصفی	الٰہ بخش	میرٹھہ
۶۷	ایضاً	ایضاً	قاسم علیخاں	علی گڈھ
۶۸	ایضاً	محرر اجراء ڈگری	سید شبیر حسین	علی گڈھ
۶۹	ایضاً	محرر متفرقات	فیض احمد خاں	ہاترس
۷۰	ایضاً	ڈگری نویس	عزیز حسین	علی گڈھ
۷۱	ایضاً	ایضاً	عنایت اللہ	علیگڈھ
۷۲	ایضاً	ایضاً	ابو الحسن	ہاترس
۷۳	بندوبست	ہیڈ کلارک	بھگوانداس بی اے نامزد تحصیلدار	بدایوں
۷۴	ایضاً	تھرڈ کلارک	فریدالدین	سلطانپور
۷۵	ایضاً	کلارک	ظہور الحسن	سلطان پور
۷۶	ایضاً	مترجم	باسط علی	سیونی چھپارا
۷۷	افیون	اسسٹنٹ سب ڈپٹی اوپیم ایجنٹ	سید رضا علی بی اے	مین پوری

نمبر شمار	محکمہ	عہدہ	نام عہدہ دار	مقام
۷۸	ٹرگنامٹریکل سروے	اسسٹنٹ کنسرویٹر	سید اولاد حسین	کوہ منصوری
۷۹	جنگلات	رینجر	محمد مہدی حسن	باندہ
۸۰	ایضاً	۔	محمد نظیر	دہرہ دون
۸۱	رجسٹری	سب رجسٹرار	سید طفیل احمد	اگلاس علیگڈھ
۸۲	پولیس	انسپکٹر	محمد امین	شاہجہانپور
۸۳	ایضاً	ایضاً	یاقوت خاں	لکھنؤ
۸۴	ایضاً	ایضاً	وجیہ الدین	متھرا
۸۵	ایضاً	ایضاً	آغا شوکت حسین	مرزاپور
۸۶	ایضاً	ایضاً	احمد رضا	جہانسی
۸۷	ایضاً	سب انسپکٹر	محمد فصیح	رام نگر۔ بارہ بنکی
۸۸	ایضاً	ایضاً	زین العابدین خاں	متھرا
۸۹	ایضاً	ایضاً	عبدالرزاق	بنارس
۹۰	ایضاً	ایضاً	محمد حسین خاں	لکھنؤ
۹۱	ایضاً	ایضا	شاہ محمد خاں	جلیسر ایٹہ
۹۲	ایضا	ایضاً	قمرالدین	پشاور
۹۳	ایضاً	ایضاً	سید ظہور حسنین	لکھنؤ

نمبر شمار	محکمہ	عہدہ	نام عہدہ دار	مقام
۹۴	پولیس	انچارج وہیڈ تھانہ	عبدالرحیم	بانس بریلی
۹۵	ایضاً	ایضا	علی عابد	آگرہ
۹۶	ایضاً	ایضاً	محمد صادق	میرٹھہ
۹۷	ایضا	ایضاً	وہاج الدین	بکسر۔میرٹھہ
۹۸	ایضاً	ایضاً	کاظم حسین	جسونت نگر۔اٹاوہ
۹۹	ایضاً	ایضاً	مظفر علیخاں	داتاگنج
۱۰۰	ایضاً	ایضا	مظہر حسین خاں	بڑہ گاؤں جہانسی
۱۰۱	ایضاً	ایضاً	علی گوہر	آگرہ
۱۰۲	ایضاً	ایضاً	عطا حسین	کانپور
۱۰۳	ایضاً	ایضاً	اکرم علی	جہانسی
۱۰۴	ایضاً	ایضاً	رحمت خاں	لکھنؤ
۱۰۵	ایضاً	ایضاً	لیاقت حسین	برلہ۔علیگڈہ
۱۰۶	ایضاً	ایضاً	محبوب حسن	جونپور
۱۰۷	پبلک ورکس	اسٹنٹ	ایسری پرشاد بی اے	ممالک متوسط
۱۰۸	ایضاً	ایضاً	میری لل	
۱۰۹	ایضا	سب اورسیر	امین الدین	

نمبر شمار	محکمہ	عہدہ	نام عہدہ دار	مقام
۱۱۰	آبپاشی	سب اوورسیر	محمد حنیف	بلند شہر
۱۱۱	ایضاً	ریفرنس کلارک	عبداللطیف	متھرا
۱۱۲	ایضاً	کلارک	ہربنس لال	روڑکی
۱۱۳	ایضاً	.	تمیز الحسن	مینپوری
۱۱۴	ایضاً	.	تہذیب الحسن	آگرہ ڈویزن
۱۱۵	میڈیکل	.	کامتا پرشاد اسکوڑ ایم ڈی	
۱۱۶	ایضاً	ہیڈ کلارک دفتر	محمد زاہد	کرنال
۱۱۷	ریلوے	اسٹیشن ماسٹر	محمد غفور	مدراس احاطہ
۱۱۸	زراعت	ہیڈ کلارک	معشوق علی بی اے	لکھنؤ
۱۱۹	ایضاً	.	حامد حسن	علی گڈھ
۱۲۰	ڈاکخانہ	کلارک دفتر	صمصام الدین	بمبئی
۱۲۱	ایضاً	ایضاً	رکن الدین	لکھنؤ
۱۲۲	ایضا	پوسٹماسٹر	محمد حسین	سلطان پور
۱۲۳	نمک	انسپکٹر	مولوی وہاب الدین	رای بریلی
۱۲۴	میونسپلٹی	ہیڈ کلارک	عبدالحکیم	دہرہ دون
۱۲۵	فوج	جمعدار	غلام جیلانی خاں	جزیرہ ہانگ کانگ

نمبر شمار	محکمہ	عہدہ	نام عہدہ دار	مقام
۱۲۶	فوج	میر منشی	نواب رحیم بخش	چکروتہ
۱۲۷	ایضاً	ایضاً	سید محمد حسین رضوی	جزیرہ ہانگ کانگ
۱۲۸	کمسریٹ	ہیڈ اسسٹنٹ دفتر کمیسری جنرل	مولوی محبوب عالم	کوہ منصوری
۱۲۹	ایضاً	کلارک	سرفراز حسین	میرٹھ
۱۳۰	ایضاً	ایضاً	عبدالقادر	راولپنڈی
۱۳۱	تعلیم	ڈسٹرکٹ انسپکٹر	خواجہ سجاد حسین بی اے	کرنال
۱۳۲	ایضاً	پروفیسر	ستیش چندر ایم اے	ہگلی
۱۳۳	ایضاً	پروفیسر فارسی	یعقوب علی ایم اے	میرٹھ
۱۳۴	ایضاً	سکنڈ ماسٹر	مولوی سخاوت حسین بی اے	الموڑہ
۱۳۵	ایضاً	ایضاً	حافظ دل احمد بی اے	بہرہ شاہپور
۱۳۶	ایضاً	تھرڈ ماسٹر	وزیر احمد	رورکی
۱۳۷	ایضاً	مدرس عربی	نور بخش ایم اے	دہلی
۱۳۸	ایضاً	کلارک دفتر	علی رضا۔	الہ آباد

(ب) فہرست ملازماں ریاست وغیر سرکاری

مقام	نام عہدہ دار	محکمہ	عہدہ
حیدرآباد دکن	افضل العلما سربلند جنگ محمد حمید اللہ خاں اسکو بی اے	جوڈیشل	جج ہائیکورٹ
ایضاً	مولوی عزیز مرزا بی اے	.	مددگار معتمد عدالت کوتوالی وامور عامہ
ایضاً	محی الدین علیخاں اسکوئر	مال	تعلقہ دار ریاست
ایضاً	سید باقر علی	ایضاً	منصرم دویم تعلقہ دار
ایضاً	مرزا نظیر بیگ	آبپاشی	
ایضاً	اسمعیل خاں	ایضاً	ہیڈ کلارک
ایضاً	سید عبد المجید	ریلوے	اسسٹنٹ مینیجر سکرٹریٹ
ایضاً	اکبر حسین خاں	پولیس	
ایضاً	شیخ مسعود علی بی اے	.	منتظم پیشی نواب شہاب جنگ بہادر
ایضاً	سید محمد حسین	.	مترجم پیشی نواب فخر الملک بہادر
ایضاً	سید احمد علی	.	سررشتہ دار مدار المہام
ایضاً	مولوی عبد الغنی پٹنوی	.	ہیڈ اپرنٹس
ایضاً	محمود حسین خاں بی اے	تعلیم	ہیڈ ماسٹر
ایضاً	سید فضل حسین	.	دیوان نواب خانخاناں بہادر

مقام	نام عہدہ دار	محکمہ	عہدہ
حیدرآباد دکن	سید بشارت حسین	۔	تعلقہ دار نواب خانخاناں بہادر
ریاست بنگلور	واحد علیخاں	۔	کلارک دفتر دیوان
ریوا۔ بندیلکھنڈ	ہنومان پرشاد۔ بی اے	جوڈیشل	سول کورٹ جج
بہاولپور	محمد دین	تعلیم	انسپکٹر مدارس
رامپور	نواب عبدالمجید خاں بہادر	۔	سکرتری کونسل آف سٹیٹ
رامپور	عماداللہ خاں	۔	سپرنٹنڈنٹ کارخانجات
رامپور	شیخ احمد حسین بی اے	تعلیم	سکنڈ ماسٹر ہائی اسکول
رامپور	نوازش علیخاں	فوج	
جھالراپاٹن	پنڈت انبالال ایم اے	۔	ہیڈ کلارک دربار آفس
چھترپور	محمد فضل حق بی اے	۔	
محمودآباد۔ اودھ	کلب علی بیگ بی اے	۔	پرائیویٹ سکرٹری راجہ امیر حسن خاں بہادر
مالیرکوٹلہ۔ پنجاب	خوشی محمد خاں بی اے	۔	استاد و اتالیق نواب لوہارو
ٹیکم گڈھ	محمد عبدالقادر بی اے	۔	
مدرسۃ العلوم علی گڈھ	میر ولایت حسین بی اے	تعلیم	سکنڈ ماسٹر
ایضاً	سید کلن ایم اے	تعلیم	تھرڈ ماسٹر
ایضاً	مولوی بہادر علی ایم اے	؍؍	فورتھ ماسٹر

مقام	نام عہدہ دار	محکمہ	عہدہ
مدرسۃ العلوم علیگڈھ	لالہ انبا پرشاد	تعلیم	ففتھ ماسٹر
ایضاً	سید ابوطالب بی اے	ایضاً	سکستھ ماسٹر
ایضاً	قمر علی ایم اے	ایضاً	اکسٹرا ماسٹر
ایضاً	سید عبدالباسط	ایضاً	اکسٹرا ماسٹر
ایضاً	نذیر احمد بی اے	ایضاً	لائبریرین
ایضاً	نیاز محمد خاں	انتظام	سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس
علی گڈھ	فدا علی	پرایویٹ	پرایویٹ سکرتری آنریبل حاجی اسمٰعیل خان بہادر
بمبئی	ظفر علیخاں بی اے	ایضاً	پرایویٹ سکرتری نواب محسن الملک بہادر
ماہرہ ضلع ایٹہ	نظیر حسین فاروقی	تعلیم	ہیڈ ماسٹر
جبلپور	عبدالسلام بی اے	ایضاً	ہیڈ ماسٹر انجمن اسلامیہ
ایضاً	محمد علی حقانی	ایضاً	سکنڈ ماسٹر اسلامیہ
دہلی	سید احمد سعید	ایضاً	ماسٹر عربک اسکول
فرخ آباد	عوض علی بیگ	ایضاً	سکنڈ ماسٹر اڈیڈ اسکول
کرانہ ضلع مظفرنگر	علی اکبر	ایضاً	ہیڈ ماسٹر
ڈیرہ اسمٰعیل خاں	عبدالرحمن بی اے	ایضاً	ہیڈ ماسٹر بورڈ اسکول
لکھنؤ	دولارے لال بی اے	.	مطبع منشی نول کشور

(ج) فہرست اُن صاحبوں کی جو بیرسٹری کرتے ہیں

(۱)	حامد علیخاں اسکوائر امروہوی	لکھنؤ	(۹)	آفتاب احمد خاں اسکوائر بی اے	علی گڈھ
(۲)	سید نبی اللہ اسکوائر بی اے	لکھنؤ	(۱۰)	فخرالدین اسکوائر	لکھنؤ
(۳)	سید عبدالرؤف اسکوائر	الہ آباد	(۱۱)	سید زین العابدین اسکوائر	الہ آباد
(۴)	روشن لال اسکوائر	الہ آباد	(۱۲)	سید محمد ہاشم اسکوائر	حیدرآباد
(۵)	حامد علیخان اسکوائر گورکھپوری	فیض آباد	(۱۳)	مجید اللہ خاں اسکوائر	علی گڈھ
(۶)	محمد احمد اسکوائر	منگلور مدراس	(۱۴)	نہال چند اسکوائر	آگرہ
(۷)	محمد اسمعیل خاں اسکوائر	دہلی	(۱۵)	نجم الہدی اسکوائر	پٹنہ
(۸)	سلطان احمد خاں اسکوائر بی اے ایل ایل بی	دہلی			

(د) فہرست اُن صاحبوں کی جو وکالت کرتے ہیں

(۱)	مولوی احسان اللہ	جونپور	(۶)	لوکمنداس	علی گڈھ
(۲)	مولوی امین اللہ	غازیپور	(۷)	منشی محمد جعفر	سہارنپور
(۳)	بابو لال بی اے	میرٹھ	(۸)	بابو پرمانند	الہ آباد
(۴)	شمبھوناتھ بی اے	میرٹھ	(۹)	عبدالشکور خاں	علی گڈھ
(۵)	خواجہ عبدالعلی بی اے	علی گڈھ	(۱۰)	محمد حسین خاں	مراد آباد

(۱۱)	اورن چندر بی اے	علی گڈھ
(۱۲)	قاضی ابو محمد	مظفر نگر
(۱۳)	محمد خاں بی اے	علی گڈھ
(۱۴)	مولوی عبدالغنی سہارنپوری	حیدر آباد

ضمیمہ نمبر (۴)

نتائج امتحانات یونیورسٹی بابت ۱۸۹۵ء

ایم اے

(۱۸۹۴ء)

کلکتہ یونیورسٹی

(۱)	قمر علی	عربی سکنڈ ڈویزن
(۲)	داؤد بھائی	ایضاً

بی اے

(۱۸۹۵ء)

الہ آباد یونیورسٹی

(۱)	محمد ولایت اللہ	آنرز انگلش فرسٹ ڈویزن اور یونیورسٹی میں فرسٹ
(۲)	ظفر علیخاں	فرسٹ ڈویزن
(۳)	ضیاء الدین	آنرز ریاضی (بی کورس)
(۴)	عبدالحق	سکنڈ ڈویزن
(۵)	عبداللہ	ایضاً
(۶)	درلیب سہائے	ایضاً
(۷)	غلام محی الدین خاں	ایضاً
(۸)	حمید الدین	ایضاً
(۹)	ہیرا لال	ایضاً
(۱۰)	محمد شکور بخش	ایضاً
(۱۱)	محمد شوکت علی رضوی	ایضاً
(۱۲)	نبی بخش	ایضاً
(۱۳)	نیاز محمد خاں	ایضاً

۱۴	نور احمد	سکنڈ ڈویزن
۱۵	سید فیض الحسن	ایضاً
۱۶	سید محفوظ علی	ایضاً
۱۷	سید محمد علی شاہ	ایضاً
۱۸	ولیداد خاں	ایضاً
۱۹	عبدالصمد	تھرڈ ڈویزن
۲۰	دیبی پرشاد	ایضاً
۲۱	بشیر احمد	ایضاً

انٹرمیجیٹ

(۱۸۹۵ء)

الہ آباد یونیورسٹی

(۱)	ایشوری سہای	سکنڈ ڈویزن
(۲)	محمد امین فقیہ	ایضاً
(۳)	عبدالعلی	ایضاً
(۴)	عبدالعزیز	ایضاً
(۵)	عبدالمجید	ایضاً
(۶)	عبدالمجید خاں اول	ایضاً
(۷)	علی حسن خاں	سکنڈ ڈویزن
(۸)	علی محمد خاں	تھرڈ ڈویزن
(۹)	انند بہاری لال	"
(۱۰)	بانکے بہاری لال	"
(۱۱)	چاند بہاری لال	"
(۱۲)	غلام صابر	"
(۱۳)	محمود علیخاں	"
(۱۴)	ماتا پرشاد	"
(۱۵)	مصباح العثمان	"
(۱۶)	محمد علی اکبر خاں	"
(۱۷)	محمد مولا بخش	"
(۱۸)	محمد نذیر حسین	"
(۱۹)	مکتا پرشاد	"
(۲۰)	نور محمد خاں	"
(۲۱)	رگھبر دیال	"
(۲۲)	رحیم الدین	"
(۲۳)	رام پرشاد	تھرڈ ڈویزن
(۲۴)	عبیداللہ	ایضاً

انٹرنس

سنہ ۱۸۹۵ء

الہ آباد یونیورسٹی

(۱)	میرزا محمد بہادر	سکنڈ ڈویژن
(۲)	نذیر عباس	ایضاً
(۳)	رگھبر دیال	"
(۴)	سعادت علیخاں	"
(۵)	انصار حسین	"
(۶)	اشرف علی	"
(۷)	چینی لال	"
(۸)	احسان الحق	"
(۹)	محمد الہ داد خاں	"
(۱۰)	محمد ابو سعید	تھرڈ ڈویژن
(۱۱)	محمد علی	ایضاً
(۱۲)	سید عبد الحفیظ	"
(۱۳)	زین العابدین	"
(۱۴)	عبد الحلیم خاں	تھرڈ ڈویژن
(۱۵)	ابو الحسن	ایضاً
(۱۶)	احمد حسن	"
(۱۷)	حاجی حسن خان	"
(۱۸)	کرپا شنکر	"
(۱۹)	لچھمن سروپ	"

قانون

ایل۔ایل۔بی

(سنہ ۱۸۹۵)

الہ آباد یونیورسٹی

(۱)	محمد خاں بی۔اے	سکنڈ ڈویژن
(۲)	نذیر احمد بی۔اے	ایضاً
(۳)	عبد العلی بی۔اے	"
(۴)	غلام باری بی۔اے	"

ضمیمہ نمبر (۵)

انڈیکس (فہرست) مقام وار متعلق الفہرست

(جو صرف قیام حال کی خانہ سے مرتب کیگئی ہی)

نام مقام	نمبر شمار الفہرست میں	نام مقام	نمبر شمار الفہرست میں
آگرہ	۸۰-۱۰۴-۲۶۱-۲۷۵-۲۷۶-	الہ آباد	۱۵۲-۱۵۵-۱۷۵-۱۸۷-
	۴۵۰-		۸۷-۲۲۸-۲۷۳-۲۷۴-
آنولہ۔ بریلی	۱۱۱-		۲۹۵-۳۳۰-۳۳۲-۳۴۱-
اترولی۔ علی گڈہ	۱۱۵-۲۴۶		۳۵۸-۳۶۰-۳۷۴-۳۷۶-
اٹاوہ	۳۱۳-		۳۸۲-۴۱۰-۴۳۶-
اجمیر	۱۷۶	امروہہ مراد آباد	۱۳-۴۹-۱۹۵
اعظم گڈہ	۱۲۱-۱۸۴-۲۵۷-	انگلستان	۲۴-۲۶۸-۲۷۰-۳۱۱-
اکبرپور کانپور	۲۳۳-		۳۳۶-۳۳۸-۳۶۲-
اگلاس علی گڈہ	۲۰۲		۳۷۹-۴۰۷-
الموڑہ	۴۷-۵۹-۱۵۹-	اوری	۳۹-
الہ آباد	۷۷-۹۲-۱۱۸-۱۴۸-۱۵۰	اوریا اٹاوہ	۱۳۷

نام مقام	نمبر شمار الفہرست میں	نام مقام	نمبر شمار الفہرست میں
اوناو	۱۲۴-۱۶۹-	بہاولپور	۳۵۵-
ایٹہ	۲۷۲	بھوپال	۱۹۳
باندہ	۴۳۱	بھیرہ شاہپور	۱۳۲
بدایوں	۳-۴۲-۶۲-۹۰-۱۴۰-	پانی پت کرنال	۴۲۱
	۱۸۵-۲۰۹-۲۶۴-۳۰۴	پٹنہ	۲۶۲-۴۳۸-۴۵۸
	۳۲۷-۴۲۸-۴۵۵-۴۵۷	پٹیالہ	۱۷۳-۲۸۱
بڈولی مظفرنگر	۳۰-۲۱۳-	پراگپور چپگام	۱۸-۷۹-
برہان پور	۱۳۰-	پشاور	۲۹-۳۱۰-
بریلی	۲۲۴-۳۷۸-۴۲۳-	پورقاضی مظفرنگر	۳۳
بڑاگاؤں جھانسی	۴۱۵	پیلی بھیت	۵۷-۲۲۷
بستی	۳۳۵-۴۶۴	تلہر شاہجہانپور	۲۶۶-
بلندشہر	۶۰-۲۵۱-۲۹۲-۳۵۲-	تھانہ بھون	۲۰۴
	۳۹۶-	ٹیکم گڈھ	۲۴۳
بمبئی	۱۹۶-۲۱۷-۲۰۶	جالندھر	۱۹۴-۴۶۶
بنارس	۲۲۵-۴۶۰	جالون	۲۰۱
بنگلور مدراس	۳۲۹-۴۵۲	جبلپور	۲۲۹-۳۷۰-۳۷۱

نام مقام	نمبر شمار الفہرست میں	نام مقام	نمبر شمار الفہرست میں
جلالی علی گڈھ	۸۴ -	حیدرآباد دکن	۳۰۰-۳۴۳-۳۴۵-۳۴۷
جلیسر ایٹہ	۱۸۱ -		۳۵۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۸۹
جونپور	۱۰-۳۲۵-۳۲۸-		۳۹۵-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۵
جھالرا پاٹن	۶۶ -		۴۴۲-۴۴۶-۴۵۶-
جھانسی	۱۷-۴۸-۲۶۰	خلیل آباد بستی	۴۷۳-
جہانگیرآباد بلندشہر	۳۹۹	داتاگنج بدایوں	۱۶۵-۴۰۳-۴۱۲-
جیپور	۱۰۰	دتاؤلی علی گڈھ	۳۷۳-
چریاکوٹ اعظم گڈھ	۲۲	دوست پور سلطانپور	۸۳
چنار ضلع مرزاپور	۲۱۱	دہرہ دون	۲۱۸-۳۸۵
چھترپور	۳۰۱	دہلی	۷-۱۹-۱۷۰-۲۷۹-۲۸۸
حمیرپور	۱۰۳-۳۶۶		۳۰۳-۳۳۳-۳۴۴-۳۸۳
حیدرآباد دکن	۲۰-۲۸-۴۱-۵۸-۶۷-۸۱-		۴۴۸-
	۹۵-۱۲۲-۱۲۶-۱۳۴-۱۶۳-	دیوبند سہارنپور	۳۷۷
	۱۶۸-۱۷۹-۱۸۹-۲۱۲-۲۲۳	دیوگام اعظم گڈھ	۱۴۳
	۲۴۱-۲۴۲-۲۴۷-۲۵۹-	ڈلمئو رای بریلی	۹۹
		ڈیرہ اسمعیل خان	۲۲۱
	۲۶۰-۲۸۶-۲۹۳-۲۹۸	رامپور	۱۶-۱۹۲-۲۱۶-۲۴۹-۲۷۸

نام مقام	نمبر شمار الفہرست میں	نام مقام	نمبر شمار الفہرست میں
رامپور	۴۴۳-۴۴۴-	سیدپور غازیپور	۲۵۵-
رام نگر بارہ بنکی	۳۷۵	سیونی چھپارا	۷۴-
راولپنڈی	۲۴۴	شاہجہانپور	۳۳۱-۳۳۷-
رائے بریلی	۱۳۹-۱۵۳-۴۶۷-	شکارپور بلندشہر	۱۲۷
روڑکی	۲-۱۵-۲۷۷- ۴۵۹-	علی گڈھ	۸-۲۱-۲۵-۳۸-۶۵-۷۰
			۸۸-۱۵۴-۱۷۴-۱۷۸-
	۴۷۰-		۱۸۷-۱۹۹-۲۰۹-۲ ۶-
			۲۱۵-۲۳۰-۲۳۷-۲۵۳-
ریواں ریاست	۴۷۱-		۲۵۶-۲۵۸-۲۸۰-۲۸۳
			۲۹۶-۳۰۶-۳۰۸-۳۱۲-
سامانہ پٹیالہ	۱۸۳		۳۱۹-۳۲۲-۳۲۴-۳۵۳-
			۳۵۴-۳۶۳-۴۳۹-۴۵۱-۴۶۲-
سلطانپور اودھ	۲۰۸-۲۹۷-۳۴۰-۳۴۹	غازیپور	۶۴-۲۹۹-۳۰۷-۳۸۹-
			۳۸۷-
	۳۸۶-۴۷۵-	فتحگڈھ فرخ آباد	۱۱۴-۲۲۶-۲۸۲-۳۳۹-
			۳۹۷-
سلطانپور گرگاواں	۱	فیروزآباد	۵۶-
سنبھل مرادآباد	۲۳-	فیض آباد	۱۰۹-۳۹۸
سندیلہ ہردوئی	۲۷۱-	قرم کوہاٹ	۱۶۴
سورت	۳۱۸-	کاکوری	۳۱
سہارنپور	۳۲-۱۰۶-۲۲۲-۳۴۲-	کانپور	۲۶۳-۴۳۰
	۴۰۹-۴۲۵-۴۴۹-	کیرانہ مظفرنگر	۲۷۹-

نام مقام	نمبر شمار الفہرست میں	نام مقام	نمبر شمار الفہرست
کرنال	۱۵۸-۳۵۹-	مراد آباد	۵۰-۸۶-۱۶۷-۲۵۲-۲۹۱
			۳۵۱-۴۱۸-
کوات آرہ	۴-		
کھیری اودہ	۴۰۸	مرزاپور	۳۵-
گرداسپور	۲۶-	مظفرپور	۵۴-
گلگت	۱۱۹	منگلو سہارنپور	۵۱-۲۱۹-۲۳۹-
گوجرانوالہ	۴۴۷	منصوری کوہ	۷۱-۳۲۶-
گورکھپور	۳۴-۲۰۳	میرٹھ	۵-۵۳-۷۳-۱۶۶-۱۹۰-
			۲۱۴-۳۶۱-۳۸۰-۴۷۶-
لاہور	۷۸-۱۰۵-۱۱۰-۲۳۵-۲۵۰	میسور	۲۲۰-۲۳۲-
	۴۳۲-۴۳۷-		
لکھنؤ	۳۶-۴۰۸-۱۳۳-۱۴۱-۱۴۶	مین پوری	۱۴۴-
	۲۱۰-۲۹۴-۳۵۰-۳۶۵-		
	۳۹۱-۴۱۷-۴۳۴-۴۴۰-	ناگپور	۱۶۲-
	۴۶۸-۴۷۴-۴۷۰-۳۵۷		
مارہرہ ایٹہ	۴۴۱-	نان پارہ بہرائچ	۴۱۱-
مالیرکوٹلہ	۱۲۹-	نجیب آباد	۳۷۲-
متھرا	۱۵۶-۲۲۴-۴۵۳-	نرسنگھ پور	۴۲۴-
مچھلی شہر جونپور	۲۷-	نکوڑ سہارنپور	۱۷۲-
محمد آباد اعظم گڈھ	۹۶-۱۱۷		
محمود آباد بلند شہر	۲۱۷	نواب گنج بارہ بنکی	۱۴-

نام مقام	نمبر شمار الفہرست میں	نام مقام	نمبر شمار الفہرست میں
نینی تال	۴۰۴	ہانگ کانگ جزیرہ	۲۸۵ - ۲۴۶ - ۳۴۶ -
ہاتھرس علیگڈھ	- ۶ - ۳۰۲ - ۳۲۰ -	ہریا ضلع بستی	۴۰۲
ہاپوڑ ضلع میرٹھ	۳۶۹ -	ہوشیارپور	۲۸۴

تصحیح اغلاط و دیگر تغیرات

صفحہ	سطر	نمبر	غلط	صحیح
۳۰	۱	۰	مسلمانون کی	مسلمانون کو
۴	۷	۰	مین	ہین
۵	۶	۰	جوس	جوش
۶	۱۶	۰	سین ٹیفکٹ	سین ٹیفک
۱۰	۵	۰	روح کا	روح
۱۳	۱	۰	ہوائین	ہوامین
۲۰	۵	۰	علی	علمی
۴۰	۸	۰	ہے	اور
۴۱	۱۶	۰	اور اور	اور
۴۲	۸	۰	مین سے	مین
۴۹	۱۱	۱۲	عبدالغنی	عبدالمغنی
۵۲	۳	۰	مین مین	مین
۵۵	۹	۰	وقوع	موقعہ
۵۷	۱۱	۰	چھوڑ	چھوڑا

صفحہ	سطر	نمبر	غلط	صحیح
۶۸	۱	۰	کتاب کو	کوآپ
۷۵	۱۵	۰	ان کو	اونکو
۷۸	۶	۰	روپیہ	روپیہ جو
"	۹	۰	گرانٹ ان الد	گرانٹ ان ایڈ
۸۰	۹	۰	معدہ	معمرہ
۹۷	۵	بعد ۹۳	۰	پیارےلال۔ سکنڈ ایر برونشہ علی گدہ مصنف
۹۹	۲	۱۸۸	۰	وکیل الہ آباد و محلہ بہادر گنج
۱۰۲	۱۲	۱۶۹	واصلباقی نویس اناو	آفس پرائویٹ سکرٹری ریاست رامپور
۱۰۴	۳	۱۹۱	۰	تیاری جالون الہ آباد
۱۰۶	۱۲	۲۲۶	۲۰۶	(۲۲۶) وقیام پولیس اسکول الہ آباد
۱۰۷	۹	۲۳۹	وطن	کلرک دفتر نہر متھرا
"	۱۳	۲۴۳	ٹیکم پور	ٹیکم گڈہ
۱۰۹	۱۱	۲۷۳	الہ آباد	غازی پور
۱۱۳	۸	۳۲۶	مکشنری	کمیشنری
"	۱۴	۳۳۲	ججمنٹ رائٹر	وکیل ہائی کورٹ
۱۱۵	۹	۳۵۸	الہ آباد	گورکھپور

صفحہ	سطر	نمبر	غلط	صحیح
”	۱۱	۳۶۰	•	الگن روڈ نمبر ۱۔ الہ آباد
۱۱۶	۱۲	۳۷۵	رام نگر ضلع بارہ بنکی	ببیل پور ضلع پیلی بھیت
۱۱۷	۷	۳۸۶	غازی پور	تحصیلدار مسافر خانہ ضلع سلطانپور
۱۱۹	۴	۴۱۵	پولیس	مہتمم پولیس اسٹیشن
۱۲۲	۴	۴۶۱	وطن	ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول ریاست بھوپال
۱۲۲	۳	۴۶۰	بنارس کالج	الہ آباد
۱۲۵	۹	۵۸	سنہ ۱۸۹۵ء	سنہ ۱۸۹۰ء
”	۱۶	۶۵	سنہ ۱۸۹۵ء	سنہ ۱۸۹۴ء
۱۲۷	۱۲	•	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۸۹۳ء
۱۳۳	۱۷	۲۸	•	سید سراج الحسن اسکویر بی اے بیرسٹری
۱۳۴	۷	۳و۴و۵و۶	•	۳ عبدالرزاق۔ ۴ امام الدین ۵ سید عباس حسین۔ ۶ ابوالحسن
۱۳۵	۸	۷	الہ آباد	گورکھپور
۱۳۶	۸	۲۰	منشی	ایضاً
۱۳۷	۵	۳۳	دفتر لفٹنٹ گورنرین	•

صفحہ	سطر	نمبر	غلط	صحیح
۱۳۸	۲	۴۶	واصلبا فی نویس اناو	آفس پرائیوٹ سکرٹری امپور
۱۴۰	۲	۷۸	ٹرگنا میڈیکل	ٹرگنا مٹریکل
رر	۱۱	۸۷	رام نگر ضلع بارہ بنکی	بیسل پور ضلع پیلی بھیت
رر	مابین ۱۱ و ۱۲	۔	۔	شجاع الدین انسپکٹر پولیس لکھنؤ
۱۴۱	۱۵	۱۰۷	اسسٹنٹ	اسسٹنٹ انجنیر
۱۴۲	۷	۱۱۵	۔	سول سرجن
۱۵۳	۶	رر جہانسی	۲۶۰	۲۰۷
۱۵۴	۶	رر علیگڈھ	۱۷۱	۱۸۲
رر	رر	رر رر	۲۰۹	۲۰۰
رر	۱۰	رر غازیپور	۳۸۹	۳۸۶
رر	۱۷	رر کیرانہ	۲۷۹	۲۶۹
۱۵۵	۱۱	رر لکھنؤ	۴۰۸	۱۰۸

عرض

ہر چند کہ اس رسالہ کی تصحیح میں نہایت کوشش کی گئی ہے اور حتی الامکان اسکو ہر لحاظ سے مکمل بنایا گیا ہے تاہم اس کی نسبت ہمارا خود خیال ہے کہ ابھی یہ صرف بطور مسودہ کے پبلک کے سامنے اس لیئے پیش کیا جاتا ہے کہ ناظرین اس کے ہر پہلو پر غور کریں۔ اسکی غلطیوں پر ہمیں متنبہ کریں اور اس کے نقصوں سے ہمکو مطلع کریں اور جسقدر نام اور پتے اسمیں درج ہونے سے رہ گئے ہیں اُنسے ہمیں آگاہ کریں اور جن اصحاب کے متعلق صحیح حالات نہیں لکھے وہ ہمیں معاف کریں۔ چونکہ یہ ایک پبلک کام ہے اس لیے اس کے متعلق جسقدر زیادہ اعتراضات اور اصلاحیں موصول ہوں گی اُسی قدر اسکا زیادہ مقبول اور عام پسند ہونا سمجھا جائیگا۔ اور امید ہے کہ دوسری بار طبع ہونے کے بعد مدرستہ العلوم کے متعلق یہ ایک نہایت مکمل کتاب ہو جائیگی۔ اس کی قیمت بہت کم رکھی گئی ہے تاکہ ہر شخص آسانی سے خرید سکے اور کم از کم یہ سال میں ایک مرتبہ از سر مرتب ہو کر طبع ہو جایا کرے۔ یہ کتاب دوکان الفرض مدرستہ العلوم علی گڈھ سے ۸ر قیمت کتاب ور المحصول ڈاک بھیجنے پر مل سکتی ہے۔

راقم ممبران الفرض

ط - م
۳۷۸۵۴
آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

[illegible]

۱۔ [illegible]

۲۔ [illegible]

۳۔ [illegible]

۴۔ [illegible] کتاب [illegible] کا لوٹانا لازم ہے [illegible]

۵۔ [illegible] کتابوں پر کسی قسم کا نشان [illegible] سے [illegible]

۶۔ [illegible] کی کتابیں [illegible] فقط